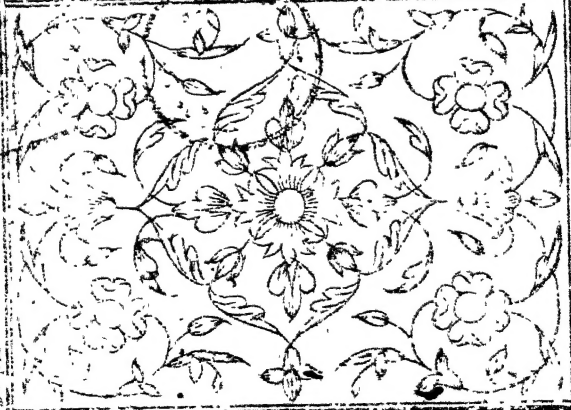


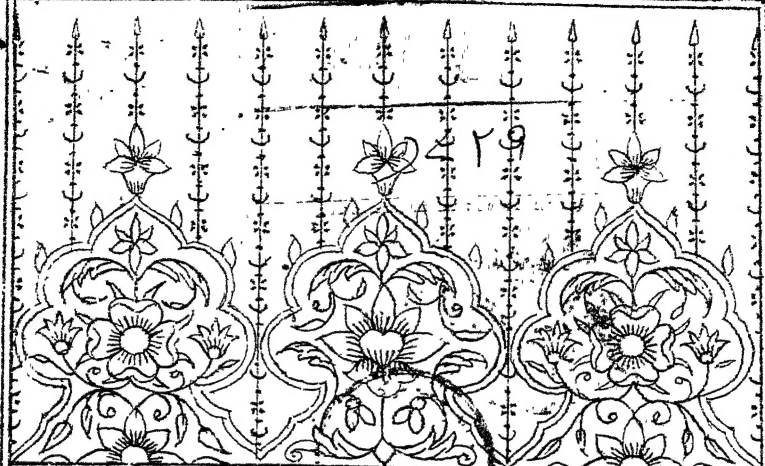
دکن جو کل علی السبیل



دکن کی تاریخ



رازا باغ نوری ہمایوں



بسم الله الرحمن الرحيم
عشر الی دین و رحمت ایتنا

حرف کیا لا اله الا الله
کیا ہو لا اله الا الله
مرحبا لا اله الا الله
خوش ادا لا اله الا الله
لی لب لا اله الا الله
ہی مزا لا اله الا الله
سبح لا اله الا الله
بضا لا اله الا الله

و سی نخلی ہی ہی صبح و شام
ہو گشتن ہی ہی وقت سحر
نمازہ عشق کا دماغ ہوا
رہنمائی ہی ہی کہو و نرات
زاد را ہی تجب حسنی بیہ
ہی وحدت کی رنگین ملجا
کوئی کونین کی ہی بیہ مفتاح
ہی چاہی تو کہو باد ب

ہکتا مت ہی تو ای قائم

پیش شروع ردیف

مقدور ہو کب تکو تیری حمد و ثنا کا	خلاق خداوند ہی تو ارض و سما کا
قدرت کا تیری کیا کوئی اظہار کری آہ	کیا طور کیا توفی ہی اس خاک و مہر کا
ہم کیا کہیں اگی من تیری ہوا فالس	ہی داعیہ البہ مگر تجھی و فاس کا
اس رنگ یہ تیرتی ہی خدا رنگ و عالم	وہ رنگ ہی اکثر یہ سب رنگ و نام کا
کب ترہ ہی جلو کیا تیری سب گلستان	آتا ہی نظر ہو جو یہ ارض و سما کا
اس تشنہ فرقت کو تصویر ہی یہ دم	بلوادی تو الفت ہی مجھی اہل با کا
بہوش رہون اسمن نہ ہو فکر مجھی اور	نہ مرض کا ٹائل نہ طلب کا دروا کا
نارنگ ہی شب راہ فراموش ہوا ہون	کیا ہو وی جو بتلا دی راہ ضیا کا
وخت کی کیا زور میری دلہی ہی آہور	ایک لحظہ میں کر ڈالون من اچا کٹا
تو صاحب جان ہو خداوند عالم نہ	درگاہ من لایا ہون تیری دست دعا کا
محسوس نہ رہنا مجھی مطلب سی دی کی	ہون بندہ ناچیز سزا و اخطا کا
ہی باد یہ سرخوف یہ اور دیو ستم کش	کانٹا ہی ہر ایک دشمن ہزار جو و جفا کا
رحمت کا تیری دہاڑی ہی ای عالم ار	اندیشہ ہی از بسکہ یہاں مجھ کو دعا کا
تسلی ہی یہ دماغ کو پر جان سن سکتا	ہون منتظر استاد دین اب باد صبا کا
ہو بخت کی ارا د تیری فضل ستی یارا	کچھ دور سن دیکھ لون ماہ لقا کا

شریوت ہون تیری خجرت نہ ہوتی
کیا فائدہ مریم گری گری وی شوق کا

قائم کو نوازی تو اگر لطف سی اپنی
تو کا ہیکہ سر پر ہی غم روزِ حاکا

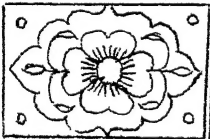
نعت سرورِ کونین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ الہ و آلہ و صحابہ وسلم

تمام پر فیض حبِ زمزم آیا	قد سیو نکاہی دم من دم آیا
حرفِ نکلا نہ بھنڈا خوبی	حبِ کہ وہ صاحبِ قلم آیا
کشکش سی رانا نہ ہکو کام	جو کہ سر پر وہ ذی البسم آیا
غمِ ہشدر خوفِ نارِ رانا	ہمہ بس منہجِ کرم آیا
امتِ اپنی کی بخشوانی کوید	دوستو جگ من کہاں آیا
ورۃ التاج مرسلان بیشک	ساری عالم کا مختشم آیا
اسم پاک اوسکا احمد مختار	بکتم پیش با ختم آیا
کب کری وصف اوسکا کوی ادا	حق کا ظاہر من جو صنم آیا
ظلمت کو فرو گئی رو پوشش	وہ جو با سیف اور علم آیا
کوئی رتبہ کو اوسکی کیا جانے	جکا امکان پر قدم آیا
عرش اور فرش اوسکا نکم ہوا	رب کی جانب سے محترم آیا
ہوا خورشید سان بلک عرب	پر توہ دم من د مجسم آیا
نام یاسین صاحبِ فشقان	محبِ فخر در حرم آیا

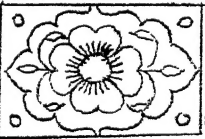
ای مزل لباس رخسانی	ای مغان ہم یہ پر نعم آیا
قائم اوس کا غلام ہی عاجز عجز نہی کام اب اتم آیا	
<p>میرا دم مائل الفت ہی تیری یار سائیکہ ہنس دامن نفس میں ہوں لہان ناخدا میرہ ہی پڑنور دریا موج سی اندھیر دم فقیری تیری کو کونجہ کی اگر طبعی قسم و مقصود کو بہر لون مطالب کے بلکہ رقیب روسیہ کی زور سی اللہ ایچان تمنا ہی یہی جی کی گراؤں سر کو قد نور تیری میں جستجو میں ہر طرف پرتان نور مجھ ہی وہیم روزیم سی ہی نیم جان نہایت ہر ایک طرہ سی گھبراہ کاری پر سید تہا</p>	<p>کہ سلطان عالم بلکہ ہی ساری خدا تو کر تدبیر الہی اب کہ موجب ہو راسخا کنارہ دور ہی از بس خطہ ہی جان گماں تو ہی مجھ کو بلاشبہ وہ رتبہ دوسرا نوازش سی ملی تیری اگر راہ ضا نظر آنا نہیں ہرگز مجھی روز صفا نیام حق ذرا تو ہی بنا کہ خاک پا ولی محفل میں تیری کیونچہ ہو وطن کہ کیا انجام ہو گا دیکھی اس خود غا دیوانی بنی دعوہ مجھ کو امت کی عطا</p>
کری کٹور سی قائم نہا گزرتی کہ خشیای لب مجھ کو خدائی مصطفیٰ	
توقع ابدا رہتا ہی ہر دم بکوس ورا محشر غم میں دیکھتا تو اب و تو حاکم	<p>کہ وہ نور خدا ہی اور شفیع ہی روز حکمتا نور رشہ میں ہی نور رشہ کا</p>

او نهون کی شایعین لولا کون حقنی کنار
 پڑا کلمہ نبی کا جسنی صدق دینی نیامین
 حلا راہ محمدی جو کوئی شادی دہ بس
 مین نازان کیون نهون والہ شافعین
 کروں قربان دم اپنا مین دینی خاکی سیر
 میری سیر عرض ہی انجالت ارض و سما
 مین ہون ذرہ کی طرح فضل سی اپنی خاندان
 عزیز و دیان رہا ہی مین دیناں ایمان
 تو اپنی فضل سی پونچا مجھی راہی حق
 نہ بڑا عراج تو اگی صف کا بھری بھری

لقب بخشا سبھی مہرون مین او کو مقرر کا
 نواوسنی بالیا فرمان سب الہ اکبر کا
 نہر گز غم رانا نام خدا کیہ اسکو محشر کا
 بلا دنگی وہ عقی مین سبھو سنجو آب کو تر کا
 کہ وہ معبود ہی پیشک دلا معبود دبر تر کا
 کہ بیکو رکھ لکھو سایل خاص اپنی دیت کو
 دی مجھ ڈال ساہ تو ذرا اوس مہر اور کا
 وظیفہ اسنی رکھتا ہون مین بدم سب کا
 نہ پونچی ہاتھ اس کز ویر دزد و سکر کا
 کنارہ کس طرح آوی نظر تھکھو سمندر کا



فکرم بند کر فایم نبی کی ہفت مشکل
 ذرا کر دکر اب سجا تو اپنی پیر سر کا



قصیدہ در شان جناب میر دستگیر قدس سرہ العزیز جناب صاحب

کہان کشک مہندی سی ذات کبریا نیکا
 او شہا مین سر کو کیونکر جو کجا مین کنا ہو
 کیا محبوب پیدا اوسنی اپنا اپنی حمت سی
 گنہ کاران است کی جو مین بس واسطے سکھا

کہ وہ معبود جن سلطان ہی ہر دوسرا نیکا
 ولی امید حیرت سی ہی دعو ایں عطا نیکا
 عنایت سی لقب بخشا اوسنی ہی مصطفیٰ نیکا
 کر نیکی معاد عقی مین وہ مشکل کش نیکا

کما یونکی پند ہی دامن قلم کی کتاب
 کیا آل نبی سبک روشن حق تعالیٰ
 اطاعت حسنی کی آل نبی کی جان و رمی
 غلام احمد کا یونین او حجاب سید احمد کا
 مرید و یونین نہیں کہنا میں خود کو پر کیم کیا
 سیادت منہ پر روشن اور نہ کوئی بزرگ
 خدا کی راہ پر چلتی تھی وہ عزت ای عدم
 اگر کسی گنا نظر و یونین او کی تو ہوا کثیر
 ولایت میں ہوا روشن و چون خوش نازید
 ہزار و نکو ہوا ہی فیض او کی ذات ہی
 کرامت جو ہوئی ظاہر و نہو کی ملک و عدم
 امید المؤمنین اس دین حق کی کیا اونکو
 نہایت عجز تھا او یونین بہاد دین تھی وہ
 مروت میں لیکتا نہ خلق میں از یکہ لانا
 ہوا ہمارا ایک یونین او نہو کی لب ہی بہ فیض
 خدا ہر شخص تھا اور نہو ایک ہی تھی قربان
 تھا خوشید سعادت ما کتاب احمد کی

توقع ہی او نہیں کی ذات سی یا ورنہ
 سمجھتا ہمد ہی وہ آپ ہی انی خدا
 تو او سکو با گیا رستہ محبوبہ صفائی
 مجھی ہی داغیہ سب جان و دسی خاک کیا
 او نہیں رتبہ ہی شاہی کا مجھی رتبہ گدا کی
 جنہوں نے یہاں خلاطو دین کی رہا کیا
 اسی عشت طار رتبہ ہی او کو دوسرا کیا
 تھا جلوہ آئندہ میں اونکی عزیز و کیمیا
 حسین بر تھا چمکنا اونکی تو نور خدا کیا
 کہ ہر چار و نظریہ ہی نام روشن سن کیا
 فلک لک اور گیا آوازہ اونکی پاس کیا
 بنی کی دین میں با یاسی درجہ کیا کیا
 نہ لای پاس انی نام کا ہی وہ رہا کیا
 خستہ ہی او کی کار متقی و پاس کیا
 نہ حاجت مند وہ ہرگز ہو اسخہ دوا کیا
 کہ تھا نام خدا و مظہر نور خدا کیا
 حکم سی جسکی ہی عالم میں جلوہ رہا کیا

جولی حاجت گیا اون پر شادان
 وہ تہی مقبول حق کی طرح اور گزیدہ تہی
 پیغمبر کی نواسی تہی عزیز از جان چمنین
 جناب سید و در انگوہی اوس حق تعالیٰ نے
 جہانین جو کرامت تہین وہ لب غنیمت ہو گئے
 ہوا جو خادم اولیٰ اگرچہ مجسم فیہ عالم
 حقیقت ہو غنیمت ذرہ او خورشید عالم ہی
 وہ رنگ قدرتی تھا اور سہرا نور تہی تھا
 غلام اپنی بزرگی جو رکھی تحقیق یہ بات
 مکرم اور اشرف تہی بزرگ در تہی والہ
 جہان اولیٰ کا قدم پہنچا ہوئی جا آئینہ
 میں تھا تاریک دل از بسکہ خوبی ہی قیمت کے
 حقیقت میں نہیں نہایت کر سکا محبت
 ہو مجبوری صفت اولیٰ کہ ہو فخر ہو
 محبت جس کی گرویش کہ عفت اولیٰ گرویش
 رہی محمد دم ہم دیدار سی اسجا یہ خدمت
 الہی مجبوری فہد مونین انکی دیکھو تو جا

کہ نر ویک انکی تہا مطلق نہ نام خود نما گیا
 اونین زیبائی درجہ بر صفت کا اور فنا گیا
 دیا حقنی اونین درجہ شہادت کی ضیا
 عطا یہ درجہ اعلیٰ کیا ہی خوش نما گیا
 فکرم کو ناب کیا ہی جو کلمہ حرف بڑا گیا
 وہین حق سی ہوا بس وہ سہرا و اعطایا
 اوسی پر توسی میں پایا اثر انی صفایا
 ہوا روشن میرا اوس ہی یہ رنگ فنا گیا
 میان کاسی وہ صدقہ اور اوسکی بار گیا
 تہی سا کن کر زمین پر چال تھا ہر سمان گیا
 ملا تحقیق تہا درجہ اونین کی لایا گیا
 یہ اونکی فیض سی مطلب ہوا سی نکش گیا
 ملا درجہ اونین سی سخن کی شناس گیا
 وہ ہی زیبائی رحمت فضل جو دیکر گیا
 پیرا جو سامنی کیا کی پردہ جدا گیا
 فہد مسمیٰ اونکی جنت میں لیا رتبہ ضیا گیا
 قمری درگاہ میں پردہ ہی سے دست دیا گیا

<p>که محفل من بر او کنی و نان بر او نه سزا نو او نخی قیفن سی او نخله درجه بر که بهو نجا آسمان تک شه چشمه نجا اوسى زبایى هر طر حسی سر ته بهلا سجا دکها تار و لی به خیال طبع آرمای سجا</p>	<p>بهر بونین گنا بونین نو اینی فضل می کر وزیرالدوله عالی سی خادم لوسی جواب نجا بیان تک خوبیان اوسکی من کر تو ایداع من نو کرا و کاهون آقایی مرزا حاتم تانی نرو اوسکی صفت قائم سی بکدر کوشی</p>
--	---

قصیده در صفت جناب معالی القاب نواب وزیرالدوله
 امیرالملک محمد وزیرخان بهادر نصرت جنگ و اتم قبائل

<p>میری دلکا بر لا تو پر دعا نه رنج و الم تو دکسایک ذرا اوسى پى تو کر که خوشش بر دهر خدا سى بزرگی اوسى هی عطا هستن حکمتانی کوئی دوسرا بر آناهی بر ایک کا مد عانا شنا خوان هی یک لصد مر حبا پری سر په دشمن کی حسی بلا بر ایک سورما او در جنگ آزما تو دینی من در بانی خون کا به</p>	<p>اولی میری تجسی سی سیر دعا تو دو نوجوان من مجیشا در که من نو کرهون حکمای بار کریم جو انزد هی و حجت سیر وه هی معدن جو دار باب علم هی در وازه او کا جهانکی مراد وه هی پند من ایک سلطان دین هی فوج اوسکی چون چینی قطار عد و سوزی بر سر خا من عام لڑن من و جوش دل کهو لکر</p>
--	--

سبھی حاکم و ہر راجی تمام :
 بنواؤسکی تو چون کامیابی شمار
 را ایک میں کر ملک بطرح ہی شہود
 شجاعت کی عالم میں ہی لامثال
 سخاوت کو دیکھ اوسکی حاتم جوان
 ذرا سوچ لی اسکو تو ای پسر
 تو اوسکی نظر سی ہوا وہ غنی
 ہی نام اوسکا روشن محمد وزیر
 دغاگو میں اوسکی سبھی خاص عام
 ہمیشہ رہی دہر میں شاد دل
 تہا عادل جو مشہور نوشیروان
 ہی انصاف کا نام یہ العزیز
 میں جیسے کہو تر دگر فاختہ
 بیابان میں جو شیر ہی اور ملک
 تماشایہ سن بجز میں ہر رنگ
 عبادت کی دریا کا ہی ایک در
 عجب صاحب زوری یہ وزیر

خراج اوسکو دیتی ہیں نون
 کہ بابر میں گنتی سی ای دگر با
 کہ بہت سی ہی وعد پر زلزلہ
 سخاوت میں رکبتا ہی دلو ہوا
 روانہ ہوا وہ ملک فنا
 کوئی سامنی اسکی حاضر ہوا
 نہ دولت کی اوسکو رہی اشتہا
 خداوند ہی جو وحشت لوار
 کہ یہ صاحب اوچ کشور کشا
 رہی عمر اوسکی بروز بقا
 تو کی عدل پر اوسنی بیان جان فدا
 اور میں ہن جو طایر بروی ہوا
 تو ڈرتا ہی باز اوچ سی ای دلرا
 وہ خسر گوش آہو سی ہی کانپنا
 ہی مای سی اوسکو خطر خوبا
 حبیب پر ہی قدرت کی انگضیا
 کہ دشمن کا بیٹنا ہی جستی ہوا

جو ہوتی اگر رستم اسفند یار	وہ شہرمان بری او سکی کرتی سلا
جہان میں غرض جتنی ہیں خوبان	وہ سب اس میں موجود ہیں بی ریا
مرد و فتوت کا جامہ سی بہ	سبھی لوگ حبیر کرین جانچ
کہان ہو صفت او سکی ایدو تو	کہ چوٹا ہی منہ اور قشہ بڑا
وہ عادل ہی عالم ہی عامل غرض	شب و روز کرتا ہی کار خدا
سخن کو دعا پر کروں مختصر	کہ ہمیری ہر گونہ وہ بس روا
خدا یا اسی رکبہ بجاہ و جلال	کہ رونق ہی اسکی ہی دم سی
تو مصروف رکبہ اسکو با فیض خلق	کرم اپنا رکبہ او سپہ صبح و شام
محمد کی رہ بری وہ رہ روان	خدا او سی خوش اور ہی مصطفیٰ
جو دشمن ہو او سکا کوئی دہرین	گرفتار ہو وہ برنج و بلا
عدو اسکی جتنی ہیں رب الحلیل	اجل کی اونہیں دام میں کی
رکبہ اسکی اطاعت میں ہر گز نہیں	نہ خدمت میں اسکی ہر گز نہیں
قلم اسکی تعریف میں بند ہی	نہ لکھنی کی طاقت رکبہ ہی ذرا
تینا اسکی میں عمر تک گزروں	نہ ہرگز کس طرح ہووی ادا
خوشی تو کرای زبان اختیار	کری دہان مت الکی تو صغیف کا
کہ وہ عالی حوصلہ ہی اسیر	پناہ میں رکبہ اسکو اپنی خدا
کرم رحم سی او سکا دل شاد کیم	نہ لاپس کچھ اسکی جو روح جفا

<p>سہمہ فکرم کیوں نہ ہو غمگ لب تو دنیا میں قائم رکھ اوسکو رحیم خاں رخ فی تیری ایجان بھی بربا سہمہ آنکھوں میں صنم تو فی جوڈالانی دل میرا لگیں بہ ابروی خمد تیری سیکڑوں باری تیری در پہ کرون ہو سہا</p>	<p>کہ میدان صفت کاسی اوسکی بڑا وہاں تک کہ خورشید کاسی ضیا رخمی تیر لگنا ہسی مجھی جھک و کیا قتل کو عاشق مضطر کی بہ سدا کیا مرغ دل مار کی کیا کام ای ضیا کیا اکدن حیف کہ تو فی نہ مہیشا کیا</p>
---	---

شعرا از بس کہ تی دلچسپا ای قائم
دیکھ کر اہل سخن فی اوسی جٹ صا کیا

<p>مرغ دل تو فی تو کیا خوب ہی پرواز کیا ہل کیا چرخ زین کانگری قد موہن سہر جڈا کر دیا تقصیر لگی بوجہنی لوگ میں فقط کچھ نہیں کرتا ہوں محبت تھی کیوں نہیں قتل ہوں عشاق تیری جھک و کیا عشق کی باری لاچار سہی میں و اللہ تو دیکھو دل یہ گرا جا کی کیوں کیا ہے ابروئی جانستان اوہن خرگان خج خوار</p>	<p>شعلہ سحر سی دم اپنا جو دسا کیا جب سوار کیا کہ وہ برق غاٹا کیا سکر کر کی کہا یہ بنا انداز کیا عشق میں تیری ہر ایک فی پی اجاز کیا شیوہ جو روستم تو فی جو اغاز کیا تو فی محمود کا کیا حال ای اما کیا دام کامل کا جب ای فتنہ غاٹا کیا قتل عاشق کی لگی خوب سہ اعجاز کیا</p>
--	---

قائم اس مہر سی خوشنوا ان کیا

مشکف یار کا کسوٹی اب راز کیا ہے

<p>ہمنی اس سینہ سپر کو بی اودر سرسی لی باؤن نلک عصفور کچھوڑ دیا سوزن غم سی او سی آب ہی میں ہو رشتہ الفت کا جو لٹا تھا تو وہ چھوڑ دیا</p>	<p>ناوک تیر گنجہ تو فی اید پر جوڑ دیا سخت جیہا دل ہمارہ مفرگ کا لگا دیا فرقت پھر سی جو آبلہ تھا دلبر یا حضرت عشق فی شب الکی میری بالین پر</p>
--	---

عشق کب تیرا تو قایم فی لبای جان
اوسکی سودین سہی دولت چاہوڑ دیا

<p>ہون مرغ نار سیدہ گلستان من بیا نیشہ لکڑا ہون بین سلطان من بیا ذکرہ مریض ہی بیمہ تایان من بیا تیرا ہی ایک شوق ہی خاقان من بیا پٹا ہون آسمن کا کل سچان من بیا پر ہی ہون منظر تر اسوزان من بیا</p>	<p>دایم ہون ہون مجھ میں جانان من بیا نورفت سی تیری کیا کہو تیرے میں بیا خود ان ہی تیری حسن کا ایچان من بیا رغبت بہن رکھت ہون کسی میں بیا اسلام و کفر سی محبی اب کام کیا ریا پہ دل جلی کی کھڑی نار غراق من</p>
--	---

قایم ہو جلد کر تو عطا آب و صل کا
نشہ ہون سبکہ چشمہ حیوان من بیا

<p>ن مردہ کو ای عبسی جلد جا خود ربا ہی محبت من بیا جا</p>	<p>ذرا اب حسن کا جلوہ کیا جا ہوا ہون عشق میں تیری جو کشتہ</p>
---	---

نوازش سی تو اب رستہ بتا جا	شب تازک رہم کردہ ہون میں
میرا یہ اضطراب دل لگا جا	ستری دوریسی ہون بخواب اور خور
ہلال فیض سی اسکو مٹا جا	لکنا سینہ پہ ہی جو حرف دوری
آب لطف ایصاحب دبا جا	اوشاد لبر جو ہی فرت کا شعلہ
ایک اینی یاد میں یہ دم کیا جا	دوئی کی طور میں مت چہوڑ مجھ کو
مجھ مخملین کٹ اپنی پٹا جا	نواب ای سرو و خوں شتابی

ستری منہ سی قائم فی جو حرف
تو او سکانتطری ہر سنا جا

لکچہ نہ پوشیدہ ہی عیان تیرا	کیا گلہ میں کروں میان تیرا
حیف یہی نہیں نشان تیرا	عشقیں تیری جان تک گذرا
دیکھا بدن سی آستان تیرا	تیرک سبکو کیا ہون دشت نورد
منتظر یا رہے جہان تیرا	پائی بوسی کی بس مٹا میں
دیکھی بزم مردہ بوستان تیرا	لطف سی خواجہ اپنی پاس بگا
وہی سمجھوں میں امتحان تیرا	گر ملی مجھ سی تو براہ کرم
دیوان سبکو ہی بیگمان تیرا	ستری دیدار کی ہیں سب نایل
عرض کرتا ہی نہا تو ان تیرا	تیرا دیدار میں کی ہے منتفا

اب یہ قائم کیا کہان جاویں

خدیجی جان فدا بیان شیر

پارسائی مکی نام سسی گذرا	دو جهان کی مین کام سسی گذرا
اب ہوا عشق مین تیری پختہ	مشکر حق راہ خام سسی گذرا
ایک اشار مین توہ کا مل	واہ جو ہفت بام سسی گذرا
سرو قد دیکھ تیرا اسی شمشاد	اپنی تو وہ خسرو سسی گذرا
ایک تیری ہی مین تمنا مین	ہر کسی سلام سسی گذرا
دار دنیا سسی اب کنارا ہے	خلق کی از و نام سسی گذرا

مئی الفت کی نوش کر قسایم
ظاہری کمی وہ جام سسی گذرا

در بنج عشق میرا جھکو نا پسند ہوا	در محبت یکبار آہ بند ہوا
تو دیکھتا نہیں کیوں جھکو از رہ لطف	کہ ہر طرح مین جفا کیش در و مند ہوا
رہتا شور رتبہ گا لگی میرا ولی احبیب	ہر ایک کی ہی زبان پر یہ مستند ہوا
بند نا یاد لگو مین خود اب نہیں لگتا ہے	کہ تار زلف کا ہر یک مجھی ٹکند ہوا

نہ تہی امید یہ قایم کلاشہ خوبان
کہ کشتہ کر کی مجھی آہا جھند ہوا

صبا کی تاتہ جو خط ہکو یا کر پوچھا	کسی تو وصل مجھی دوستدار کا پوچھا
لکھا یا ناز سسی سینہ پہ اسہنی چہ لکھ	وہ شاخ گل تہی کہ تھا کلخوار کا پوچھا

<p>که حرف مقصد دل انتظار کا پیونجا بیہ خاک راہ جو اوس شہ سو اکر کا پیونجا خزان زد کو جو فردہ ہمار کا پیونجا دلون میں دشمن کی صدمہ خاک کا پیونجا کہ نقش جو ہر تیغ آباد ار کا پیونجا فرا دماغ میں اوسکی خمار کا پیونجا</p>	<p>تہا یاد میں ہر ایک وقت اوسکی ای نہ کیونکہ کل کروں غم سی اسی چشم اگرچہ ناز کروں آج تو بجائی روا گناہ دامن مطلب کو ہر کیا کل سی شہید ہو گیا الحمد للہ با عظمت نہیں ہی مجھ کو خبر نا صحا کہ پی ہی ٹی</p>
---	---

تو خوش رہو سدا ای قائم اوٹنی بیت کر
 خطا جیسی عیان چار بار کا پیونجا :

<p>رسوا ہر ایک کونچہ بازار کا ہوا بیہ ایک بار جان پہ سوتا رکا ہوا گل ہو کی بس وہ منتظر خار کا ہوا تسبیح کو چھوڑ طالب زنا رکا ہوا روز امید مجھ کو شب تار کا ہوا جو حسن تیرا عام خرد ار کا ہوا شہوہ عجب یہ میری کسمت ار کا ہوا کر رحم اب تو طور یہ لاچار کا ہوا ابراز نک جو جلوہ بازار کا ہوا</p>	<p>دل شیفہ اب طرہ طرار کا ہوا ہر ایک نیش جتنا ہی اس زلف کا تیری اس جود عنبر کی لپٹ رختی میں محراب تیری ابرو کی جس کو نظر پڑی محفلین رات مینی ندکیا جو مجھ کو جان بازار میں جبینان کا کیونکر نہ ہو وی گنہ حسن کو دکھاوی گی رنج پہ پی نقاب کرنا ہی حال سی میری ہر ایک اجتناب ہر ایک خواہ ہو گیا صد جان سی تیرا</p>
---	--

روز ازل سحر کیمین سنگ بسین	بند غلام حب رگر کار کا ہوا
خورشید بخش ہی بند شیرا ایضا بکرم	قائم تو سکے طالب دیر کار کا ہوا
<p>آج دلدار بی نقاب آیا</p> <p>ساقیا جلد ہر تو ساغر کو</p> <p>مینی امید پر لکھا ہتا خط</p> <p>رات مجلسین او کی ہو نچا جو</p> <p>ایک دن بولا مجھ سے وہ بدکیش</p> <p>تا تہ من لی لیا تو خالی ہتا</p> <p>یک اداسی وہ پیریت بی پیر</p> <p>پروہ مجھ سے کلام کرنی لگا</p>	<p>مینی جانا کہ ماہتاب آیا</p> <p>دیکھ کب عالم شباب آیا</p> <p>صاف اوس شوخ کا جواب آیا</p> <p>کہا یہاں کسی خراب آیا</p> <p>پی لی پیہ شستہ شراب آیا</p> <p>سوختہ دل ہو کباب آیا</p> <p>پاس کو میری کہا شتاب آیا</p> <p>حسرم کی جای پر صواب آیا</p>
راہ بنا بود وہ دکھانی لگا	<p>کیون نہ قائم فدا ہو اوس گھر</p> <p>خارسی جسک وہ گلاب آیا</p>
<p>ای ضم سحر اب ستانی لگا</p> <p>کل جو پکڑا تھا او سکا دامن من</p> <p>ہکو ناحق رولا کے ای ظالم</p> <p>عرف کرنے لگا جہین سی تیری</p>	<p>حیف غصی سی پر چڑانی لگا</p> <p>وٹھنہ کو تو اب حسانی لگا</p> <p>ماہ خجلت سی داغ کہانی لگا</p>

پائی الفت کو وہ جانی لگانا کشتی نوح کو بہا نی لگانا تھو کروں سی مری جلانی لگانا نیشکر دلمین بند کہانی لگانا	دیکھ رشتا رستہ تیری یار چشم سی انگ ہی کہ یا لطفان کیا ہی اعجاز او سکی پامین ہے مصرئی لب سی تیری ایجانانی
--	---

عشق کی راہی نہ پیر قائم
گرچہ جو رخصا دکھانی لگانا

فخر او سکو ہی بادشاہی کا پوچھتا حال او س نواحی کا زہر رکھتا ہے جان تباہی کا ہوش جاتا ہی دیکھ ماہی کا	چو ہوا طالب آہی کا اس طرف کو نہ حیف کوئی پیر حسن کے کان پر ہے مار سیام لو سکی خوبی کی ماہ سی، دھوم
---	---

کیون نہ تڑپی پہلا یہ قائم اب
جو ڈاجب اوسنی ہنا لای کا

تور وہ ایک جلوہ گر دیکھا داغ خجالت کا در جگر دیکھا غیر او سنی در دہر دیکھا مینی جسجا تیرا گنہ ر دیکھا اوسنی جنت من اپنا گر دیکھا	مینی جسجا پہ انکھ ہر دیکھا ماہ نے دیکھ او سکی طلعت حسن جو کہ مایل ہوا تیرا ایجان نہ ہی فرشتہ کا دخل کیا او سجا تیری دیدار کا جو طالب ہے
--	---

میری الفت میں نفع ہی تجھ کو جان اور مال کہو دیابی حین کیون نہ مایل یہ میرا دل ہو گا	ظاہر گرچہ میں ضرر دیکھا جس نے تجھ کو جو تک نظر دیکھا جو تجھی افضل البشر دیکھا
---	---

تجھ کو قائم فی غور کر کی خوب خسر و ملک بحر بر دیکھا	
--	--

ہمنی بہر کر کے جب نظر دیکھا شجر عشق کا ہی داہم سبز سب میں ظاہر ہی منظر پر نور عشق میں تیری جھکو میں دیکھا صاف دنیا کو پشت کر بیٹھا حسن کے آگے تیری ای گلرو حال دنیا کا یہ عجب ہے گا دیکھا جس نے کہ او سطرف واللہ	وہی تابندہ ایک قمر دیکھا اوسکا چہ معرفت نثر دیکھا یہ ظہور اجدہر تدہر دیکھا روقی ہی اوسکو سر دیکھا مہنی کر غور جو او دہر دیکھا ذرہ شمس اور قمر دیکھا جھکو دیکھا سو بے خبر دیکھا ایک نظر پر نہ پیر ایدہر دیکھا
---	---

دل جگر کو بھی کر دیا زبان آہ قائم کا یہ اثر دیکھا	
--	--

بڑی جا کر اگر صدہ میری اس سوز فلک قربان کردی ایک پلن ابر کا دریا	جلا کر حرج کو پیٹاری جگر خورشید تاباں تماشا میں دکھاؤں گے کوئی اس چشم گر
---	---

کتاب غار سی کام ہلو کچھ نہیں دلائے نہیں پریشان اس راہی اسی اعظا ہوا ہون جس میں عاشق بٹ پریم پریش میں وحدتی گر لمبا ہی قسمت سی تجھی لہا اگر مستی الفت سی شراب شوق کی سیو اٹا اٹھا ہون جان دل سی کوئی یاد نہ صفائی اس نہج زیبائی جب ای نظر ہم سیری ماتو نس میں نالان ہوا اگی گردن گرد	نہد اگر قتی ہن ہر ایک دم ہم اپنی سینہ بریا کف پا اب فرالیتا ہی یہاں خامغیا نہ فکر سہی مجھ کو کچھ دیا اب جا کھا نہ بنو دہو دی لو پرہولی تماشا کھٹنا عجائب کیفیت کہتا ہی جو ہی قدح زندا دیوانہ قیس تھا اوسنی کہ رہ پڑا بابا کھا تو پیر پاسک جانا جلوہ ہر درخت کھا کھٹا باوصل کی شکوہ بڑا یار فزیر کھا
--	--

نہم کر تو اب جلدی خبر قائم کی لی ایجان
سمجھتا ہوں شراب سود متاع دین و جا کھا

ہمیں اب عشقین ایک طور نکال ہی بنا دیت ہجر سی اب کام سہی تباہی رنج پر نور یہ زلف دوتا ایظالم پہر گیا دیر کو کل یہ دل بدل اشخ برہمن ہو گیا سچ نشین محراب کو دیکھ مست الفت جو میں باغ تو انکا جا کھا	طفل دل مکتب غم بیج بٹھا لای بنا حرف اوستا دنی دلمیں ہی ڈالائی بنا جلوہ گرماہ پہ کیا خوب یہ تالای بنا شغل بت اپنی دمان جاکی سینہ لائی بنا دولت عشقین یہ اوسکو حوالائی بنا سر شوخا دنیا نرکس و لالائی بنا
--	--

حسن غارت جان اور کیا آونی بناو

<p>قائم اب ہی غصہ شدہ شالہ بنی</p>	<p>قائم اب ہی غصہ شدہ شالہ بنی</p>
<p>ہو سناہ کیو متہ آشنای کا دخل ہوتا نہیں رسائی کا خط بہ لکھ ہی گیا صفای کا جامہ پہنا ہی بی حیای کا رتبہ افزون ہی ایمان گمائی کا شور ہی تیری بارسای کا</p>	<p>طور تیرا ہی بیو فائی کا ابد لا محفل صنم میں اب سرگنوں مہر و نہ ہوئی واللہ عشق میں تیری ہو گیا بد نام سلطنت چیز کیا ہی عشق میں یار دشت و بن کجہ و برمن ایجانان</p>
<p>زلف کی دامن میں پناہ قائم کیا کری طور اب رنای کا</p>	<p>زلف کی دامن میں پناہ قائم کیا کری طور اب رنای کا</p>
<p>مچھوئی از بس کہ خطرہ آجکے پر جان دمان از بس سو ر اسیا و کو زندان ساقیا روز و شبان ہی مجھ کو غم بھرا حال ہو گا دیکھنی کیا کچھ سنا جان ہونہ حاشا ہر دو عالم میں کوئی شاک بل کر سبتہ ہوں خدمت میں تیری فرمان ہی نظر لگتا رہ شر کے میدان کا بھل ہو جاتا ہی ہو یک کو نشان کا</p>	<p>چشم میگوں خالی ہی غار گزایا اب چمن خالی پڑا ہی پیل شیدا کر فائدہ کیا جز وصال یا کی مینا سزا زانوہ مینی کچھ پورا کیا اید و ستو غمزہ و ناز و ادا کرتا ہی جو وہ چمن مین تو دل دی ہی چکانام خد تو ملی کر رہا ہوں تیری دور قضا کا انتظار اب جو گرنای میرا کدو نہی آہ و ایصنہ</p>

	ان من الحیر ابہ رہو قائم مصمم ادرجہ کو سی و سہ سرور سلطان کا	
نگاہ شوخ کا انداز جب دل پر نظر آیا کیا جھجکے کہ جب الگ رخ پر غلام فی جلوای قافلہ والو کہ یہ نثران ہی ہنیں نرگان سنان زہین خیتہ آرا کی تیری دوری جو آنسویری دیکھی تھی گہا نالان و گریان ایک دن بی رحم نزد	تو بر اس چشم گریان سی لہو م و گمان مجھ کو ہوا یہ ابرسی باہر قر آیا نہ و تاخیر کو اب راہ سر جو غر آیا انرا لکھا مجھ کو دیکھ لو تم فرج کر آیا گمان ہوتا ہی عشا تو بخوبی بادل سی گریہ بطلو عشوہ بولا کسلی یہاں چشم تر آیا	
	کہا مینی کہ قائم ہی فدا قدموں پہ تیر جان کہا جب ہو تہ شمشیر و نہ تیرا سر آتیا	
شوخ بہتری عشق بازی کا شب کو محراب نے تیری انوش عقل کے ماتھے من عنان تری تو نہیں دیکھتا من آتا ہوں	ہو حقیقی کا یا مجازی کا + ہوش کہو یا ہتا ہر نماز یکا جب سی دیکھا سوار تازی کا شیوہ پکڑائی بی نیازی کا	
	قائم اب سرو قد کو دیکھوں گا وقت آبا ہی سرفرازی کا	
تجسس کیوں ہمیں دل لگایا تھا	یار اپنا نہ تو پراپا تھا	

<p>بون های منور گر بجای تنها صم تونی صد بار قول آنی کا بج گیا دین و دل نه قسم سی جسرخ پر چپ گئی خورشید کیا کهون رات کو تیری غم نی</p>	<p>عشقین دل سیه کیون پنا یاها منه سی اپنی مجھی سنا یاها ورنه من آپ سی گما یاها تو نے منه کسلی بتا یاها مجھ کو کس کس طرح سنا یاها</p>
---	--

آج میں جانا نہیں قائم

صبح کسنی مجھی اوٹا یاها

<p>طیان کے سحر کی باعث یہ شکبار دکھادی بحر خدا ای ضم تو جلوہ کیا غمینی فرا موش بر دو عالم کو ہر ایک دشت میں پیرتا ہوں میں ہزار بار تیری در پہ لگی پیرتا ہوں میں مثل بدین بدل ہوں جان فی بیان</p>	<p>برنگ ماہی بی آب سحرار تیرا کڑا ہی کب سی پید در بر امیدوار تیرا جانی دل پہ میری نقش اور نگار تیرا سرخ حیف ملی ہی نہ شہوار تیرا ندیکتای مجھی کاشش دکھا پارتیرا قسم ہے نام خدا تو ہی کھڑا تیرا</p>
--	--

غریب قائم دل دادہ صبح سی ناشام

کری کشام کسی تا صبح انتظار تیرا

<p>اوٹا ہوں گریہ میں جو راہ حجاز تیرا سمو غم نمی دل تنگ تن ہی تر مودہ</p>	<p>ہر ایک درہن چو رو گھامیری یار تیرا خزان رسید کہو دکھلاہی سبزہ زار تیرا</p>
---	---

<p>تو جانتا نہیں کیا دلربا خدا کی قسم کہ صدق دل سی ہوں از بس جان تیرا</p>	<p>کسی کام نہیں مجھ کو سن بنا خدا نہیں میں کہتا یہ ہرگز کہ بیٹوں تیری تبادی تو ہی کچی کس طرح سی میری جان</p>
--	--

<p>نہ کرو اور سی قائم کو متہم ساری ازل کے روز سی نہ ہی خط تیرا</p>	
---	--

<p>محفل یا رعن خراب ہوا جلوہ حسن دیکھ کر تیرا ہوا عاشقو عین تیری سن ای گلگون ربط الفت کا پیشتر تھا خوب شمع عشق تیرے پہ ملا ہوا قتل نہ کر بیگناہ کو اپنے</p>	<p>پیر ہی اس کی طرف شباب ہوا وہاں رو پوش ما شباب ہوا عشق ایک میرا انتخاب ہوا اب خدا جانی کیا حساب ہوا معن کا ہم پہ جو خطاب ہوا بولا پیر سن کے کب صواب ہوا</p>
--	--

<p>عشق تیرا اس کے مجھ کو ای قائم زندہ کا فی کا دم حساب ہوا</p>	
---	--

<p>دخا کہتا ہی مجھے غلط کیا آنکھ دیکھ وہ راوس باک کی کیا جانی کوئی سن میں تو سنا نہ الفت کا ہوں تیری جان</p>	<p>دخا کیا یہ دل بیدل تو نہ سمجھی گا ذرا ہون نہ ایک بال کی قیمت میں میں آؤ تیری دامن کو نہیں جوڑ دیکھنا تار جڑ</p>
--	--

<p>اوسکی پایوسکی رتہا ہی تصور مجھکو حسن کا شوق کا ہی مجلس زندان میں تنہو یات کا تیری اگر جام علی قسمت سی</p>	<p>بی خدمت ہون کر لبتہ من پس مسجود مئی شوق اوسکی من پالہ ہی سرائے کجا ہوا جام کو ترسی ہر زیادہ ہی ہو کر ملک عطا</p>
	<p>الجل نادہ قائم کو دہا الکی غار شجرن کو دیا ہی تری الفت من حیا</p>
<p>راہچرا دل خوریدہ کے بیخانہ کا شغل اوسکو ہوا اب الفت بنھانیکا مجھسی پر سبز سبز خدا ایجابی نہ لگا عاشق صادق کو ہرمان سی رحم</p>	<p>قاید و یکہ ہین زام تیری سبھا سبھا خوف اسس راہ من ہی سبھی گزرا سبھا عز تیری دیکھ کہ کیا حال ہی دیو سبھا ہر نہ اسسجا بہ کوئی میری حیرا سبھا</p>
	<p>قائم اب یار کی صحبت ہی گذر نام خدا رشیوہ سکھای سگت تیری بیکہ سبھا</p>
<p>صبا فی باغین جب نارسی خرام کیا عجب ہی مغل زندا غنیا نا نام کیا کھل گلاب عجب رنگ سی شکفتہ سوی لذت دیدار کی تیری ایجان میرا جو لگیا خط قاصد اوسکی پاسکین سی تیری بحر من جو خون انکھ سی جاہ</p>	<p>ہر ایک سیر و گل اسکی شفا کا نام کیا ہوا ہی شوقین ہر ایک کو نام کیا تسیم فیض سی لبریز دلا جام کیا ہر ایک سلسلہ دوق کو حرام کیا درجہ اوسنی بجائی الف کی لام کیا سہ پہر ہی الم اوس سی وقت شام کیا</p>

ہاں مستعد چودہ اس قتل بیگنہ کی لٹی	بہ حیف دیکھتے شمشیر کو نیا م کب
یہ کاش محب کو ملا ایدن تو ای ہر دم	مین تیری واسطی رنج و لغم کیا

کسین جو پند کو اتی ہی شیخ اور زائد
تو او کھو راہ مین قائم فی جہل سلیم

عشق مین تیری مین لگانہ ہوا	دشت اور کوہ میرا خانہ ہوا
طاق محراب دیکھ کر تیرا	سرنگون مسجد مین زمانہ ہوا
کپاہی خوشی صنم کی محفل و بزم	سارا عالم او دہر روانہ ہوا
تو جو کرنا بیو فائی جان	گل کی کوچہ مین بیہوشانہ ہوا
مرچکا ایک نگاہ مین تیری	بیت بی رحم بیہوشانہ ہوا
سکھنی بیہوش تو ہوا برہم	لگا کھنی کہ کیون دیوانہ ہوا
جز تیری ذکر کے نہیں کچھ اور	باد مین بلکہ مثل دانہ ہوا
بیان تلک عشق مین ہوا مشہور	معن و لغز مین کا جوتانہ ہوا

گنج سیمین بدنگا تیری دیکھ
قائم اب خندہ زن خزانہ ہوا

اب دلہہ لگی سیر فی میری انزکب	اور ہوش نے ٹکڑے تن سسی کر کیا
ای عقل تو کس جاستیرا نہیں رٹا کام	جو مغز مین جنون فی اپنا گد ر کیا
دوری سسی تیری جان نامین کیا کہوت	مجنون سسی حال زیادہ مینی تیر کیا

پرتا ہون کوہ و صحرا آرام کجہ نہیں ہی	الفت نے تیری پیاری پس بد کیا
شکوہ کردن میں کسی بی ریخت کی ہی	نفع کا کام سارا از خود ضرر کیا
وحشی خطاب میرا گو گوین بر کیا ہے	سب افزا بی محکمہ گھسی پد کیا

قائم فی ایک دن ہی دیکھا نہ حقیق ہو
صدر بار کو میں تیری گرچہ گذر کیا

دلبری کی ملک میں سلطان ہوا	اسلمی نام خدا ایمان ہوا
تہی تما تیری ملنی کی مجھے	اند نون پر شوق بی پایان ہوا
تو ہی غنیمت تو ہی گل تو ہی برگ	تو ہی سر و توئی لبان ہوا
ابروئی خمدار ترنگان فتنہ کشیش	قل کا شیب میری سامان ہوا
منفعل دست حنائی سستی تیری	گور و لعل و در و مرجان ہوا
فرقت دوری سسی ای پیار میری	سترا عاشق لبکہ سرگردان ہوا
وقت جانکندن ہی برب جان ہی	ایک لحظہ کا یہ دم مہمان ہوا
نوند ایمان پاس میری آند آ	میں تو دلسی پس شیرا قربان ہوا
ساقیا مجھ کو جو دی تو فی شراب	آج سترا یہ بڑا احسان ہوا
چاند و سورج تیری بندہ ہیں صنف	ستری جلو کیا عجب لمعان ہوا

روز و شب قائم تیری ہی ذکر میں

چوڑ سکھو بی سر سامان ہوا

کبھی ہیں جو داور کبھی ہیں عطا	کبھی ہیں ظلم اور کبھی ہیں جفا
کما گئے ہیں کبھی ہوا میں نیہ	گم گئے ملکستان ہیں کبھی ہیں صبا
خمر کیوں پکڑتے تھک رہے ہیں ہم یارو	خاک ہم بار کے ہیں زمین زبر پا
میں ہوا خاک اور کبھی باکون کا	اسلی سہ مردمان کا ہوا
ہیں کبھی مست اور کبھی ہیں رند	کبھی ہیں ناثر اور کبھی ہیں ادا
کبھی جیتو غنیمت گاہ مرد و غنیمت	کبھی اہل بقا کبھی ہیں فنا

عشق کا یہ غلام یہ قائم

کبھی زائد کبھی ہی یہ بریا

حسین شوق کی کیا بھگو نظر پڑا	نور کیا منظر اسرار سی مہر پڑا
ابولا ایک گناہ کی ہی نہ لایا توانا	نغمہ تاز سی کیا رگی رنجور پڑا
تو جو کہتا ہی کہ بتا ہی یہ بدن کی کو	سب غلط عشق تیری ہو غنیمت پڑا
زخم اس دکانہ ہرگز نہ ہوا ای غلط کو	دور کی ہجر سی ادیکہ لی ناسور پڑا
میں تو پہلی سی تیری عشق میں پڑا	قتل میرا ولی اب بھگو ہی منظور پڑا
رہے عشق جی مل گیا و شاہ ہوا	اوسکی قدموں پہ لی خدمت فخور پڑا

منزل آگہ نہ آئیکہ سی قائم فیاں

عاشق زاری پر غنیمت دور پڑا

زلف ہی لم بلا لہا جان اوسین	چاہے غیب ہے عجیب کبھی جل جہنم
-----------------------------	-------------------------------

<p>بمن تر تیر فضا لبر و من فتنه آرا شوق کما دنگ عجز رنگی تله و کما بی غنچه سوشش ربا یا که بی ده چنان من تو زنجیر محبت من تیری بسته سر به جلاد کتر ای لیلی میری شیر</p>	<p>بجد هرگز نهین به رنگی دل بر چرخه است ای الگ شوخی و انداز ایک هشار عین خدای قسم ب دل میری کیا فایده سرتای جو تو جو چنا ر کوی دم من و که در دو کجا تن سرتی</p>
--	---

<p>نوازش سر نهین قائم کوی کس مهر لک لک جلاد و دیو تو لنادی ستا</p>	
---	--

<p>سکیزون آفات سیر لی جلاد سر فلکند هون تیری قد من و پند و یکته میرا حال به کستی من لوگ لاکه باری من تیری در بر گیب</p>	<p>عشقم تیری کهون کیا دلر با مست سرتی ز بهار مجسمه تو جفا اس بیچاره که در نیا کیا هوا تونی بر انکیار نادیکه اذرا</p>
--	---

<p>بمن نهین چو ر و کما اس در کوسدا کسبو که قائم تیر ای سی مبتلا</p>	
--	--

<p>همچو من تیری هوا طالب دیدار کا سر کو شکتا پروان شست بیابان من قاصد انام خدا جلید بهمان سسی تو جا کیو که بچون من بهلا تر چون شوکل</p>	<p>جای تسبیح لی لیا ر شسته زنا رکا نه خدا حال دیکه انکی ذرا زار کا حال سنا جمبو آ او س سیری دلار کا سر به بر آکوه ا عسری آزار کا</p>
--	---

چپ گئی خورشید آج فلک پر تاب
آگیا جلوہ نظر میری سمکار کا
فخری اس واسطے چھوکتی ہنسن
میں ہوا دسی غلام حیدر کار کا

کیونکہ ہو قائم کو خوف روزِ شکر کا پہلا

انتی جو یہ ہوا سدا برار کا

اشک سحر سی ہوا ہو گیا	فطرون ہی فطرون میں یہ کیا ہو گیا
بلیغ کی نیرنگ ہوا آج ہے	موسم کل حیف ہوا ہو گیا
بہل شیدائی تو اب دم کو دیکھ	ہجر میں کل کے وہ فنا ہو گیا
اوسنی جو برف لیانہ سی لک	ساری ہی عالم کو ضیا ہو گیا
آب و تاب حسن سی ایجان من	نفس فنا میرا بقا ہو گیا
فتی و البتہ کو حیا دے	مفت کہا نیہ کہ رہا ہو گیا
کل جو طلب باتو یمن بوس کی کی	کچھ شمشیر خفا ہو گیا
ساکل مشکین کا عجب حال ہے	گسروی دلبند بلا ہو گیا
لامع الوار تیرا دیکھ کے	چرخ پہ خورشید صفا ہو گیا
قتل کرنا ہی سبھو کچھ بیخ من	خون ہر ایک اوسپر روا ہو گیا

سکر کے قائم کو وہ مجروح بول اوٹھا

خوب کہ جا تیرا پہلا ہو گیا

یار وہ اب عسی جڈا ہو گیا	دیکھو بنام خدا کیا ہو گیا
--------------------------	---------------------------

<p>آب کا کیا اسمین بس ہو گیا پا ملی یہ اب رنگ حنا ہو گیا کوچہ جانا کا حنا ہو گیا شمس و قمر کو بھی ضیا ہو گیا باتون ہی باتون میں یہ کیا ہو گیا دیکھ کے پیر چمکے حفا ہو گیا گور و اللیل ضحیٰ ہو گیا جینی ہی چی کہ فنا ہو گیا دیان یہی صبح و سہا ہو گیا</p>	<p>قتل کر کے آج چیلے ہو کہ ہر درخت نور دی میں میرا خاکی بیٹنی کو میری اب امی دوستو چہرہ پڑ نور تیرا دیکھ کے نظر و کنی ملتی ہی میرا دل لیا بیٹا تھا اختیار کے وہ پاس جو زلف معجز سی تیری ماہ رو شاہی دو عالم کی اسی ہو گئی جہن تیری ملنی کی بہن مکر اور</p>
--	--

زلف دو تار کی قائم مجھی
 ڈسنی کو ایک مار ملا ہو گیا

<p>انتریدا ہوا نام خدا لغت مجھ کا پتا مجھ سے تکی ٹکڑو چھٹا ہی غیر کے گو کا زبان خارسی صحرا میں تکتی کام شتر کا میری نالوں سی زہرہ آب ہو جاتا ہی شتر کا کفن پر اپنی موتا ہی گمان برگ کلتر کا نہ کہتا غیر جو رکی قاف کی ہن چمکا</p>	<p>زبان سے کمان لغت مجھی برگ کلتر کا خدا کی واسطے اس جہنم زد گندری کیا صرف نہ فضا دونے ورنہ ہم جہنم دل نازکین اونچی کیوں اتر کرتی نہیں باب عزادارونی کسی اوتری مار و عین تباہ نہ ہو جاتا اگر ستر چائی سسی ہو برا</p>
--	---

شہید گشتہ ناز وادار ہونین بلا یقین	صدائے مہسی کھٹکاسی لئی اللہ اکبر
مصور موقلم تیرا نبای ناقہ آہو	مگر کنجیای نقشہ گیسوی مشکین دگر

ہنسو بولو پی قائم آنسو دیکھی ناراضی مل	
ہنن لایا من بد ہشتی اسلک گورکا	

قتل کرنا عاشقو نکاہی روا	تیری مذہب میں سنا ای ہو فا
کیون دلایہ تجھسی کتی تہی ہم	مت او در جا ورنہ بالی حکامترا
میں تو آیا تھا تیری دیدار کو	تو فی غمخسری مجھی گشتہ کب
جبکہ پو پچھی لگی وہاں بر حال قال	مستغف کردو نکامین تیرا جفا
تیری خدمت میں رہا میں عمر بھر	حیف بر آوی نہ دکھا د عا
ساقیا یہ دور آخری شباب	ازرہ اشتقاق ساغیر بلا
میں ازل کی روزسی مہوش ہوں	ہوش آب آتا ہنن ہی ایک ذرا
تہام لی اچان من اسن دلکواب	ورنہ یہ سینہ سی لی باہر چلا

مار قایم کو یا تو اب جوڑ دی	
یہ یہ صدق دسی تیرا مبتلا	

کیسا بلای کونین دل مبتلا ہوا	سجدہ کیا صنم کو الہی یہ کیا ہوا
جب حال دل زبان سی مری شہا ہوا	بولادہ شوق ہی یہ فسانہ سنا ہوا
شکوہ جو ضعف کا دل پھاڑنے کیا	انکس دکھا کے اوسنی کہا ظلم کیا ہوا

بکھولی نہ اونچی دنگا آہ سرد نے کیونکر نہ عقدہ گل نمبہ دیا ہوا

تو قیر دست کاری مانی کی مٹ گئی

قلم کی دلیہ مار کا نقشہ دیا ہوا

درد مندی کا مزہ اید ہوا	اور غم جانا نہ جان کو کہا گیب
ستیری فرقت سی ہوا منیم جان	کیا سناؤن دکھا تجھ کو ماجرا
حال میرا دیکھ اب نام خدا	اس دل بیمار کو سودا ہوا
سو طرح کرتا ہی تو جو روز ستم	مین نہیں کرتا ہوں کچھ چون چرا
آرزو رہتی ہی رشب یہ مجھی	ایک دن نام خدا نزدیک آتا
عشق مین ستیری ہو اکال مین خوب	خوش ہوتا ہی میرا اب جا بجا
انگی تو اب دیکھ میری حال کو	پایادہ بر سر رہوں کھڑا
روز کرتا ہی یہ وعدہ جان مین	یر نہ اس عاشق سی تو اگر ملے

منتظر قائم ستیری ملنی کا ہے

دیکھ میری حال کو نام خدا

خال دیکھی غور سی گریخ پور کا	ہو پری خلیت زدہ چپ جای دیدہ کا
عشق مین ستیری ہوئی تاتیکو دلیج	حال جوانی لگا تجھ کو ظراب در کا
جو ہوا منظور خاطر ستیری ہی ہ بادہ	اوسکی انگی رتبہ کم ہی قصہ و غفور کا
ریشہ اب شوق بلواست تجھ کو کر دیا	دیکھتا ہوں نہیں ہے حال تجھ کا

مرغ کی موی سیجاسی مری کدوا حدسی نیلکا کوہ و صحرایین من مری نشت الف سی تیری اسفند پور خرو اب پری کس طور سی سہ زخم دل حال سی حال ہونین سن انالحن کی صدا ایک بجلی من مری ایجان باز نیت نام	ہی شفا دیدار میرا صحت رنجور کا بہر حق مقبول کو اب و بدہ مشطور کا سعد و گرتای مری خوشہ انگور کا بڑہ گیا آثار اسمین دیکھ لی تا سو کا حب سی دیکھا ہی ثلث ادار اور مشور کا رتبہ افزون ہو گیا یکبار کوہ طور کا
--	--

بجربین تیری جو قائم ہو میرا دل سی
نو گمان ہوتا ہی شک سکون و تصور کا

روٹھا جو ہمسی بار تو کب ستم ہوا افسوس حال پر مری کرنی لگی تمام حادثہ اشک کسی دن اس حسن کی یکبارگی ادھما مری لہو فغان و شور سب ترک کر دیا تیری فرقت میں اہم صد بار لگی پر گیا مالوس ای دین	پیدا الم یہ شام و سحر دمیدم ہوا حبوت تیری یاد میں من چشمم ہوا زہنا را اب احسن تو عالم میں کم ہوا حبوت تیرا بروی ولہار خم ہوا اب ایک تیری بلقی کا مجھ کو الم ہوا تیرا نہ ساقیا کہی مجھ پر کم ہوا
--	--

قائم تیرا غلام ہی نو او کا ہوا
والہد مری حقین تو صاحب چشم ہوا

ا ہونہ من ہونین ہونین ہونین تیری لہا	ہون تو دیکھو جانن جانن ہون سکون
--------------------------------------	---------------------------------

سیر جوان میں ہوئے طعنت شیر خوار	زندہ ہون زندہ و زندہ ہون راغنا میر قبا
قاضی و محتسب ہون زار و پنج میں غنیمت	بند و بندہ بندہ ہون آفرین و غنیمت میر حرا
صادق و درست میں ہوئے صاحب بیت پرست	خندہ و خندہ خندہ ہون شام میں ہوئے نور

غم کسی کنار میں ہوئے قیام پائیدار ہون
گندہ و گندہ گندہ ہون یک دلی ہوئے بچھا

دل میرا اندوہ خانہ ہو گیا	عشق کے رہ میں لگانہ ہو گیا
آفرین خوان ہو میری سینہ کو تو	میری تیرون کاٹنا ہو گیا
حبس کی رکھا ہی تیری الفت میں پا	وہ عرض بیان سی روانہ ہو گیا
ایک جلوہ دیکھ تیری حسن کا	ساری اپنوں سی بگناہ ہو گیا
کل جو مال لگا مینی بوسہ شوخ سی	ہنس کے بولا کیون دیوانہ ہو گیا
عشق تیرا سر پہ جو بی لب	موت کا یہ سی جہانہ ہو گیا

راہ باطن پر ہی قیام جو روان
ظاہری کا افسانہ ہو گیا

تنہا نہ چشم یا دہی فتنہ جگر ہوا	کمال سی ہی بلا میں جہان بستہ ہوا
شکوہ و نسی العین تیری فرصت	کے زبان سی شکر خدا کا ادا ہوا
زنجیر زلف یا دلاتی ہی مجھ کو با د	ہونی سی قید اور ہی سودا ہوا ہوا
شکر خدا کہ مرگئی وعدہ سی شتر	مشہور خلق میں نہ صنم ہو فدا ہوا

دنيا کا نام کس کی وحشت سزا ہوا	بھاگنا نہ غیر او پہ کی سوئی وادی عدم
یا بوسن یار کا جو نصب حسا ہوا	سبزین دکلوشک کی صدفی خون کیا

شکوہ ہنن جو یا بوسنی کو تکلیف دیا گیا	
قائم سی ایچ کل کی زمانہ پیرا ہوا	

شکستہ شمشیر شہابی نہ بیٹھی گھا	لنگاہ ناز کا پتھر شہابی نہ بیٹھی گھا
تیرا فرقت زدہ ای سپر شہابی نہ بیٹھی گھا	کھنکھاسی مری حیران نہ تو جو چرا
دیوانہ پید دل دگلیر شہابی نہ بیٹھی گھا	لقب دو رسی تیری ہو گیا ہی میرا جو محبوب
شہید شیر و شیر شہابی نہ بیٹھی گھا	دیاد دل حسنی لغت میں نہ ہی مقبول اللہ کا
دریغ او بہت بی سپر شہابی نہ بیٹھی گھا	چمکا نامن را پو ستہ کو اسکی قدیم
نہ کیجا صاحب تاثیر شہابی نہ بیٹھی گھا	تیا او سکال کی کیونکر محو جو کہ کامل ہو

تمامی عمر سی جانان تیری ملنی کی حشرین	
میرے قائم بندہ بی تو قبر تہا نہ بیٹھی گھا	

نام میرا نہیں ہی نام غیرا +	تو ہی صاحب من ہون غلام تیرا
ایک کافی سے یار دام تیرا	بس نیسانی کو مرغ دلکی لئی
گوشت زده ہو کہین کلام تیرا	دست بستہ کپڑا ہون در پیر تیری
مٹی وحدت کا ہی جو جام تیرا	ایک قطرہ بلادی او سکین سی
کوئی دیتا نہیں پیام تیرا	انتظاری من ہون نام و سحر

تیری طاعت سی مجھ کو عار نہیں
تو ہی ملک ہے میں ہوں رام تیرا

! ہو وی قائم کو کب خطر اسجا

! بخشش عاصیان سی کام تیرا

<p>اوس دین ترحم نہیں آتا نہیں آتا وہ مشوخ تصور میں ہی تنہا نہیں آتا معلوم ہوا اب وہ مسیحا نہیں آتا اب کوی جو زامن ستارا نہیں آتا مفسس ہوں میری بات یہ ہو دہ نہیں آتا دنیا میں مسافر کوی اب نہیں آتا کس منہ سی یہ کہتا کہ سیجا نہیں آتا اب میری یار و خوفانا نہیں آتا</p>	<p>کیا حال یہ اپنی مجھی رونا نہیں آتا امکان سی خارج ہی کہ نکلی ہوسر دل قاصد کی کہا اکی کفن جلد مسکا و ہو جائی ہم آغوش کوی جسک اثر سے قیمت ہی اگر نقد خرد زلف ہم کی ہیں راہ عدم پاس جس کی گویا قاصد میری مریسی ہو ایشتر آخر سنتی ہی جسی غیر کو خواب عدم آجا</p>
--	--

کلمہ دیکھ کی نقش قدم یا کا نقشہ

تعوذ جو قائم تھی جب کا نہیں آتا

اے سی یہ سپنخ ہن جل گیا
دو تین محل عدن جل گیا
عاشقوں کا ملک و وطن جل گیا
نور جلا و اراذن جل گیا

عشق کی گری سی میں جل گیا
سرخ آئینہ سی تیری ای جانم
سنتی سی آواز انا الحق کی بس
تیشہ پڑا کوہ کی سر پہ ہوا

یاد دین او سلسلی دلبر کی جو	میس گیا بہاک کے بن جل گیا
زلف دو تار دیکھ کے باغ و تاب	ہو کی خجل مشک خن جل گیا
سبزہ آغاز کی موسم سستی واہ	کیا کہو بنیں سارا جہن جل گیا
آتش غم جکے لگی جسم میں	نشور او ٹہا اور بدن جل گیا

لاشتہ قائم کی نہ آیا جو شوخ
اسلے آپ سکا کفن جل گیا

سب حمد او سی لہری جو مالک ہے جہان	ہی جلوہ او سی سی کے زمین اور زمان کا
ہر ذرہ آفاق نموداری او سی	جو کہتی ہی کن کر دیا سامان جہان کا
اول ہی وہ آخری وہ ظاہری وہ باطن	ہی تخت نشین وہی بیان کا ہی بیان کا
کتاب ہی وہ خود آب بین نزدیک و دور	عارف ہی حیدر ہی اس راز نہا تھا

قائم تو بتا حمد کی اوشات کی گنی
بکرتا ہی جو تو خود صلیکے او کے بیان کا

محمد ہی ظہور کبریا	وہ باعث ہے بنا ارض و سما کا
نہ ہوتا وہ اگر ہوتا نہ آدم	نہ ہوتا ختم ہی مرد و نسا کا
وہی محبوب ہے نور آہی	محمد شاد ہے ہر دوسرا کا
جسی محبوب ہے وہ جان و دل سے	عوی ہی ای عجب پیا زاخدا کا

زبان کو نہ نام لی قائم تو اپنی

	نشره ده دوسرا یا چند اکا	
<p>بیمه عجب طور بهمان بر نظر آیا اولش شب تا ریک من حبسی مگر آیا اولش شام سی بهای نظام سحر آیا اولش زلف ناکن کا شری بهر اثر آیا اولش</p>		<p>جو گیا کو بجه من او کی نہ پر آیا اولش آئی آئی کی خبر جو تیری محفل سنی وصل کی شب جو گیا ظلم پہ توفی مجھ پر حسن کا تیری من مخمور نہ پر لیکن</p>
	<p>صندلی رینگتیرا دیکھ کی قائم جانان حسب ہی بھتا تھامین وہ درو سرا یا اولش</p>	
<p>جو کہ تہا باقی رہا وہ ہی کلا ہو چکا ور نہ یہ بسیل تیرا ہر خدا ہو چکا کیا ہی وہ دفتر تیرا نام اللہ ہو چکا ہی مرض عشق کا شام صبا ہو چکا</p>		<p>کام میرا عشق من دیکھ دلا ہو چکا کیون نہیں لیتا خبر میری تو ای سب پر کرتی تھی قوت و قسم ساتھ میری کلید دیکھ کی حالت میری کسی بون طیب</p>
	<p>تو ہی ہی قائم نیا عشق من کیا ہی بھر محبت من لہر تیرا بہلا ہو چکا</p>	
<p>دل پہ گویا زخم ہی بس خیر و تلوار کا من تو ایک تیرا ہوا ہون طالب ہر کار کا سامنی ہی گیت اور اوپر سے حلقہ ہر کار کا نظر ماؤن ہی میرا دشت کا انوار کا</p>		<p>جب بس من حاشق ہوا ہون بار ہوا دیکھتا میرا طر ف کیون نہیں تو ایص کطرف بہاؤن دلاؤں کی اگر ہر دو کو نہ کہتا ہی مجھ پر شیار ہون جھٹ</p>

ہی طہبان قایم تیری فرقت ہی اویں تاج
دیکھ لی اب حال لگی تو ذرا لاچار کا

اب کسی کرون میں گلا اس انی ضم کا دل لی لیا جھٹ پٹ میرا اوس تو غمی غرقاب گناہ عین میں رہتا ہوں صیا دسی کہتی تھی کوئی بلبل جانور میرے پار گور نہیں تو دیکھ لی ایجان کس مخ میں بیٹھی تو اب ای دل نادان	لکھا ہوا مٹا نہیں میرا لوح و قلم کا کرتی ہی اشارت میان ابرویں خم کا ہی آسرا ہدم مجھ ہی دسکی کرم کا رہتا ہی مجھی غم یہ تیری دام غم کا لکھ لکھی وہ تحقیق میری دیدہ غم کا کچھ غم بھی ہی درپش تھی اپنی الم کا
--	--

قایم تو ہوا عشق میں کامل کیا تک
سب ذکر کرن میں تیرا اور غم و ضم کا

کوچہ عشقین جاو لگا وہ جلجا و لگیا تیرا پمار پڑا ہی تو جزآن کی لے ہستی فانی میں زندہ رہو تو غافل بادشاہ لوگدا اوس کو برابرین سب	دل میرا صفت یہ پہلو سی لعل جاو لگیا دل بجا رہن خاکین رل جاو لگیا سیدار بھی کتا نہیں نات کو مل جاو لگیا جو کہ غافل ہوا اوستی و خلل یاو لگیا
---	---

نہیں رہی کا سدا و کیس کا قایم
جسے خط عت کری رہے ہی جسے حال کا

ایک لحظہ میری پہلو سی ہو یا رحبدا بہراری لی کہا تن سسی بہر تار حیدا
--

کیون تر تر گون اری او طالم	یاداتی هن به حب انکدریان خوشخواری
تیری شرکان کاین گهامل جو به تها	آه بوڑی ای دکامیری بر خار جدر
تیر فرقت کا لکھانا تو آنا تها	کسی کشنی سسی بوہی تو دل انکھ جدر

ایتو فاکم روفاکم کی نو برین جانی	
باغ الفت میں بند کاکل کلر جدر	

دل شایبے لب بیکو سہ جانی ندیا	اوسکی کوچہ سی پہلا ابھی تو اتنی ندیا
دا کوئی ہنن سننا میری اس خطمین	ساغر می کو میری منہ سی گانی ندیا
میں تو فرقت ہی بن جلتا تها شایب	داراب لسی میرا داغ مٹانی ندیا
میں تر تھیا ریا فرقت میں تیری انظار	تخم الفت کا میری دلمین جانی ندیا

کتنی ہن بلیں کشنیں بر ایک جاقام	
باغبان فی ہنسی مٹانی ندیا	

حجرین لکھ بقدر ہوا	غم دلبر گلی کا مار ہوا
کیا ہی جہلو تیرا ای سرور	جسہ عالم سبھی نثار ہوا
تو نے دیکھا نہ گاہ او گلرنگ	تجدید قزبان ہن بار بار ہوا
ہوا طوفان نوح کا سا بیا	رات کو ہن جو آشکبار ہوا
چو تر مت دشت میں مچی تھرا	تیری ہمرہ میں شہ سوار ہوا
یاد میں تیری خاک چھانوں ہوا	ہی اب میرا کار و بار ہوا

عشق میں شیری کیا کہی قائم

چھوڑ سکو شیرا ہی بار ہوا

جانی کسجا یہ یہ ہو دیکھا ہنگامہ
یاد آجاتا ہی جھوٹ نہانا ہو کا
ماتہ پاؤں سی تہہ مہدیکانا ہو کا
بلبلین گاتی میں گلشن میں ترانا ہو کا

اب کئی دن ہی نہیں ہوتا ہی انا ہو کا
مثل مجنونی لٹی پرتی ہی جھکوشت
خون عالم کا کر کیا یہ یقین ہی جھکو
دیوم عالم میں چھی حسن کے اوکی ہر جا

فیس تہا نہ تھا لیلی یہ فدا ای قائم

سب زمانہ ہی میان پر تو دیوانہ ہو کا

آباد سبھی عالم ویرانہ ہو تو کیا
سنانہ ہوا تو کیا دیوانہ ہو تو کیا
انگ غزل دہر پت فرقانہ ہو تو کیا
منزل سی نہیں واقف فرزانہ ہو تو کیا
گر معل ہوا تو کیا دردانہ ہو تو کیا
ہو جام اگر ساغر مینجانہ ہو تو کیا

جب شمع ہو روشن پروانہ ہو تو کیا
می یار کی الفت کی جب نہ پی تو فی
بی یار مزا ہو کب گر چک با بریط ہو
حکمت ہوا کامل اسناد فلاطون
کیہ قدر نہیں اگی اس سرخی لبکی
جزو صل صم ہرگز جھکو نہ یہ خوش آوی

رہی کا نہیں قائم تن زریب ہو باکمل

دوشالہ زریب شادانہ ہو تو کیا

کوہن پلین کا چمن میں مدعا لیا ہو کا

باغبان گلشن سی گر جھکو اوٹھالیا ہو کا

پارو سکو دیکھی کب ناخدا ایجا نیگا	پیر گئی کشتی میری گرداب بحرِ حقین
میری الگی التجا شاہ و گدا ایجا نیگا	تو وہ پیر گیار گزیدہ خلق من شاہین
یہ بیان میری جہانیکو سما ایجا نیگا	ایسی شاہ حسن کا پارو کشتہ بہمن

یہ عرض قائم کی ہی تھی خواب کبرا	
تجہ بغیر از کون میری التجا ایجا نیگا	

ایک ساعت طلب یارنی سوئی ندیا	رات بھر مجھ کو دلا زار نے سوئی ندیا
نرک حشری پھونچی پھار نے سوئی ندیا	خوف کا کل کے سیہ مار نے سوئی ندیا
گرئی شادی و لہار نے سوئی ندیا	آتش عشق شرر بار نے سوئی ندیا
جنش ابرو کی تلوار نے سوئی ندیا	میری جاتی سے ہوا جن بھین بھلین
شیرہ بختی کے مجھی خار نے سوئی ندیا	عیر کو رات لئی بیہا تھا وہ ہیر نام
راٹو آہ شرر بار نے سوئی ندیا	میری دور سی طید ہٹا بسل طرح

دعدہ و صہ قائم من رہا نا بھر	
اس شری بیار کے آواز نے سوئی ندیا	

جنت الفردوس میں بھگت حد ایجا نیگا	مگر میرا نام نہ تو ای پیک صبا ایجا نیگا
ریخ فرقت درد دل ملک نقا ایجا نیگا	ہی یقین اپنی نصیبی مجھی سے دلربا
ورنہ بھگت جن پری کوئی اور ایجا نیگا	مگر سی تو بار نہ جای نازن ہر خدا
سہ ملا اپنی تو سر روز ہر ایجا نیگا	زلف ناگزین نے تیری بکس گئی اکھڑا

جوشن زن ہی اندون طر حکا دیار
 اوس سنم گارنے ہین مارا
 وعدہ کرنے ہو روز آنے سکھا
 حال دل میں سناؤن ککو جا
 سر گری رہتا ہے یہ درد عالم
 میں تو عالم سی ہو گیا روپوش
 وصل گاہے ہوا نہ ہو نصیب

فایم ایک عالم کو یہ طوفان بہا بجا
 بس دلا زار نے ہین مارا
 جیونے اترنے ہین مارا
 بروی بارنے ہین مارا
 اوسکی انکار نے ہین مارا
 حسن دلدار نے ہین مارا
 ہر کے خار نے ہین مارا

غیرا داپہ غیری یہ فایم
 اوسکی لب پیاسے ہین مارا

اوس دل ازار نے ہین مارا
 مژدہ وصل روز دیتا ہے
 حیف اوس ناوک بلاسی آہ
 اس ادا کو کہو نہیں کیا ای بار
 طالب عیر کب ہو گوش ہرا
 نیم بسل چون جیسی دیکھا ہے
 سیر نمشا و قدسی اوسکی فخل
 جان کیوں بند کر کے اب

ہر کے یار نے ہین مارا
 کذب اقرار نے ہین مارا
 اوس سمٹھا رنے ہین مارا
 گنج بر مارنے ہین مارا
 اوسکی گفتا رنے ہین مارا
 جلوہ یار نے ہین مارا
 ہر کے وفا رنے ہین مارا
 زلف کے تار نے ہین مارا

نجمه سی قاسم و دیکه کرکی چن
سفره روزگار نی مارا

<p>کهن گهای جو دل ناسور کا اب ماجرا بی طرح سگر ای اس مجبور کا اب ماجرا ست سنار کز حجبی تو دور کا اب ماجرا لوک هتی من که سی به صور کا اب ماجرا سی فلک پرستی کنرا ح کا اب ماجرا دیکه لی جلد سی بیجور کا اب ماجرا</p>	<p>سج سمنای تم خور کا اب ماجرا کرخی الفت کا مون بهوش ستان حال غاصد لیکیا تو مسکرا و دل ادا را تو جو کینما سون او سکی تم کسی من من خمس من مون واره و نهان چینه کا به هم سی لک کا بهی اکو منم دم</p>
--	--

پی به قالم تیری الفت من پستان
حیف جو جاوی نه لبس منصور کا اب ماجرا

<p>موت کا به میری بهانا پڑا هنس کے بولای سی دیوانا پڑا اب تھی افسوس سمجھانا پڑا بالی من تیری ہی دردانا پڑا میرا تو لبس سی ہی سگنا پڑا او سکی بولی روز غم کھانا پڑا کو نجه من بر او سکی ہی جانا پڑا</p>	<p>عقمن اب سکو مر جانا پڑا در به او سکی سر کو حین کرید یا کینون ری دل کستی تی کینه دشمن تو بالین کینچا دل چار کو اسجکه سی جاو من کسطن یار ایکبار کی کھانا کھایا سات جو نہ بخار حنه لیک به دو دستو</p>
--	---

دقت ہی آخر نہیں نکلی ہمد م	اوسکو بالین پر میری لانا پڑا
دیکھ کر قائم کو اوسنی یون کہا	کسلی اسجاہ مستانا پڑا
<p>بھگو بیرم مینی سچا بنا جو سحر کے جب بین مانگوں ہوں جو محو رستری الفت کا عقد پروین نے منہ کو داب لیا ایک لحظہ ہی بھگو دیکھا تھا اپنی عاشق کو امیری مہ رو</p>	<p>ظلم کا تو نے جولیا بانا مال کتنا ہی تو ہے دیوانا دل میرا بن گیا ہے مہنا نا کان میں تیری دیکھ در دانا ہو رہا جب سی ہوں میں مستانا جلوہ نور پر ہی مبتلا نا</p>
پاس اپنی ملا کی قائم کو	پہر نہ ای بارگاہ بیکانا
<p>ہو گیا اور رنگ دنگ میرا شب سحران میں کاش فرجاؤں اوسکی تصویر مجھ کو دکھلا کے شب سحران میں اشک طوفان میں</p>	<p>اوڑ گیا رنگ جون سنگ میرا دل ہی اس زندگی سنی تنگ میرا کر گیا کون ہوش دنگ میرا کتنی رنج ہی پلنگ میرا</p>
لگ گیا اوسکی دلمیں گھر قائم	لگ گیا نالہ دنگ میرا

لیکھا صبر اور قسار میرا	ایکدم عین وہ گلخندار میرا
اشک آنی چشم کے پارو	ہو گیا بہت آشکار میرا
کیون نہیں صاف دل لگا جاو	چیر پہلو کو اکبیر میرا
بعد مردن یہی ممتا ہے	آوی مدفن پہ مہری یار میرا
کیا کہوں حال تیرا دست خون	کردیا چاک سب شکار میرا
مینی سونیا خد اکو سب بارو	جو کہ دارین عین ہے کار میرا

مثل مجھ کو بھی دیکھ تو قائم
ہو گیا باہمی خار میرا

کہیں جو سامنی مہری وہ گلخندار آیا	تو دیکھ او کو مجھی صبر اور قسار آیا
مین با پایا دہتا او کی ملاشمن دینا	ہزار شکر کہ وہ آج شہ سوار آیا
نقاب رخ پہ تہا پوشیدہ تہا کلو	عجب ہے جھمکو کہ اس طرح آشکار آیا
تو دیکھ نام خدا اپنی راز کو کہد	کہ تیری در پہ پیکر امیدوار آیا
خطا تو بخش دی ایجنہ و امیری انی الفو	کہ آج سامنی تیری گستاہ گار آیا
دماغ عرش معلیٰ پہ کیوں نہ جاوے	جو جلوہ کرنا ہوا شوخ عکسار آیا

تو سہی دوڑای قائم شتاب خد کو

زراہ لطف ایدر کو دہ شہر یار آیا

اوس شوخ ستمگر کیس اجلا دیا	آرام لیکے دل سے کچھ سہلا دیا
----------------------------	------------------------------

ہو شہ ہوا اس میری جاتی رہن بین	و نیا کی ساری کام ہونسی تھیکو چڑ دیا
یہ فصل سے بہاری ای باغبان توئی	بلبل کا باغ کسی کیوں نہیں روٹھا دیا
آیا جو پاس میری تو وہ دیکھ مرچا	ہر نہیں سنس کے منہ کو اپنی ہر او سینے پر اوپا

لما سنن ہنا قام اوس سنن کسی کی سن
اس سنن کو تو نے ناحی دلیر لگا دیا

اوس گہ گیا اسی سب آرام میرا	لیکھا ہوش خوش خرام میرا
اوس کی فرقت نے ہی میں مارا	اوس کو بس ہو چکا ہی کام میرا
نام حق اوس کی تھیکو ملواد و	کہاں بیٹھا ہے دل آرام میرا
اند لوزن میں ستایا وخت نے	کام بخت ہو اسے خام میرا

ساقی می پلا تو قائم کو +
اس طرح جگ میں ہو وی نام میرا

پاس سی اوس گہ گیا جیوت و چانا میرا	اوس سیاعت سی ہوا دیدہ گریان میرا
آتش میں نے دلیر میری یہ کار کیا	کہو لکی دیکھ لوی سب نہ بریاں میرا
اب جنون کی کیا اسطوری اگر غلبہ	لیکھا لوٹ کی وہ ہوش کا سامان میرا
نہ ہوا وصل صدم گاہ میں تھیکو	کب باقی رہا دلیں سی ارمان میرا
تھیکو صحبت سی سحر اوس کی تو منہ پر	ہر زبان باخبران میں وہ بے پناہ میرا
کہہ میری فحش سر کوئی صدم سی کوئی	لیکھ رگزنہ میری یہ دل نادان میرا

	اوسکی دوری سی تو قائم کی فراخ کو دیکھ جاک رہتا ہی شب و روز گریبان میرا	
رنگ بی رنگ ہے یہ رنگ میرا اوسٹہ گیا صاحب فرنگ میرا ہو گیا سر پہ تاج سنگ میرا ہو گیا صاف پاؤں لنگ میرا		اب تو کچھ اور ہی یہ دنگ میرا تیر فرقت کا جب سی دل پہ لگا تیری فرقت میں ابدل سنگین تیری کوچہ میں ایشہ خوبان
	حال دل کسی جاکھوں قائم اوسٹہ دل پہ جو رنگ میرا	
کلام سب یعنی دلا مرغ سحر پر رکھا آشیان بلبل شیدا کا شجر پر رکھا سگری اوسنی دھان تاتہ مکر رکھا جسگری اوسنی قدم باغی پھر رکھا		داغ فرقت کا مری جی جگر رکھا کیون ہوں جو شمعین دل دیکھ کی برن رکھا کیون نہ شیدا ہو کر کچھ روپری دیکھ کیون نہ دیرانہ نظر آوی چمن میں جھکے
	سوئی سوئی جو کہی کھنڈہ ذرا قائم شب تارک میں ایک نور تر رکھا	
گفت افسوس کو ملتا ہی رات رات بہر تاری میں گنتا ہی رات تیرا برو کا یہ کہتا ہی رات		مجھ میں یار میں جلتا ہی رات آرزو وصل میں خواب آتی نہیں رات آفرین خوان ہو میری سیدہ کو

غیر سخی طریکی ده ظالم نوسدا	دل پا رستائا ہی رتا
تیری دوریسی ہمیشہ عاشق	چشم سخی کج رہائا ہی رتا
ایک سخن ہی نہ سنا کونسی کل	لاکھ مین اوسک سستائا ہی رتا
دہان کس طرف ہی قائم تیرا	
وہ تھی نیالی بتائا ہی رتا	
دل سخی آرام تو جاتا ہی رتا	آہ وہ کھو رولا تاتا ہی رتا
قاصدا کیا لکھون خط اوسک مین	نام سخی میری شرماتاتا ہی رتا
خوف ہی کا تو کرا لیا ظالم اب	چتر گمان تیری مین پاتاتا ہی رتا
دلمین آتا ہے گریبان جیرون	لکھ وہ کھو جلاتاتا ہی رتا
عشق توخ کی کیون ای قائم	
کسی غم نہ سدا کساتاتا ہی رتا	
باسک سخی جب گریوی وہ اوسہ ولا زار گیا	لکھ گریہ سب سخی دن ہوش کجا باز گیا
دیکھ سب کس طرح تجھ کو ایک گئی گلا	تیرے شہنشاہ کا بیٹے کوئی باز گیا
غرض کی باز گلا یا پناہ زبان پر جو وہ	سہرے مشعوب کا اس واسطے بردار گیا
مین تو آیا پناہ بیان وصل کا امید تیرا	حیف نا بوس ہو پر تیرا سہ لا جا گیا
تیری ہم سدا داری شوخی جسد سخی	پاس سخی تیری گلیا جب مین جان بڑ گیا
کھانا تار گریبان مین نہ ثابت ثونی	تیری کاموں سخی مین اپرست جنون کر گیا

	<p>حال قائم کا عجب ہے جو کوئی دیکھتا ہی یہی کہتا ہی ہے کہ ایک گاہ یہ بیکار گیا</p>	
<p>دہر خالی نسی میں اب غیب ہی ہوا گیا ساغر می گہا شیشہ گیا اور جام گیا گل گیا غنچہ گیا اور گل اندام گیا سرخ خا ہو گیا دیتا ہوا دشنام گیا</p>		<p>صبر اور ہوش گیا طاقت و زمام گیا ساقیا نونی محبت بکری مہی کا باغبان تیری محبت کا تیرے دیکھا مینی کل دوسہ جو ماگ کھین کوی تیرا</p>
	<p>عشقین تیری صنم دیکھ لی قائم کا طوط یا تو یہ صبح گیا یا نیند دیشام گیا</p>	
<p>سچ بتا سزا گذر باد صابو نر ہوا کون ثابت گناہ مجھ پر بتا کیونکر ہوا تجھ کو اپنی زلیبت کا ظالم فرما کیونکر ہوا روزمرہ کا تیرا آنا قضا کیونکر ہوا خانہ کعبہ میں او کا حج لدا کیونکر ہوا دیکھ تو عاشق تیرا تجھ پر فدا کیونکر ہوا</p>		<p>بلبلو گلشن میں کب و ما جہر کیونکر ہوا غیروں پر لطف و کرم ہونا یا تیرا نام روتی رونی عمری کٹ گئی فرقت کی پیچ اسلی بھر محبت میں بہا یا دل میرا طاق ابرو سی تیری جو کوئی بچکر گیا مت کری اغماز تجھ سے البصم بر چندا</p>
	<p>تم تو کہتی تھی کہ قائم کی کو کوئی نہیں صبر تجھ کو کون میری مائی بہلا کیونکر ہوا</p>	
<p>کیا تیرا ہے تیری دروازے کا</p>	<p>کس ٹکنا نا ہے بے ٹکنا نیکا</p>	

مین جو رو یا تو او نے نہ کیا کہا	نوب ہے سوز او کی گام بیکار
نہ حرم سی نہ دیر سی مطلب	سنگ کا فی ی آستا سینکا
ناگنی زلف کو نہ چسڑ و ن گام	خوف لگتا ہے کاٹ کہا سینکا
مہ حسین ہو فاما ہو ی ساری	طور بگڑا ہے کپ زما سینکا
غشم فرقت کا کر کہ نہ دلیر ذرا	تو تک دی چوڑیہ ستا سینکا

تو نہ قالم کو اب ستا عالم
چوڑیہ دس کر سیکے جا سینکا

بہ دشمن جانی جو ہی جرخ کھن اپنا	ریشامی جہدا اسلی رشک چن اپنا
اوسدن سی عزیز غم اندوہ لاہون	تو فی جو دکھا یا جمی چاہ دقن اپنا
وہ غمچہ و گل دیکھ کے آئینہ اوٹا کی	رخسار کو دیکھی ہی کہہو او دین اپنا
وہان زلف پریشان ہی سیاخوین پر	وہان سرخ ہی چادر بیان خون کفن اپنا
کیونکر نہ چھٹی خار میری دلیں عزیزو	آ آ نہیں جو بات میں وہ کلید اپنا
مجنون ہو بلا شبہ فزون او ہی مجنون	دکھلاؤن اگر او کو میں جنت کا بن اپنا

ہی نام سی قالم تری ہر ایک کو نورت
مشہور جو خلقین دیوانہ بن اپنا

مت خفا ہو میری پیاری میری تقصیر	باؤن میں کس لئی ڈالی ہی بہ زخیر
قدیمت کر چھی میں تو ہوں آفرات	ہر گڑی عشقہ کا باعث محبی بی سرتا

<p>وعدہ ہستی کیا تھا کہ میں ان کو گھایا جسمین راضی ہو دی میں کروں مارا</p>	<p>حیف ہر آنہ تو ای شہر کبیر بنا برتری ملنی کی کجیہ کجیہ دی تدبیر بنا</p>
	<p>چین و آرا گم کیا عقین سب نہ یکبار قائم اس عقین کب رہتی ہی تو قبر بنا</p>
<p>مگر جام عشق معنی بیا پر کس کو کیا میں تو نصیر عشق بنان کا ہوا ای طبیب ناصح اگرچہ لاکھ نصیحت کری ہیں بہل نزار حیف کھستا عقین توئی بس</p>	<p>لفٹ میں گرچہ سر کو دیا پر کس کو کیا چاہی جا گیا نہ جیا پر کس کو کیا سید دل تھا ایک دوسنی لیا پر کس کو کیا ہشکوہی کل کو تر جو کیا پر کس کو کیا</p>
	<p>قائم فی چاک اپنا گریبان کا بھلا دیکھو سنا سنا نہ سیا پر کس کو کیا</p>
<p>اوس شعلہ رونے اب مجھی کیس جلا مجنونہی طرح ہو گیا بد نام عقین قاصد تو جا کی شوخی میرا کہو پیام ارام لگیا ہی تو صبر و قرار سب نات کو تو تاشا دکرای یار جو فا یہ ظلم توئی سیکھا سہی کسجا پہ ایضہ</p>	<p>ایک جام سحر کا غرض اب تو بلا دیا عالم سہی ایکبار کی اسنی چوڑا دیا کسنی ہمارے طرف سہی تلو بکا دیا روتی ہی چشم سہی بیان طوفان بیا دیا کیون دکھو میری زلف میں اپنی سنہا دیا لفٹ کا نام اور نشان سب لادیا</p>
<p>صدی عی عشق کی تھا تو قائم سدا لگ</p>	

بہٹی شہائی در پہ سہ کیون ہم لگا دیا

پورا نہ ایکبار رسید اکھا ہم ہو گیا	کس کس طرح سی آہ من بد نام ہو گیا
جب سی جدا وہ ہمسی دلدار ہم ہو گیا	بہوش و حواس اور گئی یکبار کی مری
جلنا ہمارا صبح کبھی شام ہو گیا	غیر کبھی پاس تو نے جو صحبت کی را
اوس ہوفا کی جو سی نا کام ہو گیا	یہاں تک ہے میری مری دلکو دوستو

قائم سی پہلی بات محبت من بہ ہی جان

زلف صنم کا سکو بہان دامن ہو گیا

پیر کیون نہ ارادہ ہو وی دنیا کی	بستا میری نکلا جو لہو دیدہ تر کا
کچھ بھی نہ برسای رہا شام کو	لی جلد خبراوسکی تو اب الکی میر جان
ہی تھرکی آتش تو یہ ایک شعلہ سقر کا	مست بوخندہ تو حالت کہ تہ خدی ہو گا
جیسی کہ نکلا ہو وی گرد و دیں فر کا	نکلا جو کہیں گہر سی وہ باہر کل حار
ادبیکہ کی کس طور ہے اچال ہر کا	خلطان ہون تیری تحرکی باعث عیشیہ
ملتا نہیں برگزینا اوس موی مکر کا	ڈھونڈ وں اسی طرح کہ ہی سخت یہ مشکل

کس بہ لگا تیر میری دلہی سی قائم

بہر فانی نہیں زخم کبھی بخت جگر کا

ہو گیا حال سی بیجاں میرا	کوئی سننا نہیں یہ حال میرا
اوسکو آغا نہیں خیال میرا	کس صحبت سی کبھی میں یہ دن

دے مٹا زندگی کا حال میرا	بچہ مفلور قتل ہو دی گری
دل کیا حد سی پا نکال میرا	بارماتونی ای پر پوش خوب
کیا بناؤں تجھی کالی میرا	مائیہ زہد عشقین کہو دے
مینی جانا کہ ہے زوال میرا	و کہتا ہے کہی نہ مہری طرف

عشقین زندگی ہو کب تمام
ابو جیسا ہوا محال میرا

میں بے تک سوا کہ اب تو عام ہو گیا	صاحب مہناری عشقین بد نام ہو گیا
کلمہ زبان پہ اشکی دشنام ہو گیا	بیکو ویا ہے آگے او سفتہ کرنی تو
شاید کہ گج یا لب با م ہو گیا	سجد میں سرنگون ہوا ایک شکر
ہی نا سحا تمام میرا کلام ہو گیا	اور نہ پائیں سی مری نہیں کچھ کام ہی
برہو فانی سسی تری اقبام ہو گیا	تہا لکھی کہ غشتہ بختہ تری صفحہ
روشن جہانوں سے میرا نام ہو گیا	الفت کی بھرتی زمین ڈوبا تو اسکی

قاپ کی پاس گاہ نہ ذی نوع جبکہ شیش
از راہ لطف و مہر کھفام ہو گیا

غم دی کی اور یہ سہرا مان کر گیا	دکھلا کی لپ اوجھی جہان کر گیا
بہنا کس لپ لپ لپ ای جان کر گیا	قاصد تو یار سی کہو جا کر گیا
حصا دکن کی بہانہ لڑا کر گیا	میں گریہ جو چہرہ کے یہ گھٹان

آسان عشق ہی ولی فدا دہی محال * جسنی کیا وہ چاک گریبان کر گیا

مضطرب تو اتنا کیوں ہوا نام خدا بتا
قائم رہے تھیں کون پریشان کر گیا

چہرہ بنا کی کیوں مجھی مہوش کر گیا
چہرہ اسی سکتا مجھی قتل الکی کر گیا
سوز و الم فراق وہ بدوش کر گیا
سوا سلی یہ رنج ہم آغوش کر گیا
موج فراق سہی ہوا غرقاب سطرچ
دریای غم کا سر یہ میری خوش کر گیا
یہاں تک غم فراق میں اپنی کی تھی
ساقی شراب بحر کی میں نوش کر گیا

قائم تو بحر عشق میں قائم رہا ہی کون
یہ عشق جان سکی فراموش کر گیا

گلشنین آج کون یہ جلوہ دکھا گیا
نرگس ہی دیکھتی ہی اجڑتی ہی ہر طرف
تختہ گلو کتاب کہ چمن میں کھلا گیا
ہوش و حواس سبکی وہ مہر و گما گیا
شہر مندہ ہو کے غنی و کل منہ چھٹا گیا
نرگوش کبیر حسد وہ دم کو دبا گیا
خجست زدہ پری توئی او جو چرخ
جس کا رنگ اپنی وہ جلوہ دکھا گیا

ابیر بوستان کی قائم تو چلی دیکھ
فراشن بادہو لون سی دہن ہر گیا

شمس و قمر به جلوه رخ جبین خون بوا	ذره شمعاع دلبری او هنوز برون بوا
الف من تیری بوش گایا تا منی پر	تحقیق اندونین تو وار د خون بوا
سرخ می لب یکیا می تیری چربا می	گور کی دلمین چکی سببستی خون بوا
زلف دو تا می یکوئی دام بلای می	محبوس و سمن کیا کهن مرغ درون بوا

قایم می آیدن کها عشق من تیرا	بولا که جان بوجه عاشق تو کیون بوا
------------------------------	-----------------------------------

رات کو چه بین گیا تیری تو محروم بوا	حیف عاشق تیرا کوا سطح من یا بوا
ابو به حال می فروخت کی سبب می تیرا	ضعف به سطح جنش منین قنار دروا
کوی کتا منین احوال میرا اوسی جا	تو می پنجم کویا رسی ای با و صبا
مینی کر غور جو دیکتا تو خدا کی بگویند	حسن من تیری مقابل منین در دروا
جلدی الکی خبر ای بت بی پر میری	نشل بر وانه کی الشمع من تیرا
و ده طی کسطرح ند بیکرون کسی اب	کیا کردن کجه منین بن آتا می امیری

جسجو من تیری پیرا می شیشه قایم	ولی در س منین ملای کجه تیرا
--------------------------------	-----------------------------

کرمی من سکی تا شمس و قمر واه واه	حور بری و ملک جن و بشه واه واه
خامو اکبری ده حلق کار بر واه واه	خوف منین کجه بکده خطر واه واه
من و محمد رسول دلبری او سخته بوا	هو و سکی شافع می روز خنده واه واه

چارون اصحاب بنی جانین رازخی	مین کرون اسپر شمار عمل و گهر وادوا
	<p>بی بی قائم دعاوسی به لکلی صدا نام مبارک رسول نام و مهر وادوا</p>
<p>بخشید چنگوین منده یون بار خدا محتسب کفایت عبت رکتی بهی ستا کوئی احمد که مقابل نه هوا بهی کو خریدار ز لیا تو هوئی یوسف کی مین تو عاشق تنها ولی بهی میرا هوا خلق در جای ولی او کانیای کجبه</p>	<p>و گنه کار یون جمعی نه هوا کار خدا کجبه تنها را تو نهین یونین گنه کار خدا گر هوئی تو بهی و بهی سر خدا بهی بازار محمد کا خریدار خدا بی دعا میری که او شتی بی یونین خدا کون با سکنای ای ذاب اسرار خدا</p>
	<p>به تمنای که قائم کی خدا وقت نزاع منه سی اوسه می لکلی میری یکبار خدا</p>
<p>آه سوزان سی میری چرخ بی جا و گجا غم فرقت کا بهی حس و ذوق جا و گجا کار سی معتبر سی لکلی جا و گجا گر تر اشته بهی سی جو میل جا و گجا</p>	<p>آج به روز یونین وصل کا مل جا و گجا گلایان دینی یون ایمان حیا غم کزو بال مگری هوئی هر وقت سنبه لا کزو کتری کتری بهی جو جا و گجا بهی چرخ برن</p>
	<p>صبر کرد تو قائم که کران خورد فغان نیل سیما نهین خاکمن دل جا و گجا</p>

چونکه دل و سخی محبت من گرفتار نه تنها صبر جانی را ندانسی جاری یکبار ظلم مجبور نه گرای یا رخد اسی در تو مرگ می سیکردون اس حشرت فوس من به وفا جان تی بختگو تو نبوغ عشق مین تو حاضر نه تیری حکم به الله کی هم	پیر مجبی عشق سخی خیمه در دست زلف کار نه تنها حال دل کس سخی کهن کوی تو غمخوار نه تنها کوی دنیا من میان تجا جفا کار نه تنها عین سلیکی کا بختی حال کس یا اظهار نه تنها تجربا دنیا من کوی دوسرا دل زار نه تنها سرتنگ پی مجبی دینی سی پیه انکار نه تنها
---	---

حال کو دیکه سیه کتی من طیب استار فلاکیم اس عشق سی کمالی خیر دار نه تنها	
--	--

عشق کا دلیر جاری پیر اثر پیدا هوا تاب فرقت من جلا سی سفدرین هوا ای سیما جلدی اگر خبر بسلی کی تو سیکرون آفات گذری من میرا غرض تیری لعلت من سگم سیه من حال هوا صندلی رنگ ای گلو دیکه پای منی جسی	ورد و غم آه و فغان شور و سر پیدا هوا جو اثر اب او کا جاکی در جگر پیدا هوا پیه مرض سید بیری دلمن در گرد پیدا هوا جیب سی ه عالم من یار دقت گرد پیدا هوا کسین سکتی من هم کیا کیا ضرر پیدا هوا بیواری و میدم او در درو سر پیدا هوا
---	---

کب تک سو و کجا غفلت من بهلا فایم برادر سکول تو انکو کجا اب رنگ سحر پیدا هوا	
--	--

هم تو مری من بر ایک کوی نه تنها و یکبار بر سکون کس سرتنگ من مرنا و یکبار	
---	--

مثل ریشم دل شہرت ملا ہم سی ولی ایسی یوسف کو کیا قید تیرا دل دیکھو ہنشن دیکھا اگر سارا زمانا تو نے	عقدہ جوا و سمن بڑا وہ نہ کہی وادیکھا عشقین خام تھی مینی زینجا دیکھا میری یوسف کو نہ دیکھا تو بہلا دیکھا
---	---

باغ دنیا میں کوئی گل نہیں رہتا قائم شام جو غنچہ تھا وہ صبح کو کھلتا دیکھا	
--	--

تیری کہنی سنی بی میرٹھا ہی نہ بٹھی گا اسی حیرت نفاشان عالم مرگے گا سد اپر تابی یہ حیرت کہن تدبیر میں کرے ہوا انہیر شکر چینیو لگا ہر روز ہوسن برائیکے دلیں لے بیٹھتے دل مٹا ہے سیما سی زیادہ تروین	نشانہ برہوائی تیرے ٹھانی نہ بٹھی گا خدا کا نقشہ تصویر ٹھانی نہ بٹھی گا بہن کر جتہ ترو برٹھانی نہ بٹھی گا یہ طفل مورتے کی شیر ٹھانی نہ بٹھی گا کوئی او سر بخیر تقدیر ٹھانی نہ بٹھی گا بغیر از وصل گوشہ گھر ٹھانی نہ بٹھی گا
--	---

یہ دل سیما ہے اور کوجانان بارہی قائم بحر از وصل کے اکثر ٹھانی نہ بٹھی گا	
---	--

باغبان مجھ کو جن میں ای صبا لیجا نیگا میں نہ کہتا تھا توں سی بدل خوشی مل یا الہی جو کہ وصل یا ر جلدی و نہیں خون روونگی مری چشمہ فراق باہن	لوگر دم میں تیری بند قبا لیجا نیگا رونی روئی نہ تیرا رنگ حنا لیجا نیگا اشک کا دیا میرا مجھ کو بہا لیجا نیگا جذبہ الفت مجھ حبس او لیجا نیگا
--	---

قاصد احسان مانو نگا تیرا دین چشمتک موی زلف یا کو جو جانا سی تاج	گر رفیقو نہی تو خط میرا چھایا لکھا منتیں کیونکر وہ تیری ای جا لکھا
	ہی یقین قاکم کو تیری ذات سی ای کربا دو جہا عین تو میری شرم و جیا لکھا
نیرنگہ کا تیری سینہ سرگردیا ہی نہیں ثانی تیرا شرف لے غریب شمس و قمر آسمان تیری سبب بنی بیل چنبلی کلاب غبر و شک و عجب	بادشہ حسن کا دلو نظر گردیا حق تعالیٰ تجھی نا زنین رشک مژدیا قابل کس میں تجھی شرف بشر گردیا زلف معجز نے یا رب کو عطر گردیا
	یاد میں اوں تو صلی سرتی قاکم پڑا روئے روتے حشر مون کی دیکھو سحر گردیا
گر صم صم نہ پاس تو دشواری جینا فرقت نے او کی کردیا بیتاب مجھی مجنون کی طرح امتو میں بدنام ہو گیا کشتا ہی راندن مجھی اب او کی یاد میں	دلبر نہ ہوئی رام تو بیزاری جینا ہوتا نہیں ہی صبر سمجھا رہے جینا لسبب نہ ہوئی پاس تو بیکاری جینا اِس وصل کی فراغت میں ادباری جینا
	تک سوچ دلمیں اپنی تو قاکم فراموش گل روند نہ ہوئی پاس تو بدخاری جینا
کہہ دہ لالہ رو آیا تو ہو تا	اور غم دل سی پہلایا تو ہو تا

اگرش نون سس جلیا ہوں مدام	شعلہ ہجر بھیا یا تو ہو تا
صدقہ حسن کے سب لے اچان	داع اس نکلا مٹایا تو ہو تا
حال دل یک صبا نوئی جا	غشہ رو کو سنایا تو ہو تا
سدا رہی کاہن حسن تیرا	بھئی سینہ سس لگایا تو ہو تا
کل جو محفل میں ہوتا غیر دکھوئی	زادہ اتو نے سمجھایا تو ہو تا

بہاگت سے محبت ای قائم

خیالین اگی ہی لایا تو ہو تا

عشق تباں نے مجھ کو تو بدنام کر دیا	سکھارے زندگانی کا اتمام کر دیا
ای ناصحا تو مجھ کو خدائی چہر	اوس شوخ فتدگر نے میرا کام کر دیا
پہوش سکر ہو گیا فی مٹی ہی آج	ساتی فی مبری سامنی جو جام کر دیا
دلنی ہماری نکو کیا حد سس نہ گون	یہاں تک کہ جان جائیگا انجام کر دیا
دشمنی خطاب ہو گیا لوگوں کی دستان	دسوار ایک طرف میرا نام کر دیا
جان تک ہی دی جکا تا تیری عشق میں	پر حیف عشق تو فی میرا جام کر دیا

قائم کو تہہ و کھاک کی مہر و پوش ہو گیا

مضطربت سا مجھ کو ای کشام کر دیا

کہدی جو صبا کل سس پیغام ہمارا	اس کشن دنیا سس ہو اکام ہمارا
بالہ کی طیب و کربہ ہی مرض ہمارا	بڑھ کر دیا محبت فی بس جام ہمارا

کجونه دهن بکونین گو غریبان	جنگ نهولاشته به و کلفام بهار
اب جام محبت کا پلا شوخ نشانی	یعنی کانهین بر کوی بیان نام بهار
عبر کٹی و سکی شت میں یہ قائم آیا نہ کہی بر من دلارام بهار	
جاتا رہا اس دل سی تی دلارام بهار	اب و سکی جدائی نی کیا کام بهار
ہوں یاد من و نرات میں او کی لوقا	یہو خادی تو اب وصل کا پیغام بهار
ہوں منتظر او کا من بہت دوستو دو	اب دیکھی کب آو گیا کلفام بهار
ایک سو کیا پوچھو ہو اس حال کو میر	تمنی نہ کیا گاہ سہرا بجام بهار
قائم تو ذرا غور سکی کھنکھن سچیل جو سہنی کیا نام ی بہ قلام بهار	
ظاہر شدہ لولاک کا گر نور ہوتا	اس خلقت وان کنا مذکور ہوتا
کرتا نہ خدا اگر چہ اگر نور محمد	کچھ کام خدا ہی او سی منظور ہوتا
کرتا نہیں ایس اگر بار و کتبہ	زہار وہ افلاک سہی پرور ہوتا
کہتا نہ انا الحق جو تصور عجز ہوتا	ہر کسلی وہ دار بہ معور ہوتا
چشمی نہ اگر حضرت کو ہی کجا کو قائم تھی آنکھوں میں وہ کوہ طور ہوتا	
صل و سکی رو برو یعنی کیا گوارہ	تو لولا سوتا ہی یوسہ صمد ہوتا

<p>ہمارا لوٹ لیا صاف قافلہ دکھا ہماری پہلو میں جھلکی ہے آباد دکھا بیان میں کسی کرون اپنا معاملہ دکھا</p>	<p>متاع خوشی سگر سنہن رہا باقی شراب کی بین خواہش سنہن رہا خفا کیا ہی رقبہوں فی اندونوں کو</p>
	<p>خوشی یہ دکھ کی نہ غافل مواج تو قائم یہ بیہوش جاو لگا کوئی دہن بلبلا</p>
<p>دل بیکار کو میری نوسنا نا ہی نہ ہتا دیکھ کی بھوکو میان چہا نا ہی نہ ہتا اوسکی کو جہ میں تخی پہلی تو جانا ہی نہ ہتا بہیہ عزیز کے کئی مجھ کو جلا نا ہی نہ ہتا</p>	<p>مخل غریب جانا بھتی جانا ہی نہ ہتا غور کرد لہن سد احسن سنہن رہی کا دل نا شا کو ہر چند میں سمجھا یا تو یہ اتدن پھر تا ہی نوسا تھہ قیہو کی</p>
	<p>ابو قائم رہو فرطانی یہ اپنی قائم اپنی وعدہ کو سن اچان پہلانا نہ ہتا</p>
<p>لو ستمو جلی چوڑ کے آہی وطن اپنا شکلی ہی بڑا سوزش دسی بدن اپنا سوا دیا یاد و شہر میں اوس کی دن اپنا ہو شمع کے اشکوں کی براری لگن اپنا</p>	<p>ہو مرغ چمن بھگو مبارک چمن اپنا کیا سوز محبت ہے کہ مرقد میں ہی پایا اوسنی جو سنا نام محبت میری منہ پر و اپنی جلی کا ہو انغم اسی نید</p>
	<p>اوس ماہ نقا کی ہون جو تحقیق قائم لازم کی کہ ہو نور قمر کسی گھن اپنا</p>

جلوہ افروز میرا ہوا	سببہ ماہ داغدار ہوا
حسن بہتری ابمیری دلدار	خلق و عالم سبھی نثار ہوا
کھڑکھڑ میں بچاؤن دل اپنا	زلف کا بال میری مار ہوا
دورئی مجھ سے بن مرتا ہوں	خستہ جان اور دلنگار ہوا
ساقیا کیا پلائی مٹی تو نے	جھکا بی ڈھب بھی خمار ہوا
کیا ای دست جنوں کہوں بھگو	جو گریبان تار تار ہوا
خوبی بخت کی ہی یہ میری	نگاہ انگار و گمہ قہر ہوا
ماؤ کیا چیز اسکی آگے ہے	لکھ سورج ہی شرمسار ہوا

مل تو اگر شباب قائم سی

باد میں تری بقدر ہوا

جب ہر بام تو السیر و دلبران ہوگا	کب یہ افلاک یہ خوشید عیاں ہوگا
جب میری قہر کا ایدہ ستوسا ہوگا	کہوں نہ گمزدون پہ چچا شور اور نالان ہوگا
جہ جہا کرتی ہی گلشن بن رہی ہوگی	دیکھنی جلوہ خاک شہ خزان ہوگا
کیا الٹی پرتی ہی دشت تو دکھائی تجھ کو	میں کہاں اور وہ کہاں دیکھنی جاں ہوگا

گئی فصل بہاری سر نوع انی قائم

آشیان بیل شید کا کھستان ہوگا

باد میں اوس شوخ اب دل دہوا نہ ہوگا	تیر ترکان غصہ یہ دل نشا نہ ہوگا
------------------------------------	---------------------------------

<p>رشتی دگو میری تو پار کر دی کھنڈا روکی فرقت میں گھبراہٹ میں جڑ توڑ خیر سنی مغلین رہنمائی جو تو ایدہ رہا کیا بیان صیاد الفت لگا کر عین تیری اب توئی شاہ ساز نظر جوڑ اسی اپ سہ تو لکھنا راج جو میرا تہی سی روانا ہو گیا</p>	<p>اسک کے دریا سے میں تو بیٹھا ہو گیا تیرے چہنچہنسی غم کھا بہانا ہو گیا لکھنا میری ایتو جلا نا ہو گیا دام میں ظالم تیری دکھا پنا ہو گیا لکھنا راج جو میرا تہی سی روانا ہو گیا</p>
--	---

بیوفا کی کامن قالم جا کر و کچھ کچھ
 سرکڑی اب تھو کھو دم کا چرانا ہو گیا

<p>گر ماس نہو دلبر بیخا نہ ہوا تو کیا گر عشق ہو یا رو کیا زلیبت مراد کو جو عاشق جانا میں اونچو نہیں طلب اللہ کی جو سو پر چلتا ہی وہی شہر</p>	<p>جو جان سی ہم گزری سمجھنا نہ ہوا تو کیا جو شمع بنو روشن پروانہ نہ ہوا تو کیا جو کعبہ ہو تو کیا تہ نہ ہوا تو کیا ہستانہ ہو تو کیا دیوانہ نہ ہوا تو کیا</p>
---	--

رہی کائنات کوئی دنیا میں سدا قالم
 دیوانہ ہو تو کیا دیوانہ نہ ہوا تو کیا

<p>گوشت زدگی کے تیری جیسی ترانہ ہو گیا چائی ی غم کی گشت و طیر میری نالی یاد میں گنگام کی رونا ہون چو رہا رہا تیرے یوسف ہی زلیخا وار رو سے تیرا</p>	<p>ابن دل شخ گل پر اب دیوانہ ہو گیا چائی باران اب تھی آنسو بہا نہ ہو گیا سک مرورید پر آنسو کا دانہ ہو گیا یوسف میری تیری رنخا جانہ ہو گیا</p>
---	--

<p>سار عالم او طرف ہی روانہ ہو گیا جس کا رہ جانے کو قصہ اور نہ ہو گیا</p>	<p>جاننا میں کہ میں کو چھین تیری کیا پسند ایسا عاشق تیرا نہ تھا جاننے کو</p>
<p>ہم ہی تیرا کیا ہم تو کبھی دیوانہ وار مجنون کی نہ تھی سہی ہند خانہ ہو گیا</p>	
<p>ہمنا میرا ہی اب بھی دشوار ہو گیا میں ہی کب یہ عشق کا ازار ہو گیا معلوم یہ ہوا اوسے انکار ہو گیا تو ہی رہو اگلے سنی ہو بنا ہو گیا</p>	<p>جو رسم مہی او کی دریا جا ہو گیا کتنی بن سب طرب مرا حال نہ ہو گیا قاصد خبر جو ہو گیا اب نہ ہو گیا رہتا ہوں اب میں اب شب و روز ہو گیا</p>
<p>میرا کون سی کی گئی غم نہیں رہا میرا کون سی کی گئی غم نہیں رہا</p>	
<p>گرچہ کھلا ہی تو بس جانکا خزانہ کھلا حیف صدف مرید کھانا ارمان کھلا پاک دامن کے تن کروہ بیان کھلا سیر کر سکو کھانا غنی جو تابان کھلا</p>	<p>میری کوچہ کسی نہ فریاد ہو جان کھلا نہیں جیسا بھری غم میں تیرا ہی کیا جسم پاپا ہی تیری لب کا مزا کھلا لوہا بوجھ میں بلبلو سے غم کھلا</p>
<p>کون نہ تھیں غم تابان یہ ہوا قلم تیری کون نہ تھیں غم تابان یہ ہوا قلم تیری</p>	
<p>اس کے گلو و مانے ہی تو لا باجا ہو گیا</p>	<p>کوچہ ہی پاک تو ہر آغا ہو گیا</p>

<p>سکو اوٹھا کے پاس بٹھا یا قیب کو لی آؤ مجھے تلک کوئی تم میں سے دوستو ہم کو کہی نہ یاد کیا تو نے بھول کر ست توڑ دل تو جان کہ خانہ بھی بچ ست سپر راہ عشقے تو مجھ کو زابہ را</p>	<p>یہ ناز تیرا ہمسی اوٹھا یا بجا بیگا مخملین اوکھی مجھ سے تو بجا یا بجا بیگا ہم کسی طرح تو بھلا یا بجا بیگا ٹوٹا تو زینہار بٹا یا بجا بیگا اوکھی طرف سے دل تو پیرا یا بجا بیگا</p>
---	--

قائم تو خوب سوچ ذرا دلمین اکو اب
قسمت کا جو لکھا ہے ٹٹا یا بجا بیگا

<p>ذرا تو جاسکے کوئی یا رسی ہی کہنا امید اوکھی جو ایسی مجھ کو ہی یا مشغول و عقل و گاہیبا ایباری باب اگرچہ حسن زلیخا کا سب سے مشہور</p>	<p>کہ تیری ہجر میں مروتا ہی اب خبر لینا اوس تیری یہ ہوا مجھ کو اب ستم سہنا شمال تیرے کی تیرا ہی ثبت بن جینا جو دیکھی میری وہ یوسف کو تو پشی سہنا</p>
--	--

اب الکی در پہ تیری ہی تیرا یہ قائم اب
حذا کہی واسطے دیدار تو دیکھا دینا

<p>عاشق سے پری کہہ کا چپا ناہن چہا غیر و کنی جو مخملین تو رہتا ہی نہ روز اقرار نہا آئینا تیری پر نہن آ یا ہر سنی کا نہن حسن لکھو اب کے مانند</p>	<p>غیر و کنی سے صدم آنکھ لڑانا نہن اپنا ایجان پرید لکا جلا نا نہن اپنا وعدہ کو میان اپنی بھلا نا نہن اپنا اسیر دل غمگین کا ستا نا نہن اپنا</p>
--	--

کعبہ خوف خدا کو نہ اتانی یاری

قائم کا تئیں روز رولانا نہیں چاہا

اس عاشق مضطر کو جلا نا نہیں چاہا
کعبہ کا مسلمان کو ڈانا نہیں چاہا
بی وجہ غریبوں کا رولانا نہیں چاہا
ہند کجا کل اندام لگانا نہیں چاہا
اس عاشق مسکین کا کچا نا نہیں چاہا
دل دلم میں کاکل کے پینا نا نہیں چاہا
غیر و نحو صم پاس ٹھانا نہیں چاہا
رجو رکو زیادہ پی دکھانا نہیں چاہا

جانان بھی گھر غریبی جانا نہیں چاہا
کعبہ دل عاشق ہی تو کر سکی عبادت
کر لطف و کرم سی دل نشا دکوشا دن
خون ہو گا ہزار و لکھا تیری سپر پر رو
جانا ہی تو مجلس میں رہتی ہو کئی بحث
سیا و بنام خدا فریاد میری سن
کرتا ہوں نصیحت بھی سہ بہ خدا مان
پیار تیری ہجر میں ہوں اور طیبہ

ہر وقت تیری یاد میں رہتا ہوں قائم

بندہ کو میان دسی بیکار نا نہیں چاہا

دنرات او سکی یاد میں چشم غم رہا
او سکی کعبہ کا تیر میرید لپہ چم رہا
اسیری پر تو یار کا جور اور ستم رہا
ہی حیف یہ کہ کون سی جا پر صم رہا
جو کہیہ کہ میری سینہ پہ درد و الم رہا

او س شوخ کی ملنی کا میری دل لپہ غم رہا
ہونا صحابہ بند سی کعبہ تیری مجھ کو سود
سب زندگی تو گزری او سکی فراخ بین
میں دیکھتا ہوں شام سی ناصح او سکی
دوری سی تیری کیا کہوں جانی تمام رہا

هر نامون دشت و نشت تیری بسجودین	معلوم به بنین که تو کس جایه رم را
---------------------------------	-----------------------------------

قائم تو پنهان است که واسطه بیان	مشغول کام من بود که در کس کم را
---------------------------------	---------------------------------

دست فانی دنیا من نهین کام همارا	فرزدیک نهین جو که ی کلغام همارا
ساقی تو پل جام ششانی محبی اچیا	رهنی کاهنن دهرین اب نام همارا
بیار جون من عشق کای به خطا تو تن	هوتا ی کوئی لحظه من بهان کام همارا
بیه آرزو تنی ای الی محبی آدم	کلب آو کجا اسجابه دلا آرام همارا
یکی نه کی چینه ایی دلا دهرین تونی	فاجحی عوض باقی رسی نام همارا
حب سب تیرا عاشق بودا عشق سکر	ست سب گایکبارگی آرم همارا

قائم نهین رهنی کس داور کسیا	دوان دهرین کس به یگیا انجام همارا
-----------------------------	-----------------------------------

دیده ار که دکهها محبی بهوش کردیا	جون شمع اضطراب من خاموش کردیا
تازه او دایا کی محبی فتنه که نه اب	یکبار دوجان سی رو بهوش کردیا
دکتر کس اپنا وه پوشیده بوگیا	تاب و توان لی گیا بهوش کردیا
خرا دکی غلط محبی ای شیری جهان	کس ار غم سبی تونی تو بهوش کردیا

فزا و کس ی جاری قائم تیری بهلا	یکبار غم تو نهیم آغوش کردیا
--------------------------------	-----------------------------

گلشن بین اگر جای و غنچه دین اینا	گلشن شاخون سی مرغی و دان پرین اینا
لیل جو چادری صبا شور چین	صبا د جو لایا سی سرگر کن اینا
حاصل بود اس عشقین اب نهنگ کویا	جز غار بیا با کنی ندیکه وطن اینا
فرزاد کی مانندین اسجان کو کبودن	کبودی جو میری قتل یشیرین دین اینا

ای بابا صبا تو کویا غم کل سسی	قلم تو سه کز تنهای کور اینا
-------------------------------	-----------------------------

بلبل کوشن بین کید و ما جر کویا نکر هوا	سج تبا تر اگز ر باد صبا کویا نکر هوا
غردن به لطف و کرم بوتار تا تر لعل	کون سنا نابت گنه مجبر تا کویا نکر هوا
رونی رویی میری کشت کی و قشکی سج	نجه کویا نسی زلت کا ظالم مزاکویا نکر هوا
اس کی بحر فیت بین صبا یا دلمیرا	روز دره کاشتر آنا فضا کویا نکر هوا

تم تو کستی تکی که قلم کویا کویا نین	صبرن میری کستی فتنه نا کویا نکر هوا
-------------------------------------	-------------------------------------

حب شوخ فی الکی محبی جلوه دکدا دیا	بیه دلع میری دسی عزیز و عناد یا
آیا جو میر بطرف کووه ماه گلبدین	آنی سی خیم کی ماهون سی نجه کویا نکر هوا
غفلت من نهانرا که اجاند ایستو	باد صبا فی تن کی نجه کویا نکر هوا
رشتا تافوق دور کا صد کبری کراب	پرو تبا کبیر سج من ووهی اوها دیا

قلم آوا تو کسر کرامت یار کا	
-----------------------------	--

+ روتی سی سوئی خبی که بکونش ادا

<p>نه عاجز کی او پرستم کبچئی گا تڑپنا هون فرقت مین تیری پیا رهو میری انگه عین بر وقت بستی گنجه گاهه تیری من زخمی تڑپنا هون ستیری در به الکی پڑای به عاجز یی حسرت اب دلمین رستی یی ردم</p>	<p>جنا جو رایان کم کبچئی گا محبت سی اپنی کرم کبچئی گا مزه نازم بهان سی ردم کبچئی گا میری بیکسی پر رحم کبچئی گا نوازش سی استاد ددم کبچئی گا دل اپنا مری دل سی ضم کبچئی گا</p>
--	---

نه جهور لیکار گز تیری در کو قالم
 جو باور بنو تو قسم کبچئی گا

<p>گند ریگا میری نه غم کبچئی گا گداهون تیری در کاهه سی ایجان غم اگر که خلوتین میری همیشه اگر جان در کاهه روتوی حاضر</p>	<p>مگر آب پیاری ستم کبچئی گا مطالب سی گاهی به ستم کبچئی گا هر ایک طبع ناز و نغم کبچئی گا ولی جو ربه آب کم کبچئی گا</p>
--	---

یه قالم رانم بر غم کاسانی
 خوشی سی ای گاهی نیم کبچئی گا

<p>آج مینی دیکو با کوی را جا سچ کی سکی سچ مین آئین +</p>	<p>سب راجن مین الو کوی را جا سچ مین عالیجا الکی سی بابا</p>
---	--

مگری پرستی میں داکو دھوم مچا ہے	جب کسی کنہا سمجھو ساخا
دو وسر دارل ہنس ہنس ملاؤں	آج کرم کو پڑھ گئیو پھانسا

سدا واکو راج قائم رہیو	
اسن پاس فوجن عسراچا	

مٹھلین دلا غیر کی جانا نہیں چہا	اس عاشق بیدل کا جلا نا نہیں چہا
ہم کبھی تیری غم میں تڑپتی ہوں بڑبڑ	فرقت کا عین درد کھانا نہیں اچہا
گر قتل کیا تو کی کیا خوب ولیکن	براب خیم آبرو کا جلا نا نہیں چہا
آئی سی میری پاس جو کرنی ہو بہانی	پیارے تمہیں ہر وقت بہا نا نہیں چہا

قائم نو سیر کر کے ہوا ابن سے علیحدہ	
دل بولن کی آگ کی کوکھ نا نہیں چہا	

کبھی وہ اس طرف آیا تو سوتا	دل میری دلہی لگا یا تو ہوتا
عشوہ گرتو نے تو لگا ہے مجھ کو	رخ پر نور دکھایا تو ہوتا
ہجر سی تیری پڑا ہوں پچار	شربت وصل پلا یا تو ہوتا
نام چھٹ بیگانہ لیتا تا عمر	دام کا کل میں بنسا یا تو ہوتا
سیکڑوں باتری در پہ گیا	بہی اکیبار بلا یا تو ہوتا
اسی حسرت میں ہمیشہ میں رہا	بسی ایک حرف سنایا تو ہوتا

رات دن یاد کری ہی قائم	
------------------------	--

کبھی باہر سے کسی تو آیا تو ہوتا

دریائی غم کا چشمہ سی باہر نکلا آیا	جو ہوتا ہماری عشق کا جو رنکل آیا
جو رستم سبیری ایک عالم ہوا سنگ	کو واسطے تو گہر سی سنگ رنکل آیا
منہ سی اوٹھا کے پردہ جو آیا وہ منی	جون باہر سی کہی یہ انور رنکل آیا
ہن رجبہ سیری خال وہ کرتی ہن	یہ رنگبو لکھا یعنی کہ شکر رنکل آیا

بس غور کر کے دیکھ لی قلم نر آیا
اب کون بھر عشق سے باہر رنکل آیا

زلف کو کسی تو کر کے پریشان نکلا	منہ تیرا ہر ایک حیر کریمان نکلا
گل لگا کا عین نو سر خرامان نکلا	چرخ سی جیسی کہ خوشید درخشان نکلا
گہر سی باہر جو وہ رشک منہ تابان نکلا	حجر چاہی یوسف شہ کنگان نکلا
جب میری قتل یہ وہ بی سرومان نکلا	حشر برپا ہوا ہر نوح کا طوفان نکلا
دی صد اکلنی کھلتا عین بیہوش نکلا	سیر کر سیکو حین کے شہ شامان نکلا
کہان طاقت سیری تصویر مصور نکلا	دیکھ صورت تیری ائینہ حیران نکلا

عشق عالم میں ہویدا سیر ای قائم
کوئی نہ سیر اظہار نہ ہو نہان نکلا

کان میں سیر جوت جو بالا نکلا	جلوہ حسن جہان سی وہ نہرا نکلا
رخ بر نور یہ زلف دونا ابطالم	یون نمایاں ہے کہ اب ہر مالا نکلا

میں تو کیا تھا کہ جو تحقیق کیا اب مہنی	ایک عالم سے تبرا جانے والا نکلا
کیون نہ قربان فلک ہو تیری قربان	ڈال کے دوش نہ تو جبکہ دوش لا نکلا
نفع آہ سی قایم تیری شرم مردہ	
ہن یوں جو کشت سی کیا گئے نرالا نکلا	
جس وقت گہر سنی سوخ و بار ہر نکل آیا	ایک دہے مہری علم کا کٹ لکھل آیا
مخملین آج اسکی داخل ہوا وہ ماہ	جس طرح غنچہ سی کل احمر نکل آیا
جس وقت مہنہ سی پردہ اوٹھایا جو آواز	کوہ سی سی جون شہ خاور نکل آیا
یہ مرغ دل بچی میرا کنویر کھلا بٹا	صیاد تیری ہر مہنہ سی خنجر لکھل آیا
پوشیدہ لاکھ کر کری قایم تو عشق کو	
مخفی نہ ہو وی او سکا تو جو ہر نکل آیا	
معلوم کچھ نہیں وہاں کیا کچھ گذر گیا	ہر لمحہ ملک پیدا نہیں جو نامہ برگ
مرنے کے میری سنی خبر بولی ناز سے	میں کیا کہہ سکوں جانتی میں کون گزرتا
آرام و صبر و تاب تو ان سے نہیں رہا	کوچہ میں جب کہ کسی میں وقت سحر گیا
اندھیرا گیا میری آنکھوں کی سامنی	اوشہ پاس سے جو میرے وہ شکر گیا
یہ بلبلیوں نے دام میں نہیں کرچا یا شور	صیاد کے بھی پوش اور سی اس در گیا
ناصر نصیحت ابو خدا کے الی نکر	اب غم نہیں رہا میں خوف و خطر گیا
نیابت نہا عشق میں تیری میں دل راج	سیر کو جو ہر اسلمی در دشت برگ گیا

تا فیراں سوسے جلے نہاں ساراں
پرا تو جی جسے سارا دل اور جگر گیا

قائم سدا رنگانہ دنیا میں کوئی بھی
ان کا حال آنا لیدر اور او دگر گیا

اوسکو کچھ حال سنایا تو ہو تا
راشدن غم میرے دل پر ہے اب
تو نے آ اوسکو پہلا یا تو ہو تا
اپنی اس خستہ کوسن القائل
تج ابروسی بجا یا تو ہو تا
بلبلین باغ میں کرتے ہیں شور
حیف صیاد نہ آیا تو ہو تا

قائم اسجا پہ تو کرتا ہی کیا
وہ میں حال اوسکو سمجھایا تو ہو تا

کوچہ میں جب کیسی من وقت سحر گیا
آرام کہو دیا میرا سب اپنے دستو
کیونچہ دفن مجھ کو ہی تشہرہ ضرور
باعث ہے کیا کہ باغ میں بلبلین خوش
کیا رگے میں جا کے دلا دماغہ ڈر گیا
ریخ و غم و فراق میری دہلیں بھر گیا
یہ عشقین عجم کے جہاں ہی گذر گیا
صیاد جو برباع کو تنہا گذر گیا

قائم تو اوسکی عشقین ہاں رہا پیش
چوڑا نہ عمر نہ اوسے آخر کو مر گیا

اوسکی کوچہ میں اگر ہو گئی جانا اپنا
عمر مٹی کری برباد اس حیرت میں
پیر میں ہو دیکھا اب دیکھ لو آنا اپنا
نہ ہوا نہ ہوا وہ رخ تاملان اپنا

<p>سوا او کی نہیں ہو سکا جیسا اپنا اب کسی ڈس کی نہیں ہو سکا جیسا اپنا</p>	<p>حال دل اپنا سناؤن کسی جا کر گیا کیا ہی وہ دن تھی کہ ملتی تھی ہم اور ہم غم</p>
<p>اوس شمع رو کی جذائی کسی اب قائم مثل پروانہ کی بس رہتا ہی جلنا اپنا</p>	
<p>گہڑا بیطر حسی ہے طور میرا کیا ہتکا یا ہے تمنی زور میرا خلیق میں جو چچا، شور میرا کیا لگاڑا ہے تو نے دور میرا</p>	<p>اندون حال کچھ ہے اور میرا تکو خوف خدا نہیں ایجان ارتو مخبون سا ہو گیا بدنام ظلم میرے سر خدا سی ڈر</p>
<p>مرگئی اس میں سیکڑوں قائم لیک ظاہر نہ طور میرا</p>	
<p>اوس کی کوچہ میں پہلا کچھ کو تو جانا ہی یا دسی اپنی پہلا کچھ کو پہلا نا ہی ہتا لی بالی یہ ہمیں روز تیا نا ہی ہتا شکستہ محفلین تمہیں غیر کے جانا ہتا</p>	<p>ایسی پیر کسی اب دگلا کچھ ہتا گر نہ ملتا تو تو بتر تہا و لیکن صاحب گرچہ آنا ہی نہ تھا کچھ بیان کچھ جانی وعدہ وصل تو تھا اچھا کیوں مچی ہے</p>
<p>سو جاکیا ہی تو ہتا ہوا دین قائم درد الفت کما تھی پہلی اہم ہتا نا ہتا</p>	
<p>کوئی تھپ نہ جو فادیک</p>	<p>سہنی لاکھو کچھ آزا دیک</p>

دل تیرا سو جگا لگا دیکھا	میں تیرا تیرا غم میں
مہنی تجھ کو جیسا جیسا دیکھا	بس دیوار غم کے ظالم
قطرہ خون تجھی چکھا دیکھا	خون فرما دمار کرتیشہ
تیرا ہرگز نہیں بتا دیکھا	دشت اور کوہ ڈھونڈ مارا بس
ہر طرح جو راور جیسا دیکھا	معشوق میں تیری مہنی ایجا لے

حال دکھا میں کیا کہوں قائم
مہنی جو شوخ کو خفا دیکھا

کچھ دنوں بن میں رہا کر رہتا ہوں	عمر ہر میں خیال زلف روی جانا میں
بعد مردن میں جو جا کی مانع ہوں	یاد آئیگی مہن بس کوئی جاسی فری
نہرستان سی تلک سنبستان میں	جہنم میں مضمون ہو دل بے تاب
دل میرا سنکر میں بس بے بجا میں	دیکھ کر اس کی طرف کو گویا بتا میں

طرز الفت سیکھ لو اگر کے قائم کی کوئی
میں محنون حتیٰ جو کوئی جانا میں

ہاتون سی اپنی چاک کرمان بھڑایا	دیوانہ سا لکھا مان نظر آیا
مہنوں کی طرح بکھو گیا بان نظر آیا	اب لہی کہہ کر کو میں حضرت جنوں
دیکھا ہے اس میں جسکو چوڑا نظر آیا	مست عشق کی تو آگ میں ترسنا ایدلا
شاید کہ آج خواب میں جانا میں	سوئے ہی کو خواب میں کیوں چونکا میں

الف من قائم اوست خواب کنی آج دیکھ
حال اپنا کہ حواری نشان نظر آیا

مین او کو جو دیکھو پکارا کیا چلا کس ادا اور انداز سی مجھی خواب میں وہ جو آیا نظر کیا دل سی آرام صبر و قرار خفا ہو کہ بولا کہ تم کون ہو یہ جہوت ہمنی اشار کیا	گتہ سی وہ پیر پر کے مارا کیا یہ غنم میری دلیر دو بار کیا تو جان کو میں اپنی شمار کیا میں سر شام و صبح میں مارا کیا میرا آپ لے گیا اجارا کیا پتہ کو وہ اپنی سنوارا کیا
---	--

یہ جب ہمنی قائم نظر کیا
وہ من اوست غنم سی کنار کیا

اس میری عاجز کو تو دلدار دیکھنا آتی ہی دلمین جاگ گردان کا کروں رسوا ہوں تیری عقین آخر کو ابھنم و کما ستا نا خوب بنن اکو جان لے فرقت کا کیا ہوں تجھی انبوج لیا حال سن لی تو مکان کہو لگی گرا لیگانہ بار	دلدار دیکھنا تو ستم کا دیکھنا یہ حال میرا تو سہ بازار دیکھنا منصور کس طرح مجھی پر دلدار دیکھنا رہنی کا حسن یہ بنن دلدار دیکھنا ہی دلمین اب کھٹکتا میری خار دیکھنا لحظہ میں حال میرا تو سہ بازار دیکھنا
---	---

لاچار کر دیا مجھی فرقت فی تیری بار

قائم کی طرف سے دل آزار دیکھنا +

دیکھ کر ہکو سدا دہنہ کو جیتا تائی سا کیون خفا ہوتی ہوا دیکھ کر ہکو صبا بلبلین اور گھٹین کلشن سی راخالی وہ نہ لگا کی بے کبھی اسنے جتنا تو بن	واہ واہ نام خدا خوب جلاتا ہی راہ دل پہ الفت کا تیری حرف جاتا ہی راہ باغین دہوم وہ صبا دجاناتا ہی راہ ہات کو خون من عاشق کی رنگا ناما ہی راہ
--	--

حال دل اپنا میں ایک سناؤں قائم
وہ تو سننا ہی نہیں من تو سناتا ہی راہ

حب سی جدا وہ مجھ ہی میرا ہو گیا غیر دن سی شام صبح جو ملنی لگا صنم ای نا صحا تو مجھ کو نصیحت کر رہی کی یہ حال جا کہو میری اوس یار سی مخملین آج اوسکو نہ لکھا جو مینی آہ تا نہ اوسکی گیسو پر کہن جا کر میرا پڑا	نب سی یہ غم گلی کا میری مار ہو گیا میں اوسکی کج ادائی سی لاچار ہو گیا اوسکی جدا علی سی تو میں بچار ہو گیا رسوا تو اب میں برسرا نہ رہا ہو گیا روز امید مجھ کو شب تار ہو گیا بس ڈسٹیکو میری تودہ ایک تار ہو گیا
--	--

قائم کا عشق خود بخود اید ستو بہلا
آئے سے آنسوؤں کے وہ اظہار ہو گیا

داغ دل پر میری باد صبا کیونکر ہوا میں نلک رو یا فرق باغین گھٹین ہوا	سج کہو یہ مرغ دل سبیل سے کیونکر ہوا اشک کا دانہ میرا جی بہا کیونکر ہوا
--	---

تو تالفت سسی تو بکنی بجی تہانا دل نہاں مدام مرکبی لاکھوں ہزاروں ہو کی افیتین تہا	ہی تعجب دل شیرا او سپرند اکو بکڑ ہوا کو بکنی اب مجہ سسی او سکا حق ادا کو بکڑ ہوا
	تم کتنی تہن جمن من بلبلو ای ہمارے پیر و شاہ حسن قانچم سی خدا کو بکڑ ہوا
عیش سب جانا زنا اور دل دیوانہ ہو گیا کچھ نہ تہا دل پہ غم جب بس تہا اپنی جہنم او بکی فرقت من میرا جاتا مارا صبر و کیا کو بکنی ای غمبوانا تہا سے ماجرا کہا گیا جگر فلک کل راکتو ای بدمعہ کیون نہ جاکر اب یہ دل بکڑی سناں	اوسکی کوچہ کے گدای آستانا ہو گیا شمع کی مانند اب دلکا جلا نا ہو گیا رات دن چشموں سے اب آنسو بہا نا ہو گیا پہلے دل اپنا ہمارا تہو بگنا نا ہو گیا آہ کا شعور میری دل سے رونا ہو گیا ہر طرف سی لعن و نفرین کاٹا نا ہو گیا
	قانچم اوسکی کوچہ سی جا کی کوئی تانہین بار کا کوچہ تھی ہی اب بہانا ہو گیا
وہ خونخو سسکر میرا اب کام کر گیا الفت من اوسکی کچھ نہ ہوا حال کسی من اوسکی جو وختا کا کلارون لوگوں من اب دیوانہ میرا ہو گیا لقب	آرام کہو کے دل میرا نا کام کر گیا حاصل ہوا تو یہ کہ وہ بدنام کر گیا پختہ تھا گرچہ پہلی پہ اب خاتم کر گیا یہ حال میرا ابکہ وہ مکلفام کر گیا
	قانچم کی حیرہ بطراتی کی کچھ خوشی

۱۲
شاید کہ کوئی وصل کا پیغام کر گیا

آہ کا نہ وہ میری دلنی برون جیٹا کیفیت الفت دلدار ہون میں اب نی چھا شیر مڑہ کو تو ان ظالم اپنے کل و غنچہ سپہی شرمیں گے بل بل گرج نہ حسن ہے کیا دیکھنی سے جیکے آہ قتل کرتا ہی سپہو کو ولی ہی طر فہ میں	رنگ نب سی ہوا اس کچھ کچھ کالا اسلمی محبو بلا دی تو می دو سال ولین جتنی میں یہ تحقیق بان بہا کہو لو اس لٹ زک کا نہ گزیرا ہوش کو کہو کہ میں اب بن گیا ایک تہ کہ ایک جان سی ہے تیرا ہی جانی والا
---	--

گنج رنج کس طرح او کا ملی سن ای قیام
اوسنے ایک مار دھونڈا رہی کو بیہ یالا

ای باد صبا ہو چکا سی کام ہمارا آنو نہیں تھمتا ہے مگر کہو یہ لکھم گر کو چہ جانا ہمیں صبا تیرا گذر ہو ساتی نے میری ساتھ کری خوشیت	اوس گلے سے کوئی کہنا یہ پیغام ہمارا ہی جب سی خفا وہ بت کلفام ہمارا لید بنا کس طرح سی تو نام ہمارا اس دروین خالی ہی رکھا جام ہمارا
--	--

اس عشقنی قیام محبی ہا ایک کیا اجار
اب دیکھنی کیا ہو دکھا انجام ہمارا

جو تیری کوچہ سی نکلا چور کر جاتا اس طرح گرمی ہی تیری حسن کی باز کی	بلبل شید اکس طرح دل پہ گل کہتا رہا جو پیش میں دکلا اندر خود بخود کہتا رہا
---	--

یونو جاتی بن نہراون سیر گلشن کجائی حال کیا بونچو ہو میرا بعد مونا نام خدا کیون گپا تھا باغ من اور نہ تو ای طرز طالب دیدار کا تیری را جو مانتاب	کون کا پیر تیری کو چہ سی ہوا لکڑی دل دکھانا میرا اوس ظالم کو کہیں تار جسکی باعث ہو خجل لکے کھسٹا تار اس لمی وہ داغ دلیرانی بس کہتا تار
---	---

منظر اوس شوخا بیہوشی کیا قائم ہوا جہوڑی او کو وہ تیری باتیں سجھاتا	
---	--

تیری وصل کی دیا من غنچہ دین نہ ایدر کا ہوانہ گیا دہوندا جھک جوشت میں تو لکے تیری نہ خنجر آتش باغ نام خدا نہ تنہا میں کل رگہ رگہ کہی آتش عشق پڑو ہون میں فی کس نعل ناگاہ نہ حوالہ نہ نصیب تیری ہر جہت بھی کہیں جاگر ذرا تو ہی سوچ اسکو بہلا کر میں سب ان بچہ جگر	جلاش تجھی سی سارا بدن نہ ایدر کا ہوانہ میں جل اٹھا اوسی بوجہ سار میں نہ ایدر کا ہوانہ میری دلکشا آت گھر احسن نہ ایدر کا ہوانہ کہی فتنہ کی آرزو کا کہن نہ ایدر کا ہوانہ تیری گوہ کر دین کیا جہنم میں ایدر کا ہوانہ تیری جو دجھائی ایجاں میں نہ ایدر کا ہوانہ
--	--

گیا عشق میں بہک یہ قائم کہی میں گاہ جرم میں کہی رنج فزون ہے اور جہنم ایدر کا ہوانہ	
---	--

اوسکی کو چہ سی اگر کوئی لعل جاو کیا عقل اور ہوش کا اب کام نہیں کھیدا مرگئی لاکھوں اسی شہر دارمان تیج	صفت سیکھی دم او کا وہیں مل جاو گیا مثل پرواز کی یہ شمع یہ جل جاو گیا کہ کس طاقت سے وہاں سری سنبھل جاو گیا
--	---

دو گنا غیری کی محفلین خبر تیری مگر
سینہ پہلوسی میرا صاف دل جاو گیا

اوسکی فرقت کی جو تاش اوٹی دل پہ تھا کیم
اب تو نالوں سی میری کو ہی حل جاو گیا

کبھی تو باغ میں آیا تو ہو تا
گلوں کو آ کر شرمایا تو ہوتا
قد شمساد و کھلایا تو ہوتا
بہلا تھری کو ترسایا تو ہوتا
میرا یہ حال اوس کدوسی کہ کر
نورا محفلین بلوایا تو ہوتا
جاری اشکو کی لگی فلک نے
نورا باران کو برسایا تو ہوتا
کذب تم سسی سناو ایم جانان
کبھی مٹہ اپنا دکھلایا تو ہوتا
ری حسرت کہ تیری حسن کا یا ر
کبھی اس راز پر بسایا تو ہوتا

جہکاتا خوشی سی قائم مانا
تو خیر باقیہ میں لایا تو سو مانا

ایک تو میں نہیں غیری کی جانا نہیں اچھا
صاحب عین نظرون سی اگر نا نہیں اچھا
غیر تو بلکے پاس بیٹا نامی تو رداں
جانا نہیں عزیز و کھلا بلا نا نہیں اچھا
ابر سوسی تیری کشتی ہوئی سکھوں کا کیم
قاتل تجھی شمشیر سنا نا نہیں اچھا
زخمی مجھی دیکھ تو کہا تو خنی ہنس کر
باصور یہ مرم کا لگانا نہیں اچھا

اوس نفس سید کو نہ کھاتا تو قائم
پن علم تو کالی کا کھلاتا نہیں اچھا

<p>عشق او کا میری سی خدایا نہیں جاتا اول تو تیری کوچہ میں جا یا نہیں جاتا صورت کو تیری دسی پہلا یا نہیں جاتا بار ب بھی دنیا سے تو اب جلد اوٹھالی چار تپ عشق نے یہاں تک کیا مجھ کو دلیر اکد ہر جاتا رہا جانی ٹھک رہا</p>	<p>کہا ہوا شمت کا مٹا یا نہیں جاتا مر کر کی گئی تھی تو پہر آیا نہیں جاتا اس صفحہ سے یہ نقش مٹا یا نہیں جاتا صد مہ غم ہجر کا اوتھا یا نہیں جاتا حال دل زار اپنا سنا یا نہیں جاتا کہیں او کا بتا دو تو یا یا نہیں جاتا</p>
--	---

<p>تیا نصیحت کو قائم میں رہی دست پاس ایک سی ہی او کو تو لہان جاتا</p>	
--	--

<p>ہو خفا مجھ سے جو وہ شک مڑ بیٹھ گیا کہہ سنا تو لگا اوصاف کہیں نہ تان راہ الفت میں دلا سیکڑوں جا ہی گذر طائر دلو میری مفت میں دکھو صیاد جلوہ حسن عجب ہے تیرا جسکے آگے دل جان میں میری فتنہ نما تجھ میں اب</p>	<p>میں ہوا چار کھڑ کر وہیں سر بیٹھ گیا اکی ایک میری اکی وہ اگر بیٹھ گیا توئی کیا کیا کیا سس سی گذر بیٹھ گیا دام الفت میں بکر کاٹ کی بیٹھ گیا رشک سی بھرند امت میں قمر بیٹھ گیا شعلہ سحران نار سقر بیٹھ گیا</p>
---	---

<p>یک ایک شبنم جو وہ ماہ میری گرا آیا کہہ قائم تیری آہوں کا اثر بیٹھ گیا</p>	
---	--

<p>ہمنی جانا سخی تین دلبر جانان جاتا تمہنی جانا سمن بد خولہ بیگنا جاتا</p>	
---	--

<p>کسی کو چہ من لو کر تہا ہی آتا جانا قبضہ تنخسی ہر ناتہ اوٹھانا جانا اپنی بسمل کا سفر دیکھ جانا جانا باش کل سی تو افضل ہے سہرانا جانا ناتہ ہر جم ذرا تو ہی لگانا جانا</p>	<p>نفل خوشید کی کیون قدر ٹھانی دلا ناتہ پاؤں تیری بسمل کے جو ہر من مضطرب مت ہو میں ہوں دجر کشتہ تیری قدموں کی خدمت کو کھاتہ ہے کچھ تو حسرت ہی جو بہاری جہازہ اوٹھانا</p>
--	--

آج کل کے تیری عاشق تو مزلوٹ گئی
 حیف قالم رہا محروم ہر آنا جانا

<p>حامل عرش ہر ایک شوق سی بسمل ہو گا سیکے ہر ایک مان پنجو دو بیدل ہو گا جلوہ گر سامنی او سکے جو تیرا مل ہو گا رونق افروز تو جہن میری محفل ہو گا جسکڑی آن کے اس زار کا قاتل ہو گا کون سچی میری پیار ہی تیرا مال ہو گا</p>	<p>بام بر جلوہ ناگرہ کامل ہو گا قالمہ مت کینج دلا زور سی ہر چیز بن رخ پر نور کو دیک کی کہ جب جاویں شک نہیں اس میں کہ جو جان قربان ہو گا شکر اوس دم میں تھا لوگ کاکہ تو خوش ہے دلیرا ناتہ میں فی ظلم نکرا اب اگلے</p>
---	---

قالم اس عشق تھی راور سمجھ توتیہ بات
 سہل اتوی ہر اخر میں بیہ شکل ہو گا

<p>جان طبعیہ ہے جد اسینہ ہی چکا جدا جلوہ یار جدا حسن کا با زار جدا</p>	<p>اب ہوا عشق جدا او سکا رو کا جدا مایہ ہوشن سچی اوس ہے میرا کیو کر اب</p>
---	---

موت کا انی لگا دیمدم ایو سنا م راو ایہ نزل مقصود شہر دکتہ تہی دل مضطربہ اثر زہر کا اونچی بیٹھا گم دیا یار تہی ملکر کے بن پار چار اب ستانی لگی اسد لگو میری یہ دم ایسی آفت سی کچی کیونکہ میرا دل	فرقت بار چہا سحر کا آزار چہا روز تیرہ ہے چہا اور شب تار چہا حجہ شکن ہے چہا حلقہ سیہ مار چہا دلق ولبیح چہا ارشتہ زہار چہا گردش جس چہا جہاد و کادوار چہا نغمہ ر وود چہا جنگ کا آنا چہا
--	---

راہ سی سخت بند لوسیم چلنا قائم
دشت ادبار چہا اسکر وین ٹا چہا

نہ صبح دایر کے خبر لا ٹڑ پتی نبض ہے پمار کبی طرح مراق زندگے تو کہو دیاب نشہ جاتا را انکھونسی میرے	خوشی کا کچھ میری دلیر اثر لا سیج نام خدا تشرف ایہر لا قتل کرنیکو ایطالم تبر لا اری ساقی تو جلدی قلعہ ہر لا
--	---

ہین قائم بن اپنے شکر طاقت
تلطف اسہ ای شوق القمر لا

کیا شاہ تیری دیوانی کا سے حرم سنجی دیر می طلب ہن جو روبا تو اوئے نہی	کب ہگانا ہے بی ہگانیکا سنگ کافی ہی رستا نیکا خوب ہے سوزا ویکے کا نیکا
--	---

ناکمی زلفت کو نہ چہرہ دلا
خوف گستاہی کاٹ کہا نیچا

تو نہ قائم کہ سب تناظرِ لم

چوڑ ڈھب کر سکی جا نیچا

عشقِ تیری ایشا نہ ہوا
اپنی بیگانہ سہی بیکانہ ہوا
من فقط کچھ نہیں فریقہ ہوں
حسن پہ تیری سب زمانہ ہوا
ظلم سہی تیری ای جفا آرا
یک سگانہ سہی بی سگانہ ہوا
میری آوار گے کو دیکھ کے بس
فتیس کا بن میں جا کی خانہ ہوا
ایک دن مینی ماگنا جو بوسہ
منکے بولا کہ جل دیوانہ ہوا
تجسسِ الفت جو کی صنم مینے
موت کا میری بیہ بہانہ ہوا
چوڑ تنہا مجھی سن ایٹا لم
ساتھ غیرو پہنچی تو روانہ ہوا
غم فرقت لگا دیا کب
رات و دن جو کہ غم کا گمانہ ہوا

دار دنیا کو کیا کہی قائم

حسن کا تیری پہ معانہ ہوا

ہی دشمن جانی جو یہ چرخِ کمن اپنا
رتنا ہی جدا اسلٹی رشک چمن اپنا
وہ غنچہ گل دیکھ آئینہ اوہٹا کے
خشا کو دیکھی ہے کبھی اور دین اپنا
اوس دن سی عزیز غم اندوہ بلا سون
تو نے جو دکھایا مجھی جاہِ دقن اپنا
وہاں زلف پریشان ہے بہاں نہیں
وہاں سر نہ جا دیہاں خوبی کفن اپنا

ہر ایک کو قائم ہے تیری نام نہی نعت

مشہور ہے خلق میں دیوانہ بن اپنا

سخت و ناز سی دہشتاں کا لانا ہوتا

اوسکی کوچہ میں تیرا جبکہ کھانا ہوتا

کبھی آیا ہنن جو غم کو پہلانا ہوتا

تیری جنون کا اگر دشت میں بنانا ہوتا

اگر اوس شوخ کی کوچہ میں نہرانا ہوتا

بائی زنجیر اکب کو نہ خوشی ہوتا

رات دن یا دمن اوسکی جو گدہ جاتی

خدا آہ سی جنگل میں تو لگتی آتش

چاک کرتا تیری کوچہ میں جو دامن قائم

ہر تو مشکل سی تھی اوسکو اوٹھانا ہوتا

فرقت کا غم جو دلہ بڑی اٹھا دیا

رو ہی رہے اوسکو طوفان بہا دیا

وینا کی ساری کاموں سے محکم ہو دیا

جسے تمام خلق کو منور ہو دیا

مانند شمع کی تیری غم نے جلا دیا

الف کا نام تو نے تو سارا لگا دیا

یہ ظلم کچھ کہنے نیاری کہا دیا

کل رات تیری یا دمن ایجا من پہلا

بس کب تیری پاؤں سن امیر کی جیب

مجھ بھی طرح ہو گیا من زلزلہ اور خف

اکی تو میرا حال ڈرا دیکھ کلیدن

خوف خدا ہنن تھی اور دھڑکنا

قائم حمن میں کون بوقت محکب

ہر ایک غم گل کا صبا کی کہل دیا

در و افق کا سر پہنسی دیا

مرضیہ وہ ہے کہ حکما کو کسی کمتر نہوا

<p> گر من بر شخص کزنی ہو کر دم العیاب حق توائی چہی خوشی سے دولت حسن کہ موزان سی میری سیکڑوں گہر جلتی دہائی قسمت کہ وہ دکان کائنات کی لاون سیکڑوں ہارسم ہر نیکی سنی کہائی شمس و مریخ دہی لیتی ہیں سہی مجھے علم کئی کاوس و فریدون پکندہ دارا </p>	<p> پر گندہ را کچا میری کہی در پرتو کہ کشتان پی تری کاشانی ہر پرتو پرتی و لہن انز کیہ پی سکر ہنو خضر ہی خوش گھر چین میرا ہر ہنو پیرہہ فرس کہ اوکو کہی باور ہنو عشق شگفتہ میں کوی میری برابر ہنو زمین سے کون کہ وہ ایک چاکر ہنو </p>
---	---

قتل کرنے ہو جو قاتل کو خطا کیا دیکھی

وہ تو سچا رہے کہ آپ سی باہر ہنو

<p> کس سی اوزار نہا در نیکی ارمان جام جم کیہی بلاخت سلیمان میں جو مرجا و گناہ پر ہو دیکھا نقصان جان دینی میں سی صرفہ دل نادان تو ہنو پاس تو ہری فرو مر جان بہار دلا گریبان تو دلوان تجھ اکل برین ہنو دی تو گلستان و اچکا ہی سہ خزانہ تابان </p>	<p> ہو پکڑو تھہر کہ وہ آستہ مہمان جو گدگوچہ دلا میں آگے لون کی ناز بردار میں جمستہ ملیکا تھہو اب معنوت جدا ہو گیا سے تو ہر بن تری خاک سی سب دولت دنیا ملک فرقت یار میں ایدیت جنون کیا خارا آئی میں نظرن تری گھما چہن ماہ پوشیدہ ہو پردہ گردون میں آج </p>
--	--

جنکو ہی خواہش لب منی اونچی قائم
 مٹی گل رنگی کی لعل خندان کما

<p>فکر تیرا مجھ کو ہے صبح و صبا مین نہیں کر سکا کچھ جون و جبر جبہ رہتی ہیں ٹری شاہ و گدا حیف پر ملتا نہیں تیرا پتا اور اونہو کو خوشی ہے تیری ضیا ست رو اور کہ مجھ پہ اب عیرو جفا ایک شاعرین ہے دل میرا چلا اوسکی آگلی مال ہے کیا دوسرا اس طرف کو دیکھ لے تو ایک ذرا سامنی کی کی کروں تیرا گلا</p>	<p>باس آ میری ثواب نام خدا قتل کر یا خستہ کر یا چوڑی ہی عجب دیر ای عدم میرے جستجو میں تیری پرتا ہوں مدام مہر و مہ آگے من تیری سرنگون مین تیرا عاشق ہوں مل مجھشتاب کیا ہی ہے یہ جنبش ترکان تیری ایک تیری خواہش دیدار ہے مین کھڑا ہوں کب سی تیری دریا جان تیری راتوں سی فلک نالان رانا</p>
--	---

جانکر قائم کو اپنا خدے

باس سی کو بخراشی خدا

<p>رہو گرگ سی کرتا ہی تو مجھ گریبا لگا میری داغ جگر سی سہاں ایسا عالم حرا ہوں کو بخراشی یہ سرمہ دینہ مرغان کھینکا</p>	<p>جنون کی دو مین خوشی ہو یا مالکا شمع مرقد پہ ہو وی گزہ ہو وی کھینکا کسی گل و کامین ہوں خاک کا نقش بارو</p>
---	--

کمر بے جو دیکھا صدمہ اوس قاتل جانکو	تو جی سی پیدسا کا نیبی ہی قاتل نہی
تیری الفیہ و شفقت عمارت کیا کیا ظفر	سہر اکینٹ نب کردیا کبر و تسلط
میری سینہ لوٹی میں نزار اے ماری	کوئی جو دگر کرتا ہی کہو اوس زلف بیجا تھا

اگر تری ضبط کردون چشم شک بار کو قائم
ہیں کتنی ہی دریا او مٹا دوں نام طوفان کا

اب روئے یار نے ہمیں مارا	شع خدا رنے ہمیں مارا
اے یہ ایک بل نہیں تھمتے	حشمت خو بنار نے ہمیں مارا
ہم تو مرتے نہیں قیامت تک	اوس سمٹکار نے ہمیں مارا
رات بھوڑی رسی خدا فدا	اوسکی اکٹار نے ہمیں مارا
عشقین حیف اب کہوں کیا میں	حجر کے خار نے ہمیں مارا
کیا ہی مڑگان سہ زبر قاتل ہیں	خبر ابدار نے ہمیں مارا

حاکم کرتا ہی جھوٹی وہ اقرار
اوسکی اقرار نے ہمیں مارا

ہماؤں حشمت یار نے مارا	بزرگ مردم شکار نے مارا
بے خبر حال نسی میرے ہو کر	اوس تغافل نے شعار مارا
مجھی ششم غل غل میت دو	ختم کلفندار نے مارا
بعد مردن کھلی رہیں انگلیں	شوق دیدار یار نے مارا

نور کر کے شکر قلام کا
اس دل مغر نے مارا

شہ دیدار کن کس سانی مخمور کا
موز دل میخا بھر کر نامغز استخوان
آبہ پڑھائیں آتے ہمیں جالی حباب
کیون نہ زلزلہ ہو تیری ٹھکڑیں
جو گرا آئیں ہر ایک غم شہ ہوا انکو رکھا
میری مہد میں ہی جلوہ شمعہ کافور کا
سما یہ بھر جاوی اگر سری تن لکھو رکھا
تمہی ہی آئی ہی ہمارے کھانکے سید و رکھا

بارہ لخت جگر مژگان میں قائم کیا
دار گرد یا معلوق ہی سہ منصور کا

پیر جنوں پیش رہا ہوا اپنا
جان بک ہی تیرے حوالہ کی
لب جہت چٹائی دانو نہ
میں کھنٹی میں جب ہوا جوگی
خاک آئینہ خاک ساری سہی
کسی مشہور رشت وشت میں
لیکے دو نو عصائی شاخ نقیب
جب سہی کے اختیار لی وطنی
چاک پیر سیر میں ہوا اپنا
پر نہ تو جان میں ہوا اپنا
اشک درِ عدن ہوا اپنا
اگلی چیلار میں ہوا اپنا
سہ سہی پانک بدن ہوا اپنا
دگر دیوانہ پن ہوا اپنا
بن کے اگلی ہرن ہوا اپنا
دشت غربت وطن ہوا اپنا

موج زن جیتتی ہو قلام

درج گوهر دین اس

او سکی کو چہ من جا کے مان کیا	مٹ گیا مفت دل یہاں کیا
او سکی جنون فی نگر گمان کیا	لی لیا دلو مفت من بہات
اب یہ لیتی ہوا امتحان کیا	من تو دل سے دی چکا صاحب
کر دیا دم من نالوان کیا	او سکی تنخ ٹکھاہ قاتل نے

دیکھ لی حب زمر دی رنگت
بیرتہ قائم نہ سلا فغان کیا

مٹل غول سا بانو من رہر سمجھا	دشمن جان تھا جو اپنا اوس رہر سمجھا
ہر گ برگ گل ترکو من خنجر سمجھا	فرش گل پر ہی نہ نیند آئی مجھ بن خیر
جعد شہر گنگ کو دنیا لہ اختر سمجھا	پشت پر دیکھ چکنا ہوا غوب زری
عطرہ دیدہ نمناک گو رہر سمجھا	او سکی یاد در دند انجن جو رو یا ہر

طیش کش فرقت من من قائم درت
برین لخت دل ہر روز کو اختر سمجھا

بہر گنا دیکھ کی منہ چاند کا اور تارو لکھا	حیرت افزای حسن اینہ خرا و لکھا
طاہر فکر بہت اور ناہی منجوار و لکھا	دور کی جھکو جھانی لگا یہ نہ عشق
کم سنہن بال ہا سسی تری دیوار و لکھا	سلطنت کیا ہن کروں لیک کی کس جھیکو
دیرت پانی او جھلتا را فوار و لکھا	رات رو رو یہ انکھوتی ہائی نالہ

<p>خدا و حال از حق واجب نیاید تمام رشتند رخ نسیم چون این چو چرخ عاقل ملک عدم کو تیری پنا و نکلا</p>	<p>خدا و حال از حق واجب نیاید تمام رشتند رخ نسیم چون این چو چرخ عاقل ملک عدم کو تیری پنا و نکلا</p>
<p>سنگی بر قوت تیری ناله قائم سنگین خون بولیت جگر سیر کیا کس و نکلا</p>	<p>سنگی بر قوت تیری ناله قائم سنگین خون بولیت جگر سیر کیا کس و نکلا</p>
<p>چاک تیری بر یک گل کار سیاه و نکلا سنگ مرمر کو بر اعلیٰ بخشان و نکلا ایک آب و مگر شهر خوشان و نکلا از ما خوب تجوی دیدہ گریان و نکلا</p>	<p>چاک تیری بر یک گل کار سیاه و نکلا سنگ مرمر کو بر اعلیٰ بخشان و نکلا ایک آب و مگر شهر خوشان و نکلا از ما خوب تجوی دیدہ گریان و نکلا</p>
<p>استخوانی تو کوئی قائم که نه کیا یا بس و نکلا تجمل کو بی معنی سنگ کو چه جانان و نکلا</p>	<p>استخوانی تو کوئی قائم که نه کیا یا بس و نکلا تجمل کو بی معنی سنگ کو چه جانان و نکلا</p>
<p>گو کیا من بی اسی رنج و دمن من و نکلا مرا بر تو زمین پر نه زمین من و نکلا مرا بر تو گلستان من نه بن من و نکلا گو کیا سو که که بر خجل چمن من و نکلا رنی بای سخنوی صحن چمن من و نکلا صاف کرد و بن این چمن من و نکلا منی چند لیا اینی دمن من و نکلا</p>	<p>گو کیا من بی اسی رنج و دمن من و نکلا مرا بر تو زمین پر نه زمین من و نکلا مرا بر تو گلستان من نه بن من و نکلا گو کیا سو که که بر خجل چمن من و نکلا رنی بای سخنوی صحن چمن من و نکلا صاف کرد و بن این چمن من و نکلا منی چند لیا اینی دمن من و نکلا</p>

<p>میں آفاق میں مشہور کیا نکلی کو تیر رستم کی تو لگتی تھی زار و تھن شہ قرعہ بے تلک مٹی جو دھونڈی تھی سخن عشقین انا ہوں کہ گر تیر لکے</p>	<p>لما مور اکی ہوا ملک سخن میں تنکا کار پر کرتی تھی بون جیسی بدین تنکا انگلیاں ہی میرا کھر سخن میں تنکا تونہ جاؤ کہ جو تہا مری بدین تنکا</p>
---	---

<p>اے تو انی سی سیکہ خوش ہوں قائم لاش جاتی ہی جلی جسم کفن میں تنکا</p>	
---	--

<p>بے خورشید لقا یاد آیا ہر خم زلف دو تار یاد آیا رشتہ جبرہ نے جب کیا پڑا خود بخود چمک پڑا سوتی میں زخم کے ٹوٹ گئی سب ٹانگی انی ہونو کھو جیا یا حدم کھل گیا صفیہ تغیر کا حال آج میرے کوئی بیان میں ہم جیا</p>	<p>منظر نور خدا یاد آیا ہر وی دایم بلا یاد آیا طائر رنگ حنا یاد آیا دل کو کیا جانے کہ کیا یاد آیا جب کہ خنجر کا مزا یاد آیا بوسے کا مزا یاد آیا اوسکی خط کا جو لکھا یاد آیا ایسے وی کہ خدا یاد آیا</p>
--	---

<p>شیرہ بختی سیتی قائم ہے سایہ بال کا یاد آیا</p>	
--	--

<p>باد میں لہر کی بے خواب پریشان دیکھا مقتل عشقین دیکھا جیسی سچا دیکھا</p>	
---	--

<p>خائیدہ تجھ سی میری گردن میں چشم نے میری عجب طرح کا طوفان آپ نے حضرت دل عشق کا سا دیکھا</p>	<p>وہ رہا کہ جو کہ کیا رو تو فی کافی شب حر کی مین صبح تنک و درو کی چشم سی شک و ان سینہ سی آہ و زنا</p>
---	--

گاہ ہزار بر زمین گاہ تہا برا و فلک
تو سن مگر کو قائم تیری جولان دیکھا

<p>عبر میں کبھی حیران ہوا تھا سو ہوا دل میرا اب پریشان ہوا تھا سو ہوا میرے کبھی چاک گر پان ہوا تھا سو ہوا میرے کباب دل بریان ہوا تھا سو ہوا پار دکی سر مرگمان ہوا تھا سو ہوا دکھو اب کبھی زندہ ہوا تھا سو ہوا</p>	<p>اوسکی کوچہ میں شیان ہوا تھا سو ہوا شب ظلمات میں کامل کی پریشانی سی عشقین تیری صنم دست جون سی میرا عشقی شعلہ کی بڑکی جو جگر میں آتش سرخ ابرو کی اشاروں سی بونہل جگر دام زلفون سی کسی دہب سی نکلتا ہین</p>
---	---

عشق نے لاکھوں ہی دہو دی خاکم مجھ کو

کبھی مین اس طرح نکلان ہوا تھا سو ہوا

<p>جاتا ہی تصور کہیں اوسن جہن کا منہ کہول دیا شکیو جو اوس مہرقا کچھ کم ہی نہیں کوئی صنم ملک عدم سی اوساطے لمبی مین میری جبر سی کالی</p>	<p>مٹائی مٹائی کسی نقش کن کا سرخ زرد خجالت سی ہوا ماہ مین کا جو جاتا ہی ہوتا ہی جو نقش و مین کا کشتہ ہون مین مار خم زلف بت جین کا</p>
---	---

عاشق جو ہوا اوسپہ کیا اوسنی اوسنی	دین کیا بگڑا ہی جھاکر ش کے دین کا
کیا جلوہ رخ سی ترا ایماہ جہانناپ	دم اوسپہ قربان ہر ایک اہل زمین کا

اسن از کو ایک ہی شلای کہی قائم	غم دلمین نہان رکستی ہن ایک ردشمن کا
--------------------------------	-------------------------------------

گشتہ تیراجب ہو گیا پیوند زمین کا	اسن غشی جگر چاک ہو چرخ زمین کا
تربت من میری منہ سی لوٹنا نہ کفن	غم دلمین نہان رکستی ہن ایک ردشمن کا
پوشیدہ پتہ تارین کرنا ہن مدفن	غم دلمین نہان رکستی ہن ایک ردشمن کا
منجھی ہی میری لالہ غلط سینہ میں اکلہ	غم دلمین نہان رکستی ہن ایک ردشمن کا
سینہ کو مری جبر کہ تو دیکھ لی جراح	غم دلمین نہان رکستی ہن ایک ردشمن کا
منظور اسو اسطے ہے گشتہ صحرا	غم دلمین نہان رکستی ہن ایک ردشمن کا

جلتای جگر سینہ سوزان من قائم	غم دلمین نہان رکستی ہن ایک ردشمن کا
------------------------------	-------------------------------------

دعواتنا جنہن صفت یہاں عرش برین کا	ہر کدہ نہ نشان پایا مکان کا نہ کمن کا
بہ طفل شک کہ تندی کہن افشا	غم دلمین نہان رکستی ہن ایک ردشمن کا
رہی ہن بڑی منہ کو لپٹی کئی دن سی	غم دلمین نہان رکستی ہن ایک ردشمن کا
در پردہ سلگی سے میری سینہ میں نش	غم دلمین نہان رکستی ہن ایک ردشمن کا
سطرب ہنن کیہ جنگ سی اعطی خورش	غم دلمین نہان رکستی ہن ایک ردشمن کا

<p>کسٹو خوشی آوی نظر کجکوی عدم نغم دلین نہان برکتی ہن ایک بدہن</p>	
<p>کعبہ سی عرض کام نہ بخانہ سی قائم رکبا ہن اس عشق نے دنیا کا نہ دین</p>	
<p>جو شرر لسی اوٹھا شعلہ ہے نخل طور کا خاک مدفن کے میری سر پہ چٹم چٹم کیون نہ ہڈی سی میری شانہ ہوا دفن جو کا موج مدفن کی جگہ ٹکڑا ہوا ایک بلور کا</p>	<p>محو نظارہ ہون کس کی رخ پر نور کا ہی عیان نور تجلی انہی سوز آہ سے مارو الا ایک پر کی ٹکا کل پر خم فی آہ مستہ ساق بلورین صنم ہون ہمیشہ</p>
<p>کیون نہ قائم ہو تیری نخلین اگر بت رست شمس ہی آتی سی بیان بیکا لکا سپند و گدا</p>	
<p>یا رب جام خوش نہیں آتا اور کچھ کام خوش نہیں آتا لنگ اور نام خوش نہیں آتا واٹھ و دام خوش نہیں آتا</p>	<p>عیش و آرام خوش نہیں آتا ای سمکار حبہ جفا محبت کو تیری وحشی کو ای پری سپر دروہ و حال و زلف مشکین کے</p>
<p>تیری آغاز عشق کا قائم نظر انجام خوش نہیں آتا</p>	
<p>جستی دیکھا وہ ہوا اوکا خریدار حیدر جان قالب سی میری گوی کیا بچہ دار</p>	<p>جس سی اوٹھنی بیکی سی یہ فیاض جس گہری اوٹھنی کیا اور پی خدا کو خم</p>

دل رنجو رنجو چشم تن پر مایل کیا غضب ہے کہ مزا انکا دشمن لوشن سچ بتا ہاتھ میں کیا آیا تیری ای صبا بیان ملک بادہ سارون ملکین اسکی	دیکھ ہو جائی ہی جا رہی حیدر اور ہو خاک پہ غلطان یہ گنہ گار حیدر ہو گئی باغی جو بیل غمخوار حیدر کبھی ہوتا سنن دامن سی سیری خار حیدر
--	---

ماگنی قایم سی دعا عشق میں اوس جانگزی
انجیل کیجئے محبت اوس سی زہنا حیدر

اب جو میخانہ میں ساتی میرا دلبر ہوتا چین دیا ہی نہیں مجھ کو یہ ظالم ایک بل گرنہ پروانہ تیری ہاتھ سی جلتا ایشمع آہ ہوتا دل مٹا ب کا ارمان پورا گر دیکھا تارخ موزور کا جلوہ اپنا دیکھ لیتا جو ذوقن کا تیری یوسف نشا	پرتو دنیا میں نہ کوئی میرا ہمسر ہوتا جائی دل کاش میری سنینہ میں ستر ہوتا قطع گلبرگی کا ہیکو تیرا سر ہوتا اوس سنگر کے اگر ناتھ میں خنجر ہوتا بس خدا دل سے میرے جان کل اجر ہوتا ساحل حسن کا تجھ سے وہ ایدلبر ہوتا
--	--

یہ ہو گیا چین سی دنیا میں گذرتی قایم
آج برہن جو ہماری دستگیر ہوتا

منع خدا رکھو جو وقت علم مٹنی کیا کھجیہ دگو ڈوبو با میری فرس فرس کسی کم خست فی بکما ہاتھیں کشا سجدہ شکر کیا ہمنی ستم مٹنی کیا یہ ستم ہمہ بنیاد دیدہ غم مٹنی کیا لطف دیرینہ میری حال یہ کم مٹنی کیا	منع خدا رکھو جو وقت علم مٹنی کیا کھجیہ دگو ڈوبو با میری فرس فرس کسی کم خست فی بکما ہاتھیں کشا سجدہ شکر کیا ہمنی ستم مٹنی کیا یہ ستم ہمہ بنیاد دیدہ غم مٹنی کیا لطف دیرینہ میری حال یہ کم مٹنی کیا
--	--

<p>ابکی ہائے من کیا آیا بتاؤ تو مجھی ہو گیا جنت فردوس میں مسکن اور سکنا سر نہ تیغ ہوئی سیکڑوں لہو</p>	<p>بعد مرنی کے میری آہ جو غم معنی کیا تجلی مرقدہ میری جان کرم معنی کیا جسکڑی ابرویٰ حنکار کو خم معنی کیا</p>
<p>کیا کیا کہتے کیا جرم کیا ظلم کیا ؟ سر کو قیام کی سیہ منشی ہی قلم معنی کیا</p>	
<p>ہمیں جو اوستی حال دل اپنا بیٹا خاطر میں اوسکی ایک گزری حیف ہے سیر چین کی تجھ کو خواہش تو آگے دیکھ بیتان مجیدہ کرتے ہو لب جوٹ بات</p>	<p>چپکا راوہ اب لا اوستی نشان کیا لاکھ معنی اوسکی کوچہ میں شور و فغان کیا دوغولے معنی سندھ کو کیا داستان کیا پچھی پتھاری ہمیں ہلا کسی جان کیا</p>
<p>ای قیام ایسی رشتن یاران میں دھڑکے کس شوق کسی دھڑکے میری آیا ورن کیا</p>	
<p>جب سی نظر آیا نہیں کلفام ہمارا لڑے ہیں دو امیری عنت حضرت کی خواہش نہیں کچھ پیچھے سی مجھی گوروز کی افسوس کہ منزل رہی جب بچا قدم ہم دنیا میں کری انکی یہ ہمیں کائی صد حیف کہ غیور نکلے آکھالوٹا</p>	<p>جاتا ہی را دوستو آرام ہمارا ای یار و اجل گرگی اب کام ہمارا دشنام تیری لب سے انعام ہمارا وہان ٹوٹ گیا ناؤں شرم ہمارا پچھی نہیں لیو لگا کوئی نام ہمارا اور مفت میں بدنام ہو انام ہمارا</p>

و مان سا غمی نہر کی دیا غیر کو اوسنی	ایمان عمر کا لبریز ہوا جام ہمارا
نا صحر خیز متعجبی عشق بتان سی	خبر عشق ازل سی ہی نہیں کام ہمارا

کیا ظلم سی قائم کہ ہی گرد و بس اور کسا
اور ضعف سی اور متاثر نہیں لنگام ہمارا

نظرہ اشک نہیں چشم سی باہر آیا	بلکہ ایک تازہ نکل سب سے گور آیا
شکری آج اجابت پہ ہوئی انہی دعا	حالت سرع میں وہ ساقی کو شر آیا
الغیر زویری یہ خوبی قسمت دیکھو	وہ جو آیا تو الہی ہاتھ میں خنجر آیا
باتیں جہنمی ہیں تیری ایک ماٹو کھان	آج تو ساتھ کبھی شخص کہہ کر آیا
جو شہ مارا ہی ایمان خون فی کس کھانا	آج وہ ہاتھ میں شمشیر کو لیکر آیا
کیا عجیب چہ جانان میں نمایا ہی ظلم	جو کہ اوس کو چہ سی آیا سو وہ کی
ساتھ شہادت قیوبنی جو کل مظلوم	دیکھ کر رشک سی اوس کو میرا نہر
رہی امید شہ سی دلمین میرے	حیف پروہ نہ سنگر کہی ایدر آیا

رہ گیا ذوق شہادت میری دلمین قائم
نہ گلی تک مری پھیلات وہ خنجر آیا

جو ساتھ غیر کے شکوہ و پستان کھانا	تو میری سینہ سوزان سی ایک دھوا
قضائی گمراہی کچھ خدای خیر کری	وہ کہ کسی ہاتھ میں لی تیرا دھماکا
میں اوسکی سحر میں جان سی تو خوبی	یہ شکری تیرا ارمان آسمان کھانا

بیه آرزو میری سینه من در گمگی زبون	بیا گلین نه گلشن سی باغبان نکلا
او نهای درت حنای جو اوسنی قوت دعا	تو میری گور سی یک شور الامان نکلا
گیا عمارا جو شهید من آج عیسی لب	تو زمین سی شهید من کا کارون نکلا

گمانا دلکا سمجھتی تھی سہل ای قحاکم
جو منی غور سی دیکھا تو کیا گران نکلا

شب صبا لین کیا خوشی کال کیا	دکھا دیا مجھی مکر یہ اپنا حال کیا
رقیب سائتہ من او توری پہ بان گیا	جو آب گہ میری آئی تو کیا نہال کیا
غضب سی مرگئی ہم چاہ من تیری ظالم	پر اسے یہی کہی توئی نہ کچھ خیال کیا
دین کو میری نوسلوا دیا دین فرس	جو منی بوسکا اوں شوخ مسی حال کیا

غضب من ہو کی وہن منہ کو اپنی پیر لیا
جو قحاکم اوسی من کچھ اپنا عرض حال کیا

مینی بس وز سی ضم دیکھا	جان اپنی پہ صد ستم دیکھا
اوسنی زلفونکو منہ من داب لیا	چشمہ حیوان پہ ہمیں ستم دیکھا
تیری کوجہ من جو گیا ایجان	بس شهید وں من اپنا دم دیکھا
رات مخملین تیری ای شمع	تیرے طالب نے قسم دیکھا
بطاق ابرو من تیری ایجا	فسکندہ عرب عجم دیکھا
مینی اب بہن کوئی اب	صاحب شوکت چشم دیکھا

وہ جو کرنا ہی تجھ پہ قائم جو رہا
وہ او س جو کر کو کم دیکھا

جلوۂ یار کا اقم دیکھا	روح فرزا اور سکامینی دم دیکھا
زادہ اکعبہ ہے کہاں بستا	ہمنی معشوق کا حصر دم دیکھا
محب قاضی خود پرست ہوا	رات جو چھو چشم غم دیکھا
کیون گیا تھا تو باغ میں حبشاد	تجہ سسی بلبل فی سوسم دیکھا
خون ہر ایک غنچہ بینی لگا	تجہ کو گلشن میں جو بہم دیکھا
ابروئی یار پر جہان ہی فدا	لاکھ عالم نے خم یہ کم دیکھا

شباب ملنی کی اب نہیں قائم
اوسکی مڑ گانگو مثل جم دیکھا

آبلو کھا دلہ میری پیرا نر پیدا ہوا	سینہ مضطر یہ الم شام و سحر پیدا ہوا
چشم سسی ہر ایک قطرہ خون کا جاری	سی عجب سیکو کہاں سسی یہ گریہ پیدا ہوا
رخسی پر درجہ اوٹھا دتا ہی تو ایام	خلق کتنی ہی کہہ دیکھو کیا فرسید اہوا
عشق میں تیری تمجی عشاق کتنی بن نام	آفرین کہ عشق میں ایسا بندہ پیدا ہوا
چپ گیا خوشید بخت سسی فلک بر آہ پیر	سامنی سسی آج اوسکی جلوہ گریہ پیدا ہوا
ابو آجہ و شش ہونام خدا ایامہ و ش	جانک ملک عدم میرا سر پیدا ہوا

توہین قائم کی وہ تاثیر احمدی

<p>او سخی شہر کی بھی دل میں بھر رہا ہوا</p>	
<p>آہ سہی تیرے چہرے میں جگلیا عاشقوں کا ملک و وطن جگلیا میں گیا بہاگ کے میں جگلیا دیکھ کے یکبار چمن جگلیا عشقی اوسکی جو دمن جگلیا رشتہ سہی کیا اعلیٰ میں جگلیا</p>	<p>بھر کی گرمی سہی بہن جگلیا عشقی شعلہ سہی میری اب تمام یاد میں اوس لیلیٰ دلبر کی جو کل جو گیا باغ میں وہ سبز و آفرین اوس عاشق شوریدہ کو سرخ لب دیکھ کی جانی تیری</p>
<p>قبر پر قائم کی جو آبادی بار اس میں ہی یہ اوسکا کفن جگلیا</p>	
<p>تن بیدم لے دم میں دم دیکھا حیف اب غم نے غم میں غم دیکھا ہے عجب غم نے غم میں غم دیکھا خوب کیا سہم فی سہم میں سہم دیکھا جان میں ہم نے ہم میں ہم دیکھا اس دل میں ہم نے ہم میں ہم دیکھا بل میں جو ہم نے ہم میں ہم دیکھا آہ اس کم نے کم میں کم دیکھا</p>	<p>جلد یار کا بہم دیکھا ایک تو غم رہی تہا فرقت کا حشم غمناک میں مدام ولی زہر آلودہ دل تہا دیکھ کے زلف اب فراموش کر خود دیکھا کام مثل آہو کے خود شکا رہو ہی تیری قوس میں بلا کیا شوخ خارجہ الیال شادمانی کو</p>

لطف سی یار کے سن ای قائم

تیری ہی دم فی دم من دم دکھا

یار وہ اب بھکو جلانے لگا	عیش و خوشی دگی پہلانے لگا
دیکھی کس طور سی ہوئے بناہ	غیر و نسی وہ اکٹھے لڑائی لگا
غور کر کے مینی جو دیکھا او دہر	دیکھ کے وہ منہ کو چھانی لگا
اوسے گیا ارام میری لسی اب	وہ جو رقبہ کو پٹائی لگا
عشق کا ازار لگا دلیر ہے	دسبدم آب آہ ستانی لگا
ماصحا تو دیکھ میری حال کو	کیون مجھی باتون من اوڑائی لگا

بہر خد اپاس تو قائم کے آ

سحر من کیون مجھ کو روئے لگا

تیرا عاشق ہون ای کلرو تو آجا	بہا حسن بگ اپنی بتا جا
مر لیں عشق کا کشتہ ہون جو من	تو عیسیٰ کے طرح چھکو جلا جا
میرا دل مائل زلف دو تہا ہے	شتابی دام من اوس کی بھنا جا
غم فرقت سی روتار و زب ہون	کبھی تو جان من اگر ہنسا جا
تو ای قاصد بنام حق مجھی اب	خبر اوس کلبہ کنی لب سنا جا
خیرد عشق کا ہے تیری سودا	متاع ہوش مرا مت گما جا
اگر مرضی ہو تیری سر سے حاضر	نہ ہرگز باس سی مٹری خفا جا

بیری دیدار کاسون شطرنج میں	نوازش سسی محبی جلوہ دکھایا
نہیو پختا خبر قائم کی کوئی	
نسم صبح توئی ومان خراجا	
مفت میں دل میرا برباد ہوا	خانہ دشت کا آباد ہوا
مہربانی سسی تیری ایجانان	دل ہمارا نہ کہی شاد ہوا
باندھی ہی قتل پہ اب توئی کمر	اناکيون شوخ تو جلد ہوا
نالہ و غور میرا دیکھ کے آہ	تیشہ زن کوہ میں فریاد ہوا
عشقیں تیری ہر ایک جانبی	مجھ کو دیوانہ کا ارشاد ہوا
مالکاجو بوسہ تو او سکی بدلی	خلعت گالیان امداد ہوا
کشور عشق میں اب ای قائم	
خانہ ہجر کا بنیاد ہوا	
جب سسی اس عشق کا آزار ہوا	رونی سسی اپنا سروکار ہوا
میری تقصیر بتادی ظالم	کس لئی مجھے سسی تو بیزار ہوا
مجھ کو سمجھاؤ ہے تو کیا نام صح	میں تو رسوا سر بازار ہوا
عشیرین زلف عجب اور کیسو	ناگنی ساتھ سیہ مار ہوا
قائم اب وہی اہل جگہ سی	
حال یہ دیکھ میں لاچار ہوا	

نہیں تجھ سی من دل لگا بیٹھا اے لا جانہ اوسکی کوچہ میں شیخ کیا پوچھتا ہے تو مجھ سے جیسا عاشق ہوں میں تیرا جان بال تیری مثال سانپ کے ہے ہجر میں حال یہ ہوا والد	نہ تیری پاس گماہ آئیٹھا تجھ کو وہ منہ نہیں دکھا بیٹھا حال بکریٹے اس دیوانیٹھا نطق میں اس طرح نہ پائیٹھا ہی خطر مجھ کو کاٹ گیا بیٹھا جو تصور سے جان جائیٹھا
--	---

نہ لگا دل کسی سی ای قائم
طوری ٹپ ہے ریت مائیٹھا

سنی رختی تری رنگ چمن لوٹ لیا سک گوہرین یہ عقد شریاں یہ ہل گیا آہ کے صدہ سی سیری جہیز گر مڑا ایک نظر میں نہ یہ باہر نکلا کشش جذب محبت کے بلا سے تاثیر رات اس کا کل سیکن کے لیٹنے کا خود حسن تیرا جو اوڑا افلاک سمیت مجھ کو نہ رات تصور تیرا رہا ہی جان باغ شہر کیا اور کل موٹی سر بر زانو	عزیز زلف نہ لیں شک خن لوٹ لیا آب تاب کوئی فی جو در عین لوٹ لیا اور عشاق کا ہر کھٹ وطن لوٹ لیا دل میرا توئی تو ای سیم فتن لوٹ لیا ایک حکم میں جو جا ملک دم لوٹ لیا باغین لالہ و سرین و سمن لوٹ لیا روشن حیرت کج حسن پران لوٹ لیا نعم فرقت فی سیرا حین بد لوٹ لیا توئی کل غلو ای غنہ دن لوٹ لیا
--	---

در سر کز نامون غنی تو کی گشت من
حرف معنی را پوشید من لوط لب

دل بربوز کے سودھی تیری ای قایم
کوہ فراود کا اوتیس کا بن لوط لب

عشق کی راہ میں سردی ہی چمکا
شیر طر اخلاص کا لایا میں بجا
تجملو میں ڈھونڈنا پرتا ہوں صنم
سینک لگنا نہیں پرتا پست
تیری دیدار کا ہون میں بیمار
اوس سوا اور نہیں میری دوا
اتشجی کسی دل سوختہ ہے
اور ہر عضو میرا اوس جلا
مئی الفت کا پیا جب سی جام
اس طر حسی ہو تین مخمور پڑا
نزا ہوش نہ کیجہ صبر و قرار
گیا وہاں سی نہ بہان کا ہی ہوا

سے لے قایم پہ نہ کر جو روستم
نظر لطف سی لی باس بولا

چاک سینہ گوگر سیا نہ سیا
خون دل کا ہی جو پیا نہ پیا
تجملو پرواہ کیا ہی ای بی رحم
بار غم سر پہ چولیا نہ لب
کر کے بسمل تو پوچھتا ہے حال
تجملو کیا شوخ میں جیا نہ جیا
آہ کے خط سی جگر بریان
دم تیری یاد میں دیا نہ دیا

تو فی صبر گام قیام کو
خوشتر از آتش کا کیا کیا

سامنی گرد آلودی خستی اپنی نقاب	ماہ جو خلیت زدہ ملکہ حسنی افتاب
عشق پیر حبیبی آدھین سبھی چہا	سسی رسی ہے بہت دنگو میری مضطرب
عاشق شہزادہ ہون تیری محبت کا مین	بہ خدا کس کی کرنا ہی مجھ پر عتاب
دیکھو ملے میر لطف اسی شہ خوبان کا	دو ہوتا مجھ سے آگفت رنج و عذاب
ساقیا ہر دی تو بجا م اور ملا دی تھی	یار کی فرقت سی دل ہو گیا مثل کباب
نغمہ مطرب کی کام کینہ زنا دوستو	نار میری جسم کا آپ سے جھک رہا باب

ابو جعفر قاسم حارہ کے
دشت مہاراجن برکتا تجھ جین

عجب ہے طہر سنی گندری ہی لہجہ رنج و تب	نہ جن کو کجی کف تہ اونہ خواب شب
نکاح ہر رمان اسے مٹنا مین	نہ اکیلا رملہ مجھ سے تو لفظ طرب
مین جان دل سے ہوتا عاشق تیرا میری	جو اپنی لطف سی مجھ کو نوازی کجا عجب
خدا اسی گر گڑی رہتی ہی یہ دعا میری	کہ تیری فضل سی منی کا ہر وی اک کتب

اب آکی دیکھ لی قاسم کمالی گورو
کہ تیری دور سی نیم جان جان بلب

گرچہ پوشیدہ تھا عیان ہے اب	حال دکھا میری نہان ہی اب
تہ جو ملتا نہیں ساری آہ	جان مضطرب ہے اور فغان ہے اب
روح نے چھوڑا لفتن کو	تیری کو بچہ مین وہ روٹا ہی اب

دواہ بی رحم کیا زبان ہی اب	بیشتر ہر طرح تھا ہکو سو د
یا تو اتنا ہی باز زبان ہی اب	دیکھتا تھا نہ شرم سہی اوپر
دل نشا نہ ہی وہ کان ہی اب	ابروئی یار قتل کرتی ہے
اور دل سوختہ جہان ہی اب	عشق میں تیری آہ بہرتا ہے
نیم بسمل ہے اور طہان ہی اب	کہا گئی ایک نگاہ جان میرے

تیری لفت کا ہی یہ قائم دل
جو رسی تیری ناتوان ہے اب

بجز سی دل طہان ہی چون سیاب	فکر کے بحر میں ہون میں غرقاب
کشتی دل نہیں ہے در گرداب	اب خدا ہی نکالی تو نکلی
دی نصیحت نہ محکمو ای احباب	عشق او سکا نہیں میں چھوڑ دینا
حسکی نشہ لے کر دیا بیتاب	کیا ملائی تھی رات میں ساتے
جلوہ افروز ہے شب مستاب	ریح پرنور ایسا ستار دی
وصل کی آب سہی تو اسکو داب	غم فرقت کے آگ ہے بڑ کے

طاہر دل دبا یا قائم کا
دلر کا گھر گھر ہے غل غلاب

اس طرح سے تو بی نشان ہے اب	حیف تیرا پتا کہاں ہے اب
سامنی تیری مری جا ہی اب	چھوڑ یا قتل کر میں حاضر راہ

دیکه مت دلو عیب سی ای رند	نهار تها کرچه بوستان های اب
قتل کرنا ہی محکومی تعصیر	الم کیا مجبه یہ دستاں اب

گر یہ قائم جدار با مجتہ سے	
خدمتی تیرای میان اب	

کج دنیا ہی بھی صفت سمکھا جواب	جنگو لازم نہیں اس طرحی دلدار جواب
مین تو خوانان ہناتیری وصل کاردن	کین تو دنیا ہی بھی شوخ دلاز جواب
ایکے تو سر یہ میری کوہ ہناتیر کایار	جسے کہ تہا ہی تو کیا کی اب بار جواب
مل نہ ملدینہ بیٹہ آہ تو سن ایجا نان	دی نہ اسلو کا شور یہ کو کیا جواب
نیکیا وصل سی بیکار میرا دل خورد	اور غصہ سی جہا تا را تو خار جواب
تیری اہفت من مرا پایا یہ میری عدم	تات من آیا تو آیا میری سن زار جواب
دست بستہ ہوں کڑا کب سی تیری در	ہی توقع بھی معلوم ہو اظہار جواب
ست ستاد لگو میری ای بت بی سر ہل	مین جو کہتا ہوں نہ کراؤس تو انکار جواب
وصل کا تیری ہوں سال بھی اللہ کی قسم	دوئی تو سحر کا زہار بھی یا جواب
میری کہنی یہ بکتر تہا ہی خزاں بھی کھ خال	اور کتر تہا ہی تو ایجاں تو تکرار جواب

جب تہا ہی مجتہ سے کہ قائم کی کہا جلدی	
سیر نہ کولیا اور دے یا اغار جواب	

شتاب لا دی بھی قاصد تو خط کا	کراؤ کی جو سی طرحی طرحی ہون
------------------------------	-----------------------------

<p>فرار و چین گما بیٹھا اوسکو سوچیں ہر وس جانار باز لب کا جھمی اپنی نشہ رہا نہیں کچھ میری دلیں اب دیا ہی بحر کی آتش نے ہوں سینہ کو شہید ہو گیا اس ابرو ٹی بلا سہی</p>	<p>لطیفہ خاک پہ ہوں جیسی پانی اب سبھی بحر کو اپنی ہوں اب مثل حباب تو اپنی لطف سی جھکو بلاستہ حاتم بیا ہی لطف جگر آب ہے اب ان کتاب قسم ہے نام خدا کی ہی کیا ہی اسمین اب</p>
---	--

بنادی یار کی کو کچھ کی رہ تو قائم کو
 ای ناصحی بقی ہو و گھا اسمین کا صواب

<p>شکوہ وہ جو پیشوا ہی اب رات مخلصین اوسنی مجھ سے کہا راہ مشکل تھا جو نام مجھے ایک دن یہ جو مینی اوس سے کہا گھا عشوہ کسی کہنی وہ دلدار پر گیا سخت پر مٹہ گل رو</p>	<p>صاحب جو داو رضا ہی اب می پیر پی کی کہ با بقا ہی اب لطف سی تیری دھ صفا ہی اب کچھ تو اچان با وفا ہی اب مان محبت میں تو گھا ہی اب میں کہا بندہ بی خطا ہی اب</p>
---	--

بولا ایک طور سی وہ ای قائم
 مجھ کو اسٹ تیری سزا ہی اب

<p>ساقیا بہر دی مجھی ایک جام اب نیم کردہ کار جو راکس لئے</p>	<p>جیسی روشن ہو وی میرا نام اب ای سری ویش پورا کردی کام اب</p>
---	---

ای خدا اوس وحشی دایم کو تو	کیون نہیں کرتا ہی میرا رام اب
عشق میں نہ تھتا ہوا اب بالیقین	ہوں نہیں کو یکہ طبع خام اب
خط میرا لیکر جو فاصد ہوا گلاب	کھنجا بدلی میں الف کی لام اب
مرغ دل زخمی ہے خود صیا و آہ	کیون کھانا ہی بس لا تو دام اب
دن کٹا ہے بحر میں سارا مجھے	پاس آ کر کہ پرانی ہیٹ م اب
گر گیا کیون نیم بس مار ڈال	جھوڑ مت اسکو لوٹا اتمام اب

شوق فگم کا ہی ہر ایک بی ہوا
دگر جو تیرا لگا فرجام اب

رنگ بی رنگ ہے تیرا بس اب	دنگ بی دنگ ہے تیرا بس اب
صاف ہوتا نہیں ہے دل تیرا	رنگ بی رنگ ہے تیرا بس اب
جستجو میں ہی تیری زخمی پاؤں	دنگ بی دنگ ہے تیرا بس اب
حسن کیا دلفریب ماہ تمام	دنگ بی دنگ ہے تیرا بس اب

قلم اب نظر کرنا ہے
سنگ بی سنگ ہے تیرا بس اب

قلم کی عشقین تیری میری دانا ہی خوب	اور حاصل ہوئی ہر طرح سی روائی خوب
بچ کی شاخ تو گلشن میں ہلاکت	لی جوا و سجا پہ سنگر تو فی اکثر اخی خوب
میں تو رکھتا تھا یہ امید کہ تو بولیکا	نہ کہ اخیار سے دشنام ہے دلوای خوب

بشعلہ و سحر لگا دل پہ ہر کئی سپہ سوار نفع رکھتا تھا تیری حسن کے دل سے آرزو رہتی تھی از لب کہ چھٹی م	عشق نے آتش جان کو بھر کمالی خوب آہ اب او کی جو کہ سزا پائی خوب آج ہوا غنیمت ایک باد صبا لالی خوب
---	--

اوس پرورش ہے کہیں ہاتھ جو قائم کا پڑا چنچ ایک مار کے وہ زور سی جلائی خوب	
---	--

آج کیا مٹی پری رنگ کمالی خوب سوش جاتی رہی میری جو بن دیکھا کو کٹری زرن سن اور لگا کر مونی لیگی ناز کی رختار تو دلوں کو میر اروہی یار ہوا میں ہر گمان پر جو جس نے کھداسی سوش ہوا از سر	ہیری اور موتی جڑی کان میں بالہ خوب حق قدرت سی اوسی اپنی سہا لہ خوب دیکھو اب سہ پہ پڑا کیا سی دوش لہ خوب سہ آئینہ عین پہ لکھا کیا سی سہ لہ خوب اک تو ناوک خوشنیزو پہ لہ لہ خوب حسن کیا تیرا جہان سی سہ نر لہ خوب
--	--

زلف ناگن یہ اثر گرگی دلیر قائم واہ چنیکو میری ناگ سہ بالہ خوب	
--	--

حلوہ افزا ہے میرا رعب خواب و خور و نوش کوئی روکش لی چہا جلد ناوک تر گمان تیری دولہی الشہ خوبان	مور ہے حسن کے ہمار عجب کیا کہوں تیرا انتظار عجب حق میں ہے میرے دل کا رعب ہو رہا ہوں میں ہوا رعب
---	--

<p>بات کا ہے متری شاعر عجب زلف ہے یا کہ ہی نہ ماعجب</p>	<p>قول پور کیا نہ تو لے گا ہ ایک دم میں یہ دلوں کا وہی ہے</p>
<p>لب خندان کو اوسکی قائم دیکھ ہو رہا لالہ داغدار عجب</p>	
<p>دیکھ کہ ہجر میں تیری گندہای مجھ پہ کیا سکھ کو حکما کی شرم سی رہوں کیا باوہ دیکھو اگر نہ زار کو تو ہی عجب عجب گندری سے خطر افکندہ میری عجب ہی کوہ فراق سے ملی دیکھ گیا کہ وہ میں دب چا طرف سی جا غم وحشی ہو میرا عجب</p>	<p>جان جہان شتاب پاس میری شتاب بر سر راہ ہوں کڑا تیرا ہی انتظار ہے تیرا ہی ایک بندہ ہوں در پہ ہوں الکی میں شام سی لیلی کا سحر اور سحر سی تابش نا تو میں زندہ و بخت رہا نار نار و بخت یگان جسے لیتا ہی غم کو دشت سی ربط و خط ہے</p>
<p>ظاہر عین ملا نہ تو بت ہوں یہ قائم سپہ کہ پردہ باطنی میں یہ ماری کی جاکے نقب</p>	
<p>سینہ میں دل نہیں اور میں نہیں دل ہی عجب ہوں میں طیان جان ہی میں خیمہ محکو خدا کے کہ تو کامل سے خوب نار ہی خبر و غضب کہ مجھ ہی خوب راہ میں ہل محی اور تھی شکل ہی خوب</p>	<p>دولت ہجر میں ایک فائدہ حاصل ہی خوب نغم اوس شہزادہ کا نہیں دکنہ افسوس دین دنیا کو تیری حسن یہ قربان کروں محکو خبر بزم کے تیری ہنسی کہش کجہ اور ہندو تیا ہی ہی ناصحا کہتا ہوں اوسے</p>

میرا وج ہی تو ایسہ تابان ہر دم عشق میں تیری نہ کوئی سی کچھ مہر کسی آنکھ میں نہ تھی دیکھی جو ای ناؤ ہوا	اوسکی جلو ہی بہ دل عاشقان مل گیا گرچہ ظاہر میں ضرر پر مجھی حاصل ہو جلو افزوری تو حسین وہ محل ہی خوب
--	---

اگر کش ہے تیری دور سی شہ قائم
وصل کا تیری وہ اللہ سی لایا

گرچہ پوشیدہ الجھان میں اب کش عشق سی اسد لب لبان لہ لہ میں نہیں میں جو نہیں او میں نہیں میں تو نہ کہان نہ کہان او جان نہیں جان چشم کو کہوں یا ابر کہوں یا دریا کبھی جنوں کبھی غم یا کبھی غم راہوں نہ مجھی کام وہ عالم سی نہ پروای جان ساقیا لہ می ابو پار دی چلائی	وخل ظاہر کا نہیں دیکھ نہایت نہیں اب آہ کا کہ کچا صدا کی جان ہو نہیں اب نہ ایدر اور اور در ومان نہ یہاں ہو نہیں اب یہ زبان منہ میں نہیں اوسکی زبان ہو نہیں اب رنگ ہر گز نہیں لب لعل نشان ہو نہیں اب برگ کے شل ہوں اور لگ لگراں ہو نہیں اب اے بروئی یاری کیا بتر کمان ہو نہیں اب ہجر کے غم میں نہٹ در کوشان ہو نہیں اب
--	---

جب کہ خوشی نہ تھا قائم تو سبہو کو تھا سود
آہ ہر ایک کو از لہ کہ زبان ہو نہیں اب

ای بادشاہ خوبوئی تجہ بہتہ مطرب نامہ جو میرا لکھا گیا نامہ براود ہر	نہ دلیں اب شک نہ آنہو میں میری خواب افسوس کیا سب کے کہ کیا نہ کچھ جواب
---	---

ناله من چون گریه می تیری با و منم بلو امجی بنام خدا پاس اپنی تو جلوی نی تیری کرد یا پیش تو لب پر پی جان او رنگا نه و پسین جلو تا اندرون و برین رنگا نه انجو اچه من کیون نهین شستا غریب	سینا سون کسایا بان من خراب ناله شکش کا دورم مجسری ناله زندگی کا دنگ نهی موکھا باب لبنای گراگی خبر لی میری شتاب په آتش فراق سسی سینه مو اکباب سی عزیم دل پی که من اب و ورن در کباب
---	--

قائم تو جان ناری قد مننه تیری چان بر حریف سیم که مووی نه مطلب کی کباب
--

پلادی سا قیامجی اسطرح کی شراب مست دیکه رنگو تو نظر بدی عمر دین نهان شیشه شراب بغلین جو را انجو مافع نهو تو زاده دل داری سی مجھے قوره جو مهر کا بهی مهر سی دکانی هر چن شیم یک بحر روان اشک مثل لبر	بنی حسی کی دور مو اسد کباب فرقتی انکاسی خلایق سسی انتخاب چمکا تو محنت گرا او بکه شمع شتاب و مان حسن دلفریب بیان عالم شتاب شسته منده هو کی حور حسی لکه کباب فرقت من حال سیم که گذر ای سسی
--	---

قائم کی آه دسی نکلنی نی شانار آب گرم سی اپنی تو کان کباب

من چون غلام او کانا خولن استاد چه در او کی ملک من با ادب

ایک فرو نو رو کا جو تابندہ ہو گیا اوس زلف بزمین کی خوشبو سی لکھو دریائی جرم میں تبت روز عرف کو ساحل نہت ہے دور پرسان کو موج لطف لطفو اشراف میں ہوں تبت روز و سی	بل ہی گلہ زری ہو گیا تو قصر سب خیر مشک ہے عجم و یان لبریزی عرب ملاح کسطح سی لکھنی کا ہو سبب ای پاک بی نیاز توقع ہی تیرا اب تقصیر وار اور ہوں لڑکے کی ادب
---	--

قائم کو تو انور سخن رسول کے
اور فضل سی ستری نہ ہو گزرتی

خواب بوست تیری محبت خراب وئی میں بیخواب ہوں اس سر کو تیری لفت جنون فی ثمانہ باقی رکھا بد نیز ایک ہی گرچہ عشق کی نثر میں مجھے پوزن آہ بہی جو خواہش لبوسہ کیا تو کو سی مہنا تین کو وریسی اب بن گیا جو دہوانہ	ہو ای سحر کے آتش سی دل کہا بکباب کہ بارتن یہ پیہ میری ہی ایک عذاب لکھا تھا ہی ہر ایک عذاب شتاب میں جانتا ہوں بنام خدا اصواب جواب بطرز عنودہ کے پردید با جواب جواب تو خاص و عام سی حشری مواظب خطب
---	---

کر لکھا عشق کو گر نہ تیری قائم ترک
سب سے اس میں کہ یہ دم ایک جا چلا

ست الفت کا ہوں تیری ای پیہ بکباب عاشق بیدل کو تو ملتا نہیں ہوا سطلے	جان من نام خدا یہ لطف ہی نہ بکباب کرنا ہوں جان دینی کی نعمت بکباب
--	--

<p>سعدین قتل سرد و ابروی شرباب صبر کر کیا فائیدہ ہی کچھ نہ کر خراب صاف جانا ہمیں ہر سی ہر سی تھڑا تیری برین میں لی ہر ناموں جو تھوڑا کچھ سمجھ اس عشق بیدگی تو تھوڑا میں خواہوں جان و دل سہی تیرا دھڑکا</p>	<p>ایک تو دوری کی خبر سے مجھ کی شہ کیا بار بار مٹی لکھا حظ اونیہ آیا کچھ جواب وہ جو کرتا ہی نہیں کچھ رحم کی نظر حسینی دیکھا ایک نظر خوشی سوا خوف ہم دیر تیری آٹھرا ہوں دیکھ لی انگ لکھ مست کری اغماض مجھ سے پاس اپنی لی</p>
---	--

بات قائم کی سمجھ لے کر سی ہی زیاد
سحل و کو کر کیا میں و اللہ جان لے کر شرباب

<p>خبر پر ہو گا سرنگون مہتاب کیا ہی مرنگان ہی تیری با آب یہ جو چاہ ذوق ہی بس نایاب دل ہے یا ایک سعدن سیاب عرق کیا بلکہ سے یہ مثل گلاب ہجر کے غم میں خوش لگی سے شراب سینہ سوخت کار کسین میں کباب ہند مت دی تو مجھ کو ای اہباب</p>	<p>رنگ پر نور سی او ٹھانہ نقاب کب گنہ میں جھکی پار ہوئے اب گرا جاتا ہے دل اس میں آتش سحر سی ہو گنا ہے اب ٹپکنی لگا جبین سی و اہ ناصحا درگزر کہ مینی دے کچھ گزند کے ہمیں نہیں خواہش ان چٹکایا ہے عشق میں سر کو</p>
---	--

کیونکہ قائم ہو گا اسی جدا

سر اسرار حائے اسمن فوہی صواب

خزان من لب بگر جاننا جرم کباب	نہ اسکیو نہ دیکھائی بہار جرم کباب
نودیکہ خسہ شیرین کو کو کین کباب	مقام عشق ہی پتو ار جان کا ہی خطر
بھو کوئی دیکھی اگر مہوش نہیں کباب	مناں کی بری موئی ہر دو عالم کی
ہر اسی اسمن جو تیرا ہی یہ ذوق کباب	سزا مئی کینارہ کہ لیونکہ اوی لطر
ہی سو لگنا دوستی عینا کی سیر کباب	عجب سخی اس عشق شبو ہی نہ غرت
نظر میں آگیا کھر گنگ کے دس کباب	ہر ایک غنچہ نے سر و اکیر کی تعظم
کہ جسی جانی لگا اب میری کھن کباب	نودیکہ عشق میں تیری جھلک کباب

تیری خیال من قائم ہوا جو دلوانہ
تو اوکو ملکا اکیا شش وین کباب

شوق سی اکی مل فراموشی کرتو اجتناب	نام خدا اسمن برا مجھے کرتو اجتناب
پانی اب کے دل برا مجھے کرتو اجتناب	بربط و چنگ و جام ہے شینہ می رنگا بر
چوڑ دی راہ ہو فاجہ سی کرتو اجتناب	شیوہ جو رسی گندرائی کہ طغیل حسن
کو خجہ تو اپنا دی تبا مجھے کرتو اجتناب	شک ہے وقت جان من ظلمت مولناک
صاحب جو داوڑ عطا مجھے کرتو اجتناب	عاشق زار یون تیرا حسن کا جلوہ دی
مجھ کو ملکا یا اب آج مجھے کرتو اجتناب	نام سی لی کہ تیرا سحر تیرا سی تیار
سحر کے درو سی مجھ سے کرتو اجتناب	من یون مر لعل عشق کا مثل ہے تیرا

خوبی کاتیری شوین الکی مراد بود
قائم جان نما کی بسا خبر فرست

مردم چون بسکه عرضا محبتی نکردند
عرض بی شاه و پسران نه نکردند

مزد و وصل تو سنا گنگا کب
نخل الفت کا سوکتا ہی یار

قاصد ارغ میہ گانی گنگا کب
نمرد و سستی گانی گنگا کب

جلوہ حسن تو دکھا گنگا کب
ہنن معلوم میہ بہا گنگا کب

سزل یار دل میہ پائی گنگا کب
دوست پر وصل سی مائی گنگا کب

نارہ بر پاس او کی جا گنگا کب
یہ وہ تہ بیف اپنی لائی گنگا کب

منتظر حیدر بن برین ہر وہ
دیشک دیہ لہجہ ہو گیا دریا

سراہ گم کردو ہون بیابان
سجہ کا داغ دل پہ جو رکھا

تجسس سی مینی کہا سے حال اپنا
زار نا اپنا دراز رکھا

در پہ او کی کڑا ہے اب قلم
دیکھنی او کی تہ ہائی گنگا کب

عشوہ و غمزہ عجب و رہے انداز عجب
آج محفل نہ ایک راہ تری گنگا کب

خلیلہ رشت عجب حسن عجب ناز عجب
دیکھ آجام عجب وقت عجب سار عجب

مرغ دل کو تھمھی صیدی تیری صبا
ناصحا بوجہ نہ کہہ او کی تو تھی با

عجب تیز تیری چشم کا شہ ہا ز
او کا کہہ دنگ عجب رنگ عجب رنج

ابروی غارت دلقاں جان نرکا
لوتہ خال عجب شکل کے پرواز عجب

میں نے اوسکا ہوا جا رہا ہوں مجھ کو مانع نہ ہو عجب سی تو اسکی زبرد ارو کے بڑا قہر کر دین عالم قرآن	اب جوانی ہے عجب اور سے اغانا عجب دوست میرا ہے عجب اور سے مومنا عجب اب میں شوخی ہی عجب جا اچھا عجب
---	---

فی الفت کی مری نیشن ج کی قائم تو یہ شہر عجب ہو گیا جاتا عجب	
--	--

آہ یہ حسن غضب غارت ایمان غضب ایک ری جو گیا ڈوٹ لکھتا عجب تو نہ ٹاٹیل ہو دلہ چوڑ کھوئی صحبت کبھی الفت بسی ہو ایسا ہم آغوش اب جنوں کے جھبی بکھا رہا ایسا یاد رہی میرا اور میں غم کی عجب	یہ بی شیدا ہے ہر ایک لبر مسک جا غضب ہے غضب اور زخماں غضب ہیان تماشا ہے غضب اور کٹنا غضب ہی حسرت ہے غضب اور رہی غضب جیت ہے غضب جاگ کر تباہ غضب اور دو براہ غضب اور بیاہ غضب
--	---

تو جو دکھتا ہوں قائم کوشت خوبان یہ بہ حیران غضب ہی ہے سا غضب	
---	--

انتظار می رہی ہے ساری شب کیا کروں غرض ایسے خوبان وہ جو آجادی پاس میری گر کبھی اتنا ہے ملازمی جو بہان	اب جو کشتی ہنن ہماری شب رنگ پڑو رہی سنواری شب تو میں جانو کہ سے سنواری شب تو عجب گنتی ہے بیانی شب
---	--

خیز تیری کیا کسی کہ قائم نے
مقرراری کسی جو گذاری شب

عند لیون کا سجود اس پر ہوا کیا راب
ایکباری جو نہ دیکھی محض بزم و طرب
حسن کا جلوہ پاتا شائستہ عالی نسب
اگر کربتہ ہو خدمت میں تیری ہوا اب

کہل گیا کل کلا حیدر کو دیکھ کر ای غنچہ لب
کاش تھو ہو گیا ہی اس قدر روز و فراق
پا بر نہ میں تیری امید و لرزین کھڑا
آستانہ پر تیری اگر کی اب استاد ہو

عشق میں تیری یہاں ای ہر چم بس
سو گیا قائم کا ادب و نواہ و مجنن لبت

عصدا لدولہ اتم میں آب
ساری عالم کے محترم میں آب
جامع فیض اور انعم میں آب
اس قدر سبکہ پر حشم میں آب
جو سلطان عرب عجم میں آب
صاحب خانہ اور حرم میں آب

شکر ایزد کہ محترم میں آب
نام سہی تیری ہی نجات اب
فیض بخشی سی خلق ہے روشن
دیکھا جب کب طرف ہوا وہ غنی
آستان پر تیری ہیں سیکڑوں شاہ
دشت غنیمت کے سب افزا میں

ابو قائم کوئی نواز و شاہ
معدن جو داو و کرم میں آب

شہر میں کس کو جگہ کی خطا رہا اب

میں ہوا خواہ تیری تحفہ راہ اب

ماہتاب لبری اور آفتاب دروی	اختیار کس طرح میں نہاؤ گدا
نور حق ایک ہے پیدا نور شجر جبر	روسی لایع سی ہیں شجر باضرا
آرزوی پایہ بوسی میں عیشی غزل	اب کڑی میں در پتری باوقا

تیری آلف میں ہم قایم رات دن قاتل	
مال دل فرمان خمیر ہے فدا کس	

سوا دس ایک کمال ہے بافتاب میں	گر رشک سی ہر کس کی چٹھیا میں
خیال زلف مسلسل میں چونک شربت	تمام زلف نظر آتے ہیں جگر خوار
نہ کر تو خفت طواف سی ہی اس	میرا یہ دو دجگر ہے کتا شربت
چوڑی بال ہنہا کرو اوسنی دریا میں	سرکب لری ہوئی کاس جہاں میں
یہ کسکی زلف معز کے غم میں روتا	کہ موج رشک ہے اس کے دھڑک
نہ لکھا جونی میں چٹیا کس کی	لٹ رائی وہ یا تار آفتاب میں

لکھا ہتا صفت جو قایم کی کیسوی جانان	
نوں گیارہ طاووس اس کتاب میں	

کیا ہے حق کس صدمہ سی ان پر کبان	خزان کزور سی جانای عورت
تیری جو یاد میں کل آہ نکلی سینہ سے	تو اوس سی جبر کس کو کبان
غزل یہ سوز حب پڑی بیاد میں	تو کیا گیا کوہ و دشت بن کبان
کسب جو دیکھا تھا اس نامن تیری کل	تو تیری دمان نہ بن بستر

<p>ہر ایک حرف ہی قائم گلی بہا بارو کہ جاوے جس گھر اور دور میں سب گھا</p>	
<p>عشق کا گھر تو ہی چھو کہ نہ بن رہا رہا یا الہی گرتی فرقت کی کیا تاثیر ہے بجہی ہی دلہ میری بطرح خافراق بسطر حسی کہ گشتی گنا چھو کہ طیب</p>	<p>جو غمایاں ہے بدک سی میری آئنا ت حسی چرچانا، اگر بارت پر بارت اور شتر زن جگر من ہو یا ہی خارت باعث دوری صنم کے اس کو ہی آزار ت</p>
<p>دیکھ قائم کو کدی در بای فرقت میں غزین میں جن کو اسطی او سپر سوا ہی بات</p>	
<p>ہستار باچن میں وہ کلر و تمام رات گل ہی غم میں تیری چاک پیرن اکہو تھو مینی کے کف پاسی تھا ملا بیشک کیسی کامل نچان میں چاہا</p>	<p>اپنی تہانہ اکٹہ سی آنو تمام رات ترکس ہی روئی خوب لب جو تمام رات آتی حنا کے اشک سی تھی جو تمام رات تہا مرغ دل و گریہ کھان تو تمام رات</p>
<p>مہدی وہان تھی پاؤں میں قائم بہان گرا حشم و انظار سی لو ہو تمام رات</p>	
<p>بیس سوئی نہ شب ہو امیرا تیرا سا ایک و زمین کہاکہ صنم جسم ہی مل ذرا و حشم سے مثل آنسو کی نہدین لادون</p>	<p>وار دھوی ہی بحر کی اب سرہ کالی ات ہنکریہ بولا غم سی تھر اسطرح کی بات جاتی ہیں، پیش کوئی اس کے مری گھا</p>

<p>سیرانہ ایکبار بھی الفت کا سہرا نہ لیکن دھام خونی قسمت سی پامائات لاشہ بہ غیر کوئی کرتا ہی ہر برات</p>	<p>ماہو کس برن رہا تیریں دلربا بازی عشق سے طرح میں کہلتا رہا انصاف کی جگہ ہی تجھی قتل کر کے شوخ</p>
	<p>قائم کمر کب ہو محبت تیری صنم تاحشر یہ نہ چھوڑے گا زہار تیرا</p>
<p>اگر ہے اسجا پہ ظاہر گاہ سات کچھ فقط تاری نہیں ہیں ماہ سات نامزد تہمت ہے اور افواہ سات آفت بھرا اور اوسکی راہ سات ہر کا بلے من گدا اور شاہ سات میں نہ چھوڑو نکلا تیرا والد سات ہی کہی اغیار وہ اور گاہ سات چاہیں تو ن غرق ہے چاہ سات</p>	<p>شعلہ زن ہی جوش دل آہ سات حسن پتیری فدا میں دلربا عشق کا رتبہ ہے کیا ہی دیکھی اب کوئی دین میں یہ سوہن وہ دیار تہہ تجھی حق نے صنم کشتہ کر یا خستہ کر یا قتل کر طور اوسکا کیا کہوں اید و ستو اب میں آج حسن سی دلدار کے</p>
	<p>خون حشر کسلی قائم کو ہو سر یہ سایہ احمدی اللہ سات</p>
<p>کیونکر سچی یہ دل کہی دھام ہلاکی کرتا ہی بات کو تو وہ از حجاب کی</p>	<p>حلقہ یہ ماری ڈالی ہی زلف و تالی برگشتہ محنت کے ذرا خوبی کو دیکھی</p>

<p> بادشاہ یہ بھی کہ اور بن ہو اس حکم ہو شوق اس حکم آب بفاکی کس واسطے کڑا ہے تو ابجا عانی ای جو فاکہی تو رہو تو وفا کی اس کو بھی کر دیا جو اب جا کر بچل بھی نام خدا اب ملا کی </p>	<p> ہندو سی چکر ہوا اس اسطرح ازین طرح وہ چکی شد فنا بکے دیکھ کر اسطرح کہا کیا رہی نہ آیا کہا منظر پیش دنیا و دین سی من غبت کوسلی مایل ہوں تیرا کسی کی ہو غرض </p>
---	--

بار اللہ عرض ہے قائم کی اسطرح
 عقلی من تیری فضل سی رہے

<p> من تو دیوانہ ہو گیا ہمیا مار ہے سائتہ اور کالی رات غم ہے ان کی باور میں نجات سنکے بولا کہ جھونٹ ہے یہ بات ڈالا اکدن خفا ہوا بد ذات کہی آؤ نکلا میں تیری سات </p>	<p> عشق کیا بتاؤں اپنی ذات عجز زلف اور گیسو ہے اپنا دیدار بک تبادی تو میں کہا تجھ پہ ہوں فریقہ جان وصل کا دست او کی گردن ہن کیا غصہ سی کہنی ہو برہم </p>
---	---

جس سی قائم جدا کہاں ہو
 اس کے لاکر طرح مو آفات

کیا ہے عجب سے دلدار ہم
 کیا ہے کیا ہے کیا ہے کیا ہے

جسٹ نہ لگایا تو یہ مردہ ہوا زندہ	کیا بات ہی کیا بات ہی کیا بات
شیراز نہ مین ہون تم آغوش دلی	کیا بات ہی کیا بات ہی کیا بات
یہ ستر کل اور بے ستار شکستہ	کیا بات ہی کیا بات ہی کیا بات

جس گہات لگائی تو طواری قائم	کیا گہات ہی کیا گہات ہی کیا گہات
-----------------------------	----------------------------------

میں تیرا دم چھو کر خود ایسی گہات	زوال پیشو آج کے ہون عم گہات ہی گہات
اگر تو مرد عاقل سی ولی راہ رسول اللہ	تجربہ دنیا سی غم نادان لیجا سی گہات
محبت ماسوا حق کی نہ کر دیا دفائی	نہی رنج و بلا مین بارہا سی گہات
نزارون مگر گئی ستر کو حیرت زدہ ہوا	بہار ہر چو آواز مین بزلانہ سی گہات

فنا جو ہو گئی لعنت مین اپنی رنجے ای قائم	اوہین بارہ گراں دیکھ مر جا سی گہات
--	------------------------------------

جس نے خدا کو بھی کھو گیا وہ	ہی معدن پر فیض وہ اللہ کی قدرت
جب رہ جو او سمین عطا ہو گیا ایمان	تو پائی ہی مراکتے او سمین نصرت
یہ خواست دل اور نشن اس زیاد	تیری ہی خدا کو عذابت کری خدمت
امداد ہو کی تین یہ دولت عظمی	جس طوع عطا ہوئی حق ہی تعظمی
جو کہ نظر آتا سی افلاک زمین پر	تحقیق کہ ہی آگے ساری وہ گہات
جا روکشی رضو اقدس ہو سیر	کی شبہ مین سمجھو آوی افروز عبات

۱۳
 قائم کری کھڑا تیری کہی خرد
 اور رہے بنا تا تیرا پایہ رفعت

بر عرش و فرش ضیوہ نور محمد است خورشید پائی بوسی او میکند دام بر صفحہ حیات جو مینی کمال عام ابدل توشا دباش کہ در فروخت	از سر دو دہر رتبہ و فہر محمد است مہتاب را چہ نور حضور محمد است این سر تو سہ ز طہور محمد است قسمت کنندہ آب طہور محمد است
--	--

قائم حیرانگرد از شی بانہ روز
 چون بہر توشا یہ غفور محمد

مہوفا یارسی اس دکھا لگانا عیبت اوسنی منہ پیر کے دیکھا نہ کہی نہ نظر شہر دوستی کچھ اوسنی پایا منے وہ تو آتا منہ میں تر لون ہو دناں پرا امی سگر نہ کہی تو نے کیا سکھو شاد آبلہ پوٹ گئی دکی ٹری زخم تمام	آتش بھرسی بس جان کا جلا نا، عیبت عیبت پیر او کو دلا اپنا جانا، عیبت دل کو اس نخل محبت میں جانا، عیبت مفت میں ایسا یہ غم رو کر کا لانا، عیبت تیرے یاد ضم سکھو ہی لانا، عیبت اسے مریں کا ستم مار لگانا، عیبت
--	---

مست کری جو رہ تو قائم یہ پس اپنا خد
 چاہنی والی کو سن اپنی ستانا، عیبت

کون مو عشق میں یا تیرا عیبت	اور عرق کا سر پہ اپنا عیبت
-----------------------------	----------------------------

ہر کا دل پہ جانا ہی تو اچھا رعبث	ہر کا دل پہ جانا ہی تو اچھا رعبث
شوخ کو واسطے دیکھنا تا، ہر دارعبث	شوخ کو واسطے دیکھنا تا، ہر دارعبث
کیون درانا ہی مجھی خنجر خو کو رعبث	کیون درانا ہی مجھی خنجر خو کو رعبث
رابط الفت کا انہوں سے رعبث	رابط الفت کا انہوں سے رعبث
عشق کا انہا ہی اوسر شوخ سے رعبث	عشق کا انہا ہی اوسر شوخ سے رعبث

ناصحا دل پہ قائم کی انتر موگر

روبر و اوسکی نصیحت کی کفارعبث

ہر کا اسی دل ہے انتظارعبث	ہر کا اسی دل ہے انتظارعبث
بار کا کہ گیا کہ آؤں گا	بار کا کہ گیا کہ آؤں گا
ایک ابرو یہ تیرا کا فی ہے	ایک ابرو یہ تیرا کا فی ہے
پایا دم ہوں پر تیرا ہوں بار	پایا دم ہوں پر تیرا ہوں بار

مئی وحدت کی بی بی قائم ہے

اسکامیت خانو خمارعبث

کب تک کر لگا ایدل جا رعبث	کب تک کر لگا ایدل جا رعبث
کرتا ہی آج مرغ گرفتار رعبث	کرتا ہی آج مرغ گرفتار رعبث
کی مینی اوسکی سامنی سوبا رعبث	کی مینی اوسکی سامنی سوبا رعبث
ایکما ہی دیکھا نہ دیدار رعبث	ایکما ہی دیکھا نہ دیدار رعبث

اور سکا وہ ظلم اور سپہ برادر کی	کچھ ہی نہ مینی کی ہندو رقتا رانیا
آرام تو کچھ آپ ہوا تھا نہ نصیب	وینا ہی جس کے بلی وہ ازار انیشت

سکا کسی شوخ کی کسی یار بیانو	
قائم کے دلو کا فی سی ہمارا انیشت	

کیوں نہ فرما دیوں جو نظر آنا	ہائی سپہ فتنہ خاکسار آنا
بعد مدت کی ترنگہ قسمت سی جان	حیف اب سپہ پیر پتری گہرا نا
شاہ دمانی سی ذرا ملکی ہم ہٹی ہتی	خل انداز کبان سی ایدہ آنا
نفع تھا جس کے دولت سی ذرا نا	وای قسمت ہوا او ضرر آنا

اب تو قائم بہ ذرا رحم کی کر یا گناہ	
جیکہ درخش سری اب ہوا آنا	

کرنا ہوں پیرین پتری ایجان انیشت	مرجا پوٹا کر لگا تو امان انیشت
میں ہنگ رات دن میرا کھونسی جو رونا	تو سرہ ایک ہو گیا طوفان انیشت
ستائیں ہے ایک ہی پتری و فتنہ کش	کرنا ہی کس کی دل نادان انیشت
میں ہوں ضعیف بندہ مسکن و خف	سنی ذرا عزیز کے سلطان انیشت

قائم عجب ہے بات لیار کی میری	
کرنے میں جس کی گور و مرجا انیشت	

سا قیا جام دی بہاری آج	لب لبیب جیسے گلزار ہے آج
------------------------	--------------------------

روغن وصل کی میری مونس	سینہ اغیار کا فکا ہی آج
جبلوہ زلف کیا ہی رخ پہ ہے	کونج ظاہر ہے او سپہ ماری آج
لبیکہ شو ریدہ تیری الفت کا	تیری قدموں پہ جان تھاری آج
کیا ہوں جس سے تیری جو چہ	جان پر میری اضطرابی آج
تیری ملنی کی واسطی اچان	دل میرا بسکہ انتظار ہی آج

لطف سی دریا کے ای قائم

عاشقوں میں تو شیر یاری آج

سچ کہو میری کیا خطا ہی آج	جو وہ اس طرحی خطا ہی آج
قاصد اتنا تو یہ کہہ نہ	بحر الفت میں یہ کیا ہی آج
مار کر تیر غم کا ای ظالم	اب بہلاؤ کہ ہر چلا ہی آج
شب بچہ ان میں رات دن دیکھو	میں ہوں اور نالہ ایک صدا ہی آج
مقدم یا رہی ای قاصد	بزبان صبا سنا ہی آج
اوسکی ابرو کا ہی بدل زخمی	کس لہری میری دوا ہی آج
خود بخود غنچہ دل ہی گلا یا	حیکر کس پہ یہ ہوا ہی آج
جام و ساغر سہی کی من دیکھ	جلد آیار کیا مزا ہی آج

جل دراز دیکھ اوسکو اب قائم

کیا ہی باتوں میں من لقا ہی آج

دل لگی کس طرحی میرا آج	ہجر کے غم سی ہو گیا تارا ج
ہجر نے یوں تیری دبا یا ہے	جیسی دب جائی باز سی دراج
اس قدر ہسی منہ چھپا یا ہے	دیکھنی کے لئی من جو محتاج
اس عثمان جان بلب آئی	کار پورا ہوا نہ میرا کاج
ویکھ میرا طرقت کو آنکھ اوٹھا	نہج کو حق کی کیا ہی صاحب تاج
رخ پڑ تو رہ عجب جلوہ	حکومتی من ماہ و مہر خراج

شکستور غنچین سن ای قائم

ملکی آج نہج کو ی معراج

جلوہ ہی حسن کا عجب انداز یا آج	ای غم تو جا کہ ہی کڑا وٹک آج
شاید ہوا ہی باغین اس شوخ کا گلہ	باد صبا جولا تی ہی بیان بوی یا آج
محبوس ہوتا جو دام میں تو سحر کی لا	اب دیکھ لی ہی نہج کو میہ بہار آج
بوسہ جو مانگا ایک ہی وہ بول آؤں	بہو ای تھل کو ی تیری ذوالفقار آج

قائم سی باسادہ وان دیکھ بہ طرف

خدمت گری کو طے ای شہ سوار آج

گلاب من ہی نہ لالہ من نہ سن من آج	ہی بوی خوشن بہلا جو تیری پیرن من آج
نر شمع ہوئی کہان حر اور پیرن وہ	جو جہبہ تیری بیان لکھ سا من آج
خیر یہ لائی آباد صبا تو کسی واہ	طفیل آؤں کی جو ہی بوی تیری دن من آج

لقاب خوشا کیوں گیا تھا باہن تو	کہ جسکی رشک سی شش لگی جن میں آج
خدا نکالی تو لکھی وگرنہ ہی شکل	گیا ہی دُوب دل ناتوانِ فتنِ مہج
جو تیری غم میں کہن منہ سی مری	تو آگ لگ گئی یکبار ساری میں نہج

الم کا تیشہ رکھا سہہ جو کہ قائم نی

دو بارہ شور اوٹا اوسے کو کہن میں نہج

فی الحقیقت میں معنی کہا یا پہنچ	زلف کا تو نے جب کہا پہنچ
کاکلِ عنبرین فی تیری یا ر	دل میں سنبل کی جانیا یا بیج
شہر آہ فی میری جا کر	رات گرد و سنجو ہی بنا یا بیج
راست ہوتا نہیں ہی دل تیرا	دیکھئی اوس میں کیا سما یا بیج
تیری دیدار کی تمنا میں	میتنی ہر طرح سی اوٹا یا بیج
بار مائینی تجھ کو جو دیکھا	ای سمکا رنجہ میں یا یا بیج

تیری در پہ کڑی سیہ قائم

سجھ کا اسنی ہی اوٹا یا بیج +

میاں چمکی سی کٹہر بسی موی تار بیج	عجب ہے جلوہ ناپچلی سیہ مار کے بیج
رقیب سے خدا مان ہر طرف کو نہ آ	کہ فتنہ ہو کوئی بر یا میری پہا ر بیج
ہنگاموں خضر میں تو دستگیر ہو جلی	پہا ہوں دیکھ میں آہ سنگ و کاج بیج
جو تیری یحییٰ آنور وان میں تو اونہ بیج	سدا رہو تالی غم سی شکیبا کی بیج

شہید ہوں تیری مژگانوں کو دیکھ کر اگر
کہیں تو رحم سی بکبار دیکھ لی ایمان
رہوں گا حشر ملک میں طہان مزار کی

ہمیشہ جوٹ تو قائم سی بولنا سی رہا
نہ آما حیف و نکم کہیں کسنا کے بیچ

تیرا عشق بن الیگو تیری اگلی گلستاں
تیری ایک شاخ کی پر تو سی ماہ درخشاں
ہوا ہوں جب سی تیرا عشق تیرا عالم
چہرے ہاں کو مژگان میری سینہ چین
خفا کی عارض تا بان سی ایجاں ستاں
زبانجا بیچ جی شہر سی اور یما کھنڈاں
سمجھتا ہوں میں ابھی انور سی با بان
تو او سکے در در جانی ہی با غار شہزاد

ذرا تو غور کر دل میں سے قائم کس طرح لان
سننا ہوں نہ تو گزر سے آہ غریبان بیچ

جب سی یہ دل گرا ذفن کی بیچ
سہجی لب سی تیری ایجاں فی
بلبلو نے مجھ کی آج ہی دہوم
اوسکی شیریں جال فی یار
لیٹی خوشنما کے دوری سی
بعد مرنے کی جو نہ آوی وہ
عشق میرا تو دیکھنا نا صبح

حال باقی نہیں بدن کی بیچ
لعل خلت زدہ عین کے بیچ
اوسکو دیکھا کہیں چین کی بیچ
شور ڈالا ہی کوہ کن کی بیچ
قیس ہے اشکبار بن کی بیچ
دیر کرنا ذرا ذفن کی بیچ
جبکہ پوشیدہ ہوں کفن کی بیچ

آه دلسی میری برآوی گے | خلق حیرت میں ہو زمین کی بیج

قائم اب غل ہی اوسکی چرسی
سرد سنبل میں اوسمن کی بیج

ایں خاک ان سسی بیج | دیدہ اشکبار ان سسی بیج
تو فی لالہ کی طرح کہا یاد آخ | ایدل داغدار ان سسی بیج
انہی الفت میں ہی سرسبزیاں | سبکدلی و ہنار ان سسی بیج
زلف کے دام میں پنسے ہیں | بلکہ صدائیں مار ان سسی بیج

میں نہ کہتا تھا تجھ سی ای قائم
سیر میں بس نالکبار ان سسی بیج

بہارِ شمع کی نیرنگی سی دل کی طرح | بیوجہ ای ناصحا تجھ سی کہ یہ سب کی طرح
نہایتِ وقت کی چھائی ہی تیرے جھکے سر پر | جبرئی اس شمع کی تم دیکھ لو نازل کی طرح
سکستہ کوئی مجلس میں ہی اکوئی تنہی | اویسہ ای راہ تو کیا جانی کہ یہ مجلس کی طرح
وہاں تیرا تیرا ہو گئی تیرا سبکدلی و ہنار | بناؤں گے تیرے بار و کعبہ کی طرح
نشاخوں پر میرا اور کوہ کن کا نام دی آہ | غم دور کیا تیرے سر پہ دل ڈال کی طرح
سب غم ہی قسمت کی گردصل اوکھا تو تیرا | تو غم پر صبح پر آکھا ہو یہ مشکلی کی طرح
ہر ایک غم وہن مل رہی ہے ہر ایک عجب میں | کڑی ہی ایست بی پر تو قاتل کی طرح
تکساہوں ای شہرِ خوبان چھی لکی کرکائی | تو خود جانی آج جان من کہ یہ منزل کی طرح

	<p>فغان لکھی ہی کا پس میری عالم بالا کسی دی وادی قائم کہ کو کا ہے کھچ</p>	
<p>گدڑی ہی بحرین تری سررات بطرح اوس ہر دلی مٹی کا کچھ سنگ اینین تردو فاکا کام کیا کچھ نہ اوس کی شش گدڑی تازہ و غمزہ خوشی گئی خوشہ بی نظیر</p>	<p>کرتا ہوں بخت سی من شکایات بطرح بہشای وہ قرب لگا گات بطرح دینا ہی جال کج کسی جو وہ مات بطرح اوس چل ملی کی کیا کہوں خات بطرح</p>	
	<p>قائم جو اوس کی بحرین تری ہی روز و شب کرتا ہی اس لئی نہ حکایات بطرح</p>	
<p>محبو بہا تا بہن ہی بار فتح پیالہ پڑی گلاب کی مٹی سی ای کل اندام ساقی بہوش سجل لب پر کرون تیری زبان ہی نشہ یہ تیری محبت کا وہ ہی دن ہو کوئی کہ محفل میں</p>	<p>خبر تیری ہی یہ بی بہار فتح لیک محبوب ہی بس وہ خار فتح دی پلا لگی بار بار فتح ایک کیا بلکہ سن ہزار فتح محبو ہر گز نہیں خار فتح ہو تو پاس اور کنار فتح</p>	
	<p>آج قائم بہانہ آیا ہے ہو عطا محبوب کو شگوار فتح</p>	
<p>ہے جبرائیل نیاز بلطرح</p>	<p>مجھے کرتا ہی ناز ملی بطرح</p>	

تو باد بوجہ دست تو یار کا بید	کیونکہ او سکائی راز بی طرح
بس دلو میری ای عیا د	ہے دبانا ہی یہ باز بی طرح
ی سا سیر تیرا جو کلکون	واہ او سکی سے تاز بی طرح

ابروی یار دیکھ کر قائم +
لگا بڑے غار سب طرح +

ہو گیا افسوس محسوس کس طرح بنی ارشوخ	جیتا ہی پہلوئی دلو میری اجا ارشوخ
رازدن لوٹن ہون بسمل کی عطر	یہ خدا جانی کی کیا مجہ بر گنا آزارشوخ
گس گس ننگان تیری سینہ کی اندیر	میری جھین ہو گئیں یہ پنجہ خونخوارشوخ
ابروی خدائے کو جھکا نہ زیادہ ایمنہ	قتل کو اس نم جانچی ہی سی تلوارشوخ
بار بار توئی کہا او لگا تیری پاس میں	ایک ہی ہرگز نہ رو راکیا اوارشوخ
لی جیسا اس کا ہنس شکیں کو تو ایمان	کھاٹ کہا نیو نظر آتا ہی یہ کیا ارشوخ

نام انیرد تو سسی مدوس موای دلربا

کچھ کچھ قائم سسی دل کے کو تو انکارشوخ

چمن میں جس فراغ کی شاد شاخ	عجب سے طرح گلستا عین ہی نہاد شاخ
تو دیکھ جاکی اب سیر وہی پی تعظم	راکھ غنچہ و گل سکھ ہی اماد شاخ
نزکت او سکی کلائی کی جوڑی ہی نظر	تو سہ کھار ہی ہر شاخ پر زیاد شاخ
جو تیری زلف کا کمال ہی اگر دیکھی	تو عمر کالی میں کیونکر ہو یاد شاخ

عز و حسن بر اینی نکر تو ای گلر	که درستان سنی نه زار کیمه علیحدہ شاخ
عز و حسن بر اینی نکر تو ای گلر	که اکید شاخ سپین سکارون و زبا

جو قائم کو سنی کین با عین لی کنکری
تو ایکار کک کاک کوئی قناده شاخ

شوخ کی کچھ اندونمن ہوگی آنار شوخ	شوخ و انداز غزہ اور ست ہر کار شوخ
پہلی تو کچھ ہی کرم راہ محبت سی تھا	حیف صدافوس سہ کدابتا وہ ہر بار شوخ
خیر تیر فرہ سی کیون گیار خمی تو چھوڑ	میرج بسلی ہون طہیدہ طہیدہ جگوار شوخ
کیون میں شکوہ کردن اوس میں ای کچھ	جو روا کرتا ہی جان پر بر طبع از شوخ

کر کے قائم کو خستہ ابروئی خنداری
آج میر قتل کیا باندہ کرتلوار شوخ

نام حق مجھ پہ کر کرم ای شوخ	ہر طرح ہی تو چڑھنم ای شوخ
جو کہ ی حسن میں تیری جلوہ	جلوہ کو میں میں ہی کرم ای شوخ
دیکھ اس عاشق بخیف کو اب	اور روا کرتا نہیں ستم ای شوخ
دل تو دی ہی چکا تھا پہلی جان	بلکہ حاضر ہے اب تو دم ای شوخ

اکی قائم کو ای جبارا
ست کری آہ چشم ای شوخ

داغ فرقت کو دی گیا وہ شوخ	دل میرا دم میں لگتا وہ شوخ
---------------------------	----------------------------

<p>کیون نہ چشموں کی اسک بجاری ہوں کیون نہ روئی چمن میں بلبل تار میں نہ سہتا ہوا جگہ اسی نادان ہوتا شرد وین اوسکی جو دنرات سنی پوشیدہ کر رہ اوسی رکنا</p>	<p>۱۱۱ شکو کیا کہنا نہ کیا وہ شوخ ایک نامہ نہ لکھ گیا وہ شوخ جانی جا کہ رہ گیا وہ شوخ شکر ہے آج دیکھ گیا وہ شوخ بید میرا پاہ پا گیا وہ شوخ</p>
--	---

قائم اب انجمن میں ٹک چل کر
 دیکھ تو سی کہ یا گیا وہ شوخ

<p>کیون نہیں پاس ہاری پہلا تائی شوخ رات باقی نہ ہی مرغ سحر لول اوئی کل جو غیر و سنی لئی بیٹھا تھا وہ پر علم کیسے بیکانہ سی اب تم جو پہلا ایک گئے ایک گئے بہ تیری قربان ہوا دل مرا وصل سی اپنی نہ گائی کیا خوش ہو گوار</p>	<p>روز شب ہو تو از بس کہ رولانا ہی شوخ اب تو رخصت کا وہ پیغام سنا تائی شوخ آہ وہ آگ میری دل پہ جلا تائی شوخ اپنی اقرار کہ اب کیون تو پہلا تائی شوخ کوئی تر گان سی مجھی کیون تو تائی شوخ بار فرقت سی مجھی بک دیا تائی شوخ</p>
--	---

اب تو قائم تو کرای پاؤ ذرا اپنی نظر
 کس لی در بدر اب ہو گوار تائی شوخ

<p>محب لاچار نہ ہو لگا کوئی میری بعد تو فی بس راہ محبت میں مجھی کشتہ کیا</p>	<p>اور خطا وار نہ ہوا اب کوئی میری بعد نام الفت کا نہ ہو لگا کوئی میری بعد</p>
---	---

<p>۴۴</p> <p>بھجی کھنٹی نہ پینا دھکا کوئی میری بعد ناز سیرا نہ اوٹھا دھکا کوئی میری بعد عشق کا نام نہ لیو دھکا کوئی میری بعد مہین بہ جو ر اوٹھا دھکا کوئی میری بعد</p>	<p>۴۵</p> <p>ہلین اتاسی کروں چاک گریبان پنا تم تو ارمان کرو گے یہ کارا جالی تو فی جو محبت کی نہمائی نہ غرض لاکھ طرح سے تیری ظلم و ستم مہی سہی</p>
---	--

<p>عاشق زار ہی جہل حسنی تیرا قائم اس از نہا نہ باو دھکا کوئی میری بعد</p>	
--	--

<p>بلبلین رو دھکی ملل کے سد امیری بعد کون سہو لگا تیری جو و جھامیری بعد محشر کو لگی کوئی دم مہن دہ امیری بعد مجھ سے عاشق نہ ہو لگا تیرا میری بعد</p>	<p>حاکم شغین لڑا دھکی صبا میری بعد اپنی مرنسی نہیں خوف مجھ ہی رقابل زلیست سی باتہ اوٹھا تا مہون تیری مالو عشق و ناز اوٹھا تا مہون جھاستہ انرا</p>
---	--

<p>سوگ عاشق کا سہی کہتی ہیں اپنی قائم تو ہی ماہو غن لگانا نہ جھامیری بعد</p>	
---	--

<p>مرحبا ای جوان مبارکباد کیا کری کام نشتر فساد جان شیرین کو کھو گیا فراد ساقی کھلے کو کر کے یاد</p>	<p>بہتی صحر اکو پہر گیا آباد جب بد غن ہی خون نہو باقی کیا حلاوت ہی دھک کی شیرین شیشہ روتا ہی بھکدان لی لی</p>
---	--

<p>کر چکی جو جو سو کا قائم</p>	
--------------------------------	--

آہ وزاری و نالہ و فریاد

کونجی سفتا ہنن میری فریاد و	کیا ہی مشکل ہی اور ہی بیداد
تو رہو اپنی گھر صغ آ پا و	ہم جلی حیف دشت غربت میں
فتبس بن کوئی کوہ کو فریاد و	عشق کی میری گریز ہو و
نہ کیا آہ جان نثار کو شاد و	وای بیرحم تو نے گاہی ہی
ہی پیہ پیستے تو ایک ہی بٹا و	کس طرح میں لگاؤن اس پہ دل
سخت تر ہے و لیکن سکی فتاد و	مینی جانا تھا عشق ہے آسان
چاہی اس کو نشتر نضا و	و یکہ کر جال میرا بولا طیب
جان و دل دو تو لگیا بر باد و	ایک نظر میں تو ای بت بی نیر

ہی کڑا قائم آستانہ پر
کہہ تو ہو اسکی واسطی ارشاد

حسن ترای میر و مہ سی نیا و	نوجوانی بھی مبارک لبا و
حبیبی من و گن مانی و پیرا و	تیری تصویر میں ہے کیا اعجاز
و انصافی زلف کے عجب ایجاد و	ہیں قربان میرے تل پر ہے
بلکہ قدرت سی بن گیا آستانہ و	ایک ہے حرف میں ہو اکمل
سہرہ میری کھڑا ہے اب بچا و	من خطا وار ہوں لئی شمشیر
یک طرف دام یک طرف صیاد و	مرغ دل کس طرح بچے میرا

دستگیری سستی تیری ایجانان	لہریا کمرین جا کر کے ہوؤں میں آباد
خاکیا کو کروں تیری سرمہ	آرزو کچھ نہیں سی استی زیاد

وصل کا نامہ جلد لکھہ قائم	
ی عجب کیا کہ یار کردی صدا	

کس طرح سمجھاؤں دلوں کو تاجند	یہ ہوا ہی عشق کے بند عن بند
تیند آوی کس طرح بالا، نام	وزد استاد ہے لیکر کے گھنڈ
ہی شب تار یک اور بجلی کا زور	ہو رہا ہوں ہر طرح سی درد مند
میں ہوں فرمان برتری فرمان کا	ہی وہی منظور ہو چکے کو پسند
عاشقو عنین تیری میں ایجان من	ہوں ضعیف و خوار و سناہر مستمند
دو جہان سی کام کچھ مجھ کو نہیں	تیری الفت کا ہوا ہوں پائی بند
اپنی تنگ دیدار سی چہرے صغیر	جلد کر اس منظر کو ارجحہ بند
محل لب سہی شکر افشان ہو ذرا	ہر سخن اس تلخ کو تیرا ہے قند

ی گدا در کا تیری قائم غریب	
شک نہیں اس میں ی تو شاہ بلند	

نہ زہنہار کوئی اس جگہ ہوا ہی شاہ	کہ کارستی کا ہی فی نبات و فی شاہ
مدام بحر میں روتا رہا تیری فوسا	بہ حیف گاہ پیاری کیا نہ مجھ کو شاہ
تمام عمر میں کرتا رہا تیری خدمت	نہ ہو ہی اب کہ ہو جائی مفت میں شاہ

برگرم کی مجھ پہ نگاہ کر کی ایشہ عاک
غلام اپنا سمجھ اور بلکہ خانہ زاد

ہون جان و سی من قائم نیست خدمت من
سی آسرا تیرا صاحب سخا و داد

مین رہتا ہوں دسرات یک تیری یاد
نہ گامی کیا وصل سی مجھ کو شاہ
نیری زیر فرمان ہیں سب بدل
سلمان و اسکندر و لیقتبا و
سہ و مہر تجھ میں قربان سدا
نیرا حسن دارین سنی زیبا و
توانا کہ کرد شکری میری
مین چاکر ہوں تیرا سنی امی خوشنما

نگہ کو کر نرک قائم سنی مل
ہوئی اس میں غارت نمودا و چار

غنجہ و گل دہان سنی تیری لذت
ویدہ خور روان سنی تیری لذت
جلو نہ حسن تا فلک پہو چپا
آسمان آسمان سنی تیری لذت
کیا تبسم ہے کیا تکلم ہے
ہر ملک ہے بیان سنی تیری لذت
تو ہی مقصود ہے دل و جان کا
آتشکارا نہان سنی تیری لذت
اس لئے آرزو سے جنت کی
موری وہ جو جان سنی تیری لذت
خال کا تیری عکس ہے سارا
نی نشان بہ نشان سنی تیری لذت
تیرا دیدار دیکھ کر کے عرش
ہو گیا کام و جان سنی تیری لذت
ہوں پڑا گر ٹہری من قدمو نہر
جگ من ہوں آستان سنی تیری لذت

	تیری در پرہون اس لئے قائم ہی مکان ہی تیری مکان سی لذت	
ہول ہوتا ہی گلستان سی لذت پانی اب خار معیارن سی لذت مہر ہے ماہ زمستان سی لذت لک ہے وہ عند لیلان سی لذت ہو گیا پیر اور ریحان سی لذت جان ہو میری لک ایاں سی لذت		مین ہوا دیدار جانان سی لذت دشت ہے خوشخوار اور ناریک تر دن برابر ایک سی ہونین کب کہا تر قے ہے یہا فضل کے ایک تو تھا ماہر تو گل عذار ہی دعا میری خدا یا دمبد م
	عرض ہی قائم کی سہ درد و جہان رکھو سینہ میرا فرقان سی لذت	
دوسری تیری کس لئے پر دل ہی دنرات ایک تیرا ہی رہتا ہی انتظار لک دیکھ لی نظر سی بھی اپنی شہ قد مون پہ صدق دے کروں کتنو اب کرم سی اپنی تو کر ہکو میرا ہی عرض اب ہی میری خواجہ بار بار اس فکر سی سینہ میرا لک خاطر		سہج ہون اپنا جھک جو مین باگزار گزار جان کس کام سی تیری ذوق مین ہون پایادہ لک تیری انتظار مین جز اسکی کچھ نہیں ہی تصور میرا دگر افسردہ دل ہی غنچہ کھتر سی لب میرا ہو دسگیر نام خدا اس غیب کا کب دیکھی ملو نکا مین تھکے کا خزار

دیوانه تیری عشق من بنو این عشق
دست جنون کی بود گریبان تار تار

قائم کی انعامی پوری جناب من

من ہوں فقیر تر تو ہی میرے شہر یار

عشق کا غنا حسا دل ہوا از حد مضطر
اب جنون کی کیا کیا مری دلہ اندر
ہوش اور فہم کے کیا کیا پرواز کس
حیف ایجان تو لیتا نہیں زہن ہار خبر
روز و شب نالہ و فریاد ہی سرنگوں
کیا خبر تیری سببتا ہوں کیسی رستگار
بزم من مطرب ساقی کی دگر خند نا
میرا نام خدا اپنی تو جلد سی
کر کے بس من بھی ہر پوچھا کچھ حال میرا
پس لے نام خدا اپنی تو جلد سی
قاصد یار سی جا کر کہو اتنا پیغام
دل پہنبا اسمن زہن ہار مری ہمد تو

و صلی تیری غنائی سدا قائم کو

بس وظیفہ مرا رہنمای شام کو

تو حیور دی یہ دل طمع خام بلیک پر
شب میرا کسینی جولیا نام بلیک پر
مستہ شیر لیا اوسنی وین چین بلیک پر
ہم ہوین کہن او وہ کھفا م بلیک پر
میری ہی شب و صلی شب قدر سی بتر
دینے کا وہ کھروہنن ایک جام بلیک پر
شب میرا کسینی جولیا نام بلیک پر
ہم ہوین کہن او وہ کھفا م بلیک پر
ہی پاس میری آگج وہ خود کام بلیک پر

قائم فی اوسى کنجا جب غوش من اپنى
ہر تار باسکى وہ دلارام ملک پر

شب کو غرق کسی کوئی جہان کی کنٹر جہوم کر
رہے تھے کہ کوہو بخا سرخو ہو کر من آج
ماہ کامل من ہو کر نظر آتا ہے صف
سی امید ناز حسین سچا ہو چل
من جو کتنا تھانہ لی کلشن بن تو رہی نغاب
اور غش کیا ہے دیکھو حالان عرض نے

جہان کی من آسمان سی اوس کو اختر جہوم کر
خبر قائل سی بس اللہ اکبر جہوم کر
رخ بہ بکری سی یہ جب جسد تکر جہوم کر
جلوہ گر تو شمس کے مانند سر جہوم کر
کچھ فقط حیران بنیں ہے سر و شہ جہوم کر
ستعد گر تیکو سی یہ چرخ اختر جہوم کر

نظم بر قائم کی اب پشت فلک سی در تخم
صیدم کر تائی قربان شاہ خاور جہوم کر

یاغبان اپنا سواد دل روی جانان دیکھ کر
برق و مار انکا جاعین ساتھ رہا ہی نام
حدت گرنی کی سچی مینہ برستا ہی نام
وقت آخر کیا سچائی ہوئی اوس رخ
رشتہ کل من خبر میری بوی گل سی بول
وصل کا تھک کر کہ ہو اسی عند لیب

بلبل شیدا ہو خوش حبی گلستان دیکھ کر
کیون نہ خندان ہو بللا وہ بھگو گریان دیکھ کر
کیون نہوا امید حجت تھکے عصیان دیکھ کر
مار کر تھو کر جلا یا بھگو تو پہچان دیکھ کر
جہور دی سر چمن بلبل یہ دیوان دیکھ کر
جو لگی تباب ہوئے خار حیران دیکھ کر

ہی نہ قائم وہ جہا مجھ سی جای عریض

منه چو بیا اوسنی بجو خوار و زور ادمگیر

دل میرا گرفتار سوار شک تر بر	سر و دست پیرانای لیلی بجو میه در در
دوری فیتری کردیالاجار بست	اس حال پیک نام خدا میری نظر کرد
ایدوستو کیا پوچو سو اس حالکو میری	لینا سنن زهار خبر میری سگمر
ز یاد بیلی کی گلستان من عیثه	صیاد تو کجیه خوف خدا کسی فرادور

مست عشق کو اس سجنجی میری نموس

قائم جو هو اسمن تو آخر ده گیا مر

گروه کله وی سیاه مار چان چوگر	مار جاتاری سبیل گلستان چوگر
باغبان چانارابن من گلستان چوگر	بلبل ناثاد کو جون کس حیران چوگر
جلدیاشکو و تنها مهربان چوگر	گرگیا اندر شجبه چشم غزالان چوگر
اوگرگیا مثل صبا کی ایک بران چوگر	حبطرچو وی لکان سی تیر بران چوگر
بو گیا شکل هوا جوار باران چوگر	بانی بابی کرگیا سیلاب عمان چوگر
گرگیا جنون و دیوانه جانان چوگر	حبطرچو سایه پو بران نمایان چوگر
کردیا اندر سیر به مر زلف چان چوگر	جلدیاحبطرچو شب پر مهر تابان چوگر
دین شب و تجوسی کیونکر نه جنونی مثال	زلف بللی پریشان ماه تابان چوگر
گرچه دل نگری هوا مثل لکان کوسن	باغ کو جاتانین سر و چراغان چوگر
بام برمت بر نه تو ای مار و بهر حد ا	بوگیا گنگام تند و ماه تابان چوگر

کمر صبا لچائی بوی زلف تیری بی خطا	مشک بودنت حسن روم چون غیر الی
بن گیا چون سایه حران اسب سلطان نعین	خاک گل جانان بن برگز طستان چو در کمر

کس طرح فرخت بود قائم چو بش بران چو در کمر	
جلد حاسوی سایان سیر بوستان چو در کمر	

کیا دلو میری بیکدا و نه شوخ سگمگر	ارکب ناز سی انداز سی کیم مانه کمر
کسبون چید و سگمگیا تو فاقه خوشگور	کراتها میری جان تنجی تن سسی جداسر
خون بود نگار کردن پیری میر بر و	اسبات سسی ایقا صد احوال کج و کمر
ار د بیان من گذری بی جوی کوی کشت	ار نرسیت سی یکدا مراد لگیا کمر

ای مبت بختی لازم با قائم کی خبری	
دنرات تیری مایه پیر تری سده آخر	

گلستان خن سی باری کوی جانان کسک	راغ خی ستری اپنا باغ رضوان دیکه کمر
سی گریان پیا نی بر مستعد بر طرج	رقص من و نه شوخ اپنا دور دلمان دیکه کمر
تا تو اینکامیر اسو لطف خشت مشکدا	صحن زندان یاد آتای بیابان دیکه کمر
مجبو حجاب حرم کے یاد آتی بن چراغ	ایضم لوح جبین بر تیری آشتان دیکه کمر
سپه کیا رنج و الم فی دلمین سنگامه سیا	صحن محشر یاد آئی شام حران دیکه کمر
شوخی چشمی اسقدر الیکل بختی اهی نشین	سنگ بولگیا باغبان ترکس کو حرن دیکه کمر
ای حسرونی سسی او نشینی دی او نشین کمر	هم ایسی سی یکا کرن مرینکاسان دیکه کمر

وہ نہیں کہتا کہ دعوائی خدا ایسا بھی
سجدہ کرتی ہیں جسی گریز مسلمان دیکھ کر

آج کل قائم گزارا نہائی کسی کیا
بی تمیز کیا جہاں میں مٹی طوفان دیکھ کر

اوٹھائی جسکی لٹی ہمیں درد و غم سر پر
تھماری درد کی باتوں ہی درد و غم سر پر
تنہا تنہا ہو کس کتاب پہلا حال
کرتن پہ کوہ نمیر ہے کوہ غم سر پر
شال سبز ہو شوق پائی مائی کسی
خرام نارسا سی حل اور رکھ قدم سر پر

یہ درد سہری قائم کہ جسکی ہشت سنی
وہ رکھ کے زانو نہ سر ڈالتی میں ہم سر پر

لیکھا نقد ہوش و صبر و قرار
ایک نظریہ دلی پا رہوئے
مت ستاد لگو میری انظام
تیری شرکان نے ای جھار
دیکھ مجھ کو اپنی ای لیلی
میںی فراد کی طرح شیرین
جان تک ہی تار کے تجھ پہ
شہرہ عشق کا میرا ایجان
کیا کہوں حقیق مائی عیا
شوخی بہ تیری ابروی خدا
زندگی کا نہیں دار و مدار
سگر کہیں زہریسی ہی زیادہ کار
لیا دوری سسی تیری بن میں قرار
سر پہ غم کا لیا ہی تیشہ مار
وائی پہر ہی ہوا نہ میرا یا
ہو بخاں طرف اور ملک و دیار

اجوقا غم خزان رسیدہ کو

جلوہ حسن کے دکھادی بہار

ہجر اگر ہو اگر بیان گہیر	پڑ گئی پائین عشق کے زنجیر
شرش حسرتی ہو انت بی پیر	رات محفلین اوسکی پہونچا جو
دیان بگلو ہین میرا ای پیر	ہون میں رات بخت کی طرح شہ نورد
کون دنیا میں ہو وی شہر انظیر	حسن کیا دھڑیب تیرا ہے
مینی جانا کہ پیر گئی لقت سیر	تیری پیر نے سسی اکی میری ہدم
کہا اس طور سے نہ کر لقتیر	ایک دن میں کہا کہ مل مجھسی

قائم اب عشق میں صنم تیری

ہی طرح نقش پان تصور

ہجر کے غم نے دل کیا ہی تنکار	دلسی جانا رہا ہی صبر و قرار
ہر دو عالم ہی بلکہ اوس پہنثار	حسن کی تیری ہی جان میں دم
ہی مقابل جو خنجر خوشخوار	کطرف کو جھاؤن دل لیجا
صدق دل سے ہوا غماز گزار	تیری ابرو کو دیکھ کر عاشق
قتل پر پابند اب نہ تو تلو	میں تو تیری لنگاہ کا ہون کشتہ
طرف میری کہی نہ دیکھا یا	کہوں نہ حسرتی میری دلمین

قائم اب بیکہ حسن جانان کا

کیمیائی جلوہ سے اکسین اور سار

تیری غنسی دیا ہی اپنا من گنڈا راہن چوڑ	ٹھکانی زوٹھی جون مرغ جاتا کستان چوڑ
اوسیدنی ہوا ہون و شبو خطیر و لکھ	کہ جسے گی گیائی کی سہا کج جان چوڑ
زینجا کی طرح اب دم ستر میں بنایا	پریشان کر گیا کیون کج تو ایان چوڑ
ہنیں ملی کامین عشق کہ میدا حسی	ولا وکب ملی مر جاوی پر جاوی عنید چوڑ
مین ہون فرہ عطا و توی خورشید جان	فرانور اپنا اسپہی لایمہر تا بان چوڑ
کسین ایکبار قسمت سی لایا تھا کج تو	گمبایہ کس طرح سی خوار کج اور حیران چوڑ

ستری فرقت کی سحر دین یہ فام جو کہ رہا
تو دینا ہشک سی ہے اپنے لک در پائی عمان چوڑ

یاد تہ کہ برقی پر اور تشنہ کو چوڑ	پر نہ تیری دل سوزا کجی تو ما کو چوڑ
غرف ہو جائیگا عالم الہی خلعین و اللہ	ای سگم نہ میری زخم کی انکڑ کو چوڑ
آہ سوزا ہے اسی ہوگی قیامت بریا	دیکھ زخم نہ میری دل رنج کو چوڑ
دلین رہ جائیگی ظالم تیری حسرت باقی	بہو لکری یہ کہی محبتی کور کو چوڑ
مست و کھا دیکھ شکر دل بقیاب میرا	ٹوٹ جاو گیانہ اس پارہ ملو کو چوڑ
فرقت یارین جیسی ہی مرزا ستر	کند و میہ جاکم فرشتی سخی رہو کو چوڑ
فوج علی میری سینہ پہ چڑ پائی ہوگی	ای میری حسن کی کھیتان نہ طبع کو چوڑ
دکھائی ہنن مچھلین کہی بریطرف	آہ سوزان تو ذرا اوسست مغر کو چوڑ

ہاتھ اور سبز خط کو نہ لکھایں قایم
دیکھ زہار نہ تو خانہ زہنور کو حیر

فرقت یا رین ہیرتی ہیری ہم غار نوز	ہین تی ہیرتی ہین صحرای لکھار نوز
ہم تیری عشقین ٹری لکھی ای یار نوز	ہم تیری حال سی اب کیون نہ خبردار نوز
ہم نشین کسی کہون ماجرا دکھائی	باد آتای مجھی کو چہ دلدار نوز
ہم تو پہلی ہیری عشقین دل دی تھی	کس لکھی رکھائی تو ہاتھ میں تلوار نوز

اوسکی مخلصین جامان کھای قایم
دُشمن تی ہیرتی من تیری آئین غبار نوز

ست کری حسن بہ تو یار سنا ز	سی قند اچختہ بہ جان نثار سنا ز
گل عشرت سی کر تو ہم آغوش	مثل طبل کی ہون من زار سنا ز
تیر مژگان سی تیری ای طالم	اب تک آہ ہون حکما ر سنا ز
بحر را یک اس سی ہے جاری	اشک میری ہین کیا بہار سنا ز
آفرین خوان سی مجھ پہ رعاشق	کیا اوٹھایا ہے مینی بار سنا ز
بزم سی اپنی کر کے مجھ کو حُدا	ہیر نہ لکھی ہو اکسار سنا ز

کوہ فرقت کا سر پہ قایم کے

آڑھ ای سہ رُدا بار سنا ز

پاکسی کون بہلا مظہر ہر کار نوز	کیا سناؤں تجھی زانہ من اوس کی کار نوز
--------------------------------	---------------------------------------

د آہ کرنا ہی وہ مجروح سہرا ایک عانتی کو	پونچھ مت ناصحا اوس خوش سنگھ کارزار
اشک ہو جانی میں اب بول کر سہی زیاد	دیکھ آئی ابر میری چشم گہر بار کارزار
خوب ہی بیولا فرمیں، سن ای علم آہ	ابو جانی ہی اوس خار دل انکار کارزار
بار بار مین کہا نام خدا آئی جانی	کچھ سنادی مجھی اوس فتنہ اغیار کارزار
کیا کہوں حیف طعیدہ ہے جگر سنیہ جوت	ہی عجیب لوک سنا بروئی خد کارزار

ہر طرح تجھ پہ فدا ہی دل قائم ایست
ہو تم اغوش نیک خیمہ نیک کارزار

تاب کیا جانے کوئی سدا ابر کارزار	جمع فیض و عطا منبع انوار کارزار
اس نمٹا ہی میں مر جاوی اگر سار جان	لکھناوای ہنن سرگز میری دلدار کارزار
کسکی سی اکتہ کہ رفتار کو تیری دیکھی	غیر حق کب نظر آوی تیری رفتار کارزار
سحر میں موصوفہ دل اور طعیدہ ہے جان	ای مسیحا ذرا آدیکہ لے پکار کارزار

خون انکھون سی ہے شامیم کے روئے ای عدم
کہا سناؤں تجھی میں دیندہ خونبار کارزار

میں اوٹھتا مارا ہوں تیرا ناز	حیف گاہی نہ تو ہوا دس ناز
ہوں تیرا خد متی ہمیشہ کسا	کیون ملاتا ہی ساتھ میں اتنا ناز
اس نمٹا میں جان تک گدرا	کہی ظاہر ہوا نہ خیرا ناز
حسن سے دلفریب ماہ تمام	اور جوانی کا ہے عجب آغاز

<p>مرغ دگلی لے لے نظر تیری حق میں عاجز کی ہے بجائی باز سیرے بڑا حق کی عجب ہے تاز</p>	<p>ایک لحظہ میں طلی کی رعب چرخ</p>
<p>آرزو ہے خدایہ قائم کے ساتھ اوسن پاکی پڑی جو نماز</p>	
<p>عشق کرنا نہ کوئی میری پس نفس و دام میں گیا میں نہیں ہونز نہار کوئی اس کس + ہی ہی آرزو میری پس پس باس ہٹانہ تیری ایک نفس</p>	<p>عشق کرنا نہ کوئی میری پس حب طرح عشق میں میں ثابت ہوں اینادہ پر ایک دکھا دی تو عمر گزری اسی تھما میں</p>
<p>مرغ دل جارج و ام قائم کے مت دکھا سحر کا تو اس کے نفس</p>	
<p>جلد آ نام خدا اب ذرا پمار کی پاس کیون نہ آتا ہی تو اس عشق لاچار کی بچل دو ستو میری تین دلدار کی پاس تو ہی ہو بخادی صبا اوس میں گلدار کی</p>	<p>قاصد ایسا خبر تو میری اوسن یکا پاس نیم جان ہو گیا از سکہ تیری لغت میں دل سنن لکنا ہی اوس بن کہیں میرا و لکنا ہجر کی با دسی دھنگ ہے اور تر مردہ</p>
<p>حال قائم جو دکھی میں تو کہتی میں طیب اوس کو لکھا تو اسی قاتل خود کواری پاس</p>	
<p>آہ بر تاروں کھڑا میں تیری دیوار کی پاس کیون سنن آتا ہی اچان تو اس کی پاس</p>	<p>آہ بر تاروں کھڑا میں تیری دیوار کی پاس</p>

<p>ست کری عار تو منی سستی ابرو عیان صیف صدف تیری زحکی نظاره کدول سیری لاشه سی سیه او بگی صدامرک بعد</p>	<p>خار موهای سن ای یارو گلذاری کمال ای طبعیده ولی و گنج سی ابرو کی پاش دختر کرنا اسی جا کو خن باز لری کمال</p>
	<p>ست الف کتری هو گیا قاجم بهار چو رتبه کو هوا جاکثر از نار کی بار</p>
<p>نه خوشی هو ای گل سیر تو بهی گشتان کوه کرون لیک شربین کپاشی میریدین جی یار بیدف تی تیری یاد ام لاخچی رسی طایر د کمال مهر قتل سو کرنا تو حاضرین ولی با نجامد</p>	<p>هی عشق هی عشق هی عشق هی عشق سی ی بوس یی ی بوس یی ی بوس یی کونه جا بوس کونه جا بوس کونه جا بوس کونه جا بوس کونه جا بوس کونه جا بوس</p>
	<p>هو ایاله از لیت کافام پر ربا باقی کوه ابرو من بجگا جرسن بجگا جرسن بجگا جرسن</p>
<p>بیتواری نی بیا گرم به باز را آتش پا یون کشتن من کوه دیکه سبیل ای طبع اربد یابین بهمان تنک چون عزاق جانا تجه بن البیر و جن لعل لب غیر حسن</p>	<p>جایا جاکو نو می میرد به میری نار آتش خیزه نکلی می میری آتش به میری آتش می میری بولگی بگره می تیار آتش گرگزی محکو نظراتی می گلزار آتش</p>
	<p>جهه جابلش کاشنا قاجم کس لشی ریگ رننه من میرا تاش</p>

<p>بوفاسی میں دل لگا یا کاش عمر بے تحیرتہ نصیبوں میں تیرے لگان سہی دل خواستہ دل وحشی کو گھیر کر صبا د نہ کہی حال میرا ای قاصد مرغ و لگو میری بُت بی بسیر</p>	<p>نقد اس زلیت کا لگا یا کاش مرگ کے بعد بھی نہ آیا کاش گرچہ سو بار میں بجا یا کاش لی تیری پاس اسکو لایا کاش جا کی اوس یا کو سنا یا کاش دام میں رلف کے پہنچا یا کاش</p>
---	---

دیکھ قحاکم کو نوئی ای میرجم
 پاس اغیار کو بٹھا یا کاش

<p>آہ سوزان فی میری دلپہ لگائی کش خاک و پانی کو طار کر کے بنایا جسم میں تو جلتا رہا فروخت میں نہ بے وز تیری آہ فی میری عجب کار کیا ای عدم</p>	<p>نالہ گریان فی میری اب نہ بھجائی کش پہر بار درگرموا اس میں ملای کش وصل سہی تو فی سگم نہ سٹائی کش دشت اور کوہ میں بکھار لگائی کش</p>
--	--

اتش بجرسی قحاکم کو بجا یون اللہ
 جون خلیل انبی سے پس تو کی بھلائی کش

<p>کرتی ہی دل سے ابروی خمیر بانہ کش طالع میں وصل دوست کا گر ہو نصیب دھڑکی تیری کیا کمون برق اس بھولیا</p>	<p>صبا و تیری آگنی ہی تجھیر بائش بائش کیونکر نہودی بہر بھلا تیرے بائش بائش ہر آخوان ہی ای بُت بی میر بائش بائش</p>
---	--

او لهما رطون تاملی اس کمندین	کرتی جان اب تیری رنجیر پاش
سبب حسن دیکشیر رشک جو عین	اے قصردا کی کین ہنو تیر پاش
ہر آن تک ہوا ہی ہوزیری غم جی گنو	کرتا ہی آہ نالہ شہگیر پاش

قائم تو غور کر ذرا اسکی شباب کو	کیا حسن کی موتی کی تصویر پاش
---------------------------------	------------------------------

کہ سری سابقا تو تر دہ پاری خاص	کہ آج مرید میری ہوش وہ پاری خاص
نہ کیونکہ ناز کرتا آج اسمیری ہمد	کہ سوختہ ہی وہ اغیار دل نکلا رسی خاص
مجھی ہی شل گلستا کی شاہدانی بس	اور اوس رقب کی چٹائی میں رخی خاص
دماغ عرش معلیٰ بہ کون نجاوی اب	کہ ہر آن بہت جہہ بہ شہ سواری خاص
گلاب و مشک گلستان کیونکہ شہر موی	اب آگ کی اوسکی سن پاجا و گلخدا رسی خاص
چک جو اوس لب ناز کی کٹ پڑی نظر	تو دیکھ لالی کو دلیرجہ داغدار رسی خاص
سناؤن کیا تھی احوال دکھائی پاری	نہ جاؤن پاس سی تیری تو ناجداری خاص
سی آرزو ہی دور و عین ہر کالی مین	تو جان چک کہ یہ ایک کا بداری خاص

من التماس نہ اصدق دل کسی کرتا مہون	کہ تیرا بندہ ہی قائم تو شہ پاری خاص
------------------------------------	-------------------------------------

صبر کر ایدل کہ ہو تو بار حیران سی خلاص	بلبل شیدا ہی ہوتا ہی گلستان خلاص
دیکھتے ہر جہیز کی شب کو ہم ہی ایدلا	تک نہ ہی شہ پاری بہ دام حیران خلاص

<p>سودن کما بیابان گام گردان سی خلاص جان اب موتی بنین فرسوس طوفان خلاص ابنیت حیران مومن کرب مودع حیران کس خط مودی بهلا به رفعت بچار خلاص کیجو بر توتنه رگز مری جانان سی خلاص مروی خد میکار کرب اپنی سلطانی</p>	<p>سقدر آورده فرقت هوا جو دشتین چشم کایه حال ہی جو شک سی بیابان ایکباری دیکه کر چنگو هوا این خود پرست خود بند نایا رس دل ناد انکو سنی سچین هی دعا تجبه سی الی رفعت سی موجد شاه ہی پیر این او کاتبه دیرین مومن</p>
--	---

<p>خشب قائم سی قائم کی بدن بین انکس خاری مانند ایل مومن ندوان سی خلاص</p>

<p>که شعله دل به بگوئی جان انا مرض دل طبعیه پی چکی کی کیا بهار مومن بهار دلین نه جب جای آخار مرض که سر به اپنی مین رکتا خود انفقار که خلعت مین سیه می شهبو شهبو یا مرض که مرگ سما می سید که تانی انتظار مرض</p>	<p>او شهای سحر کی باعث سی لکبار مرض کیا ی جیسی که کشته جمعی جفا کرنے فراق و به کسکو خندانده کلاه عجب درو مجھی کیا ہی تیری خنجر سی نه سحر کو سمجھیم کم سیه ہی بڑا آزار تسلی کب بود داسی تیری جمعی صحت</p>
---	--

<p>خدا کو واسطی قائم کی حال به کریم اب کد دیکه مری ولید اضطرار مرض</p>
--

<p>رکتانین ہی سحر و کار بیخود پہنات سحر ہی گویا بزار بیخود</p>
--

<p>کینو نکر نہ باغ ہووی مجھی داغ کی جلد مین برق و عداہ سی میری طمان محنت کے روز پوچھیں گے اگر مجھ سے محکومتانہ ہر خدا ای قسم غما مانجھ و لفتیہ ہوں تیرا مان سکو ہی دشنام اور جر کی ہی ہر بات میں بھی غمزہ کا ہوں میں کشتہ نہیں نہ ہمارا شک جس روز سچے شراب محبت کی پیلی دریا کی اشک آنکھوں سے ظہار کروں اگر</p>	<p>گل ہات میں تھا ہو گیا اب خار بیخ دیکھی ہی کچھ ترپ دل پر زار بیخ کھد و کھا شک ہو نہیں گئے کار بیخ مست و کھا شک تو دیکھ لے اسرار بیخ غزو کئی پاس نہیں ہزار بیخ ای جھپ اب کر دیا لاچار بیخ منظور ہو تو ماری تلوار بیخ دایم رہوں ہوں نشہ میں شرار بیخ طوفان فوج کا ہر انار بیخ</p>
---	---

اخیار سی تو کہتے ہی جلد کی طرح
 تنہا تو دار کی ہی سزا و ترغیر

<p>قاصد الہا میری یار کو خط گر رقیب کوئی پاس بہتا ہو دلربا بیو فاجہا کی ہن عشق میں اوس کی سو گیا روا</p>	<p>جلد دی جا کے کھنڈ کر کو خط دیکھو تو نہ اوس کھا کر کو خط کوئی کہتا نہیں ہے زار کو خط کیا کہوں اب میں بی فکر کو خط</p>
---	--

لکھ لے تو حال اپنا ای قائم
 پھر ہی اپنی نہ ہوا کو خط

ہی دل طیبہ مرغ گرفتار کی غلط	کھانا ہی داغ پہ کل و گلزار کی غلط
کیا ہی نشہ ہے حسن کا بس تیری لڑا	محمود حسین ہو گیا خار کی غلط
منصور کبیر حسی ہون عاشق تیرا	آنا نظری عشق تیرا دار کی غلط
زخمی نہ ہوئی دلیر اسطور سی ہلا	ابروں شیری شوخ جو تلوار کی غلط
تجربہ بن ہی باغ بسکہ چمنی داغ کی حکم	الہی اور کل ہی سبھی خار کی غلط
رب دیکھا ہوں لکھنا اوٹا کر جو دستو	کو کنا نہیں ہی اوس مری دلدار کی غلط

قائم بجادی جانکو کسطور سی ہلا
ہر تار زلف اوسکای جو مار کی غلط

اپنی تو چمار کی کر احتیاط	عاشق پر زار کی کر احتیاط
موت کا در اور دم واپسین	اس لٹی لا چار کی کر احتیاط
تیری ہی ہو دیکھا طلبکار ہون	حسن کی بازار کی کر احتیاط
گنج عجب ہے تیرا ای گلبدن	جاٹی خطر مار کی کر احتیاط
گلشن اسید میں ہے جو شجر	اوسکی ثواب بار کی کر احتیاط
دلو جو لکھا یا تو لازم ہی جان	خوب ہے اس در کی کر احتیاط

اکی تیری درہ من قائم ہوا
ایشہا اس خوار کے کر احتیاط

ست مری یار نا تو ان سی لحاظ	سین لازم ہی غم جان سی لحاظ
-----------------------------	----------------------------

بی نشان ہون ہی عزم بر سر راہ	مست کری کچھ تو بی نشان سی لٹا
مجہ سہی تو شرم کیا تہی پر اب تو	ہو گیا ہی تجھی جہان سہی لٹا
یا تو رہتا تھا لب میری ہنہ من	یا جاری ہوا دھان سہی لٹا
خانہ دیرینہ دیکھ اخی بلبیل	کیون کری ہی اوس آشیان سی لٹا
بجگو لازم ہی کیا نیہ ای بیرحم	جو کری اپنی عاشقان سی لٹا
ہون من تیری مزاج سہی قف	حیف ہے ہو مزاجہ ان سی لٹا
نیر مرگان کا تیری ہون کشتہ	ہی ہنن خوب کشتگان سی لٹا

کے کھڑے رہے قائم ہے
کب ہو اسکو آس ستان سی لٹا

دشمنو نکا ہی تجھی دیت منہ طور لٹا	اوسہ گئی شرم زمانہ سہی گہا دو لٹا
کو تیری قول من سو بار ترزلز آیا	مجھ کو ہی اپنی قسم کا اوسی دستور لٹا
خواب من منہ سہی اولٹ کر وہ نقاب تھی	بی جالی ہی نہ مرنو نہ منظور لٹا
چاہتا ہی کہ اوٹا دی حق و باطل کی سخن	نرنا اپنی خدا کا تجھی منظور لٹا
پیلوئی غیر من سہی من وہ اگر برزم	کچھ چار انہ زمانہ اس کیا دو لٹا
دل ہی عصمت کدہ تیار نہ رخنہ پڑ جای	سخت مشکل ہے کہ رکھی ہنن نامہ لٹا
کیا حسینو کنیٹرت آئندہ اوٹا کر دیکھون	کہ جی نہ کس جانان سہی ہے منظور لٹا
ساقیاد و من لاجام جی آتش نین	نر کس یار سہی ہوتا ہنن کا فور لٹا

وصل بین الکی دو نوکی ہی صورت قائم
او کو مکرور کلف محی منظور طاف

عشق جن ہمیں کیسا پایا حظ خونے دل لیکر میرا نظلم آتش ہجر سی جلا یا خوب کچ ادائی سی ہی جکر بیان ظلم نے تری الصنم برے حرار کی گزر گئی آسمن	عشق و ارام کا بہار یا حظ کیا کہوں آہ بکا یا حظ نہ کہی وصل کا دکھا یا حظ گاہ مینی نہ بختہ سی پایا حظ دلی کی کارگی اوٹا یا حظ وصل کا تری پر نہ پایا حظ
--	---

کر کے اقرار خوب قائم سی
کیا ہی انکار کاشا یا حظ

بیرگیدہ دلمن غم خدا حافظ کیا کہوں رات تری فرقت میں پائسل اختیار کوٹھا یا آج دلہ جیلر خنجر مڑگان شمع کی طرح غرقین آند تیر کا دور سی ایشہ خوبان خون رونی ہی رونی آبیرو	سچ ہے دمیدم خدا حافظ وہا میں چشم غم خدا حافظ بہر نیای شمع خدا حافظ مارتا ہے صم خدا حافظ سو گیا سرفلم خدا حافظ ہر گڑی ہی الم خدا حافظ کیا الہو عن جسم خدا حافظ
--	---

نام الفت کا اونٹ گناہ گسی دن بدن اب سی کم خدا حافظ

عشقین دیکھ حال قائم کا +
یہ ثابت قدم خدا حافظ

وہ سمٹتا رہے خدا حافظ مجھ سے بیزار رہے خدا حافظ
بی طرح اب تو دلیں جیتا ہے ہجر کا خار رہے خدا حافظ
جلوہ حسن و عجب کا کل + گنج پر مار رہے خدا حافظ
اوسکی ابروی قتل آرا سی سینہ افکار رہے خدا حافظ
عشق کا جب سی راگ سیکھا ہے ہجر کا نار رہے خدا حافظ
درگزر جان نک نہ کی مینی پردہ اعتبار رہے خدا حافظ
قتل کو آج ہی گنہ کے لئے شمع خدا رہے خدا حافظ
کبھی اقرار اور کبھی انکار کیا دل ازار رہے خدا حافظ

دیکھ الفت سی اب تو قائم کو
یہ تو لاچار رہے خدا حافظ

ماہ ہی روشن تیری خساری ای کس اور حرم عاشقان پر ہی جون باہر سے
باغین دیکھتا تھا جگو بلبلوں کا شور ہے کیوں نہیں آئی ہر فدا کی گل گند از سر
مست سیمجہ جگو شکستہ حال تو شاہ شہلا جان لی اس سلیہ سوز کو کون سا شمع
جگو گر صد طر حیر کی کا نہ جاؤں در کو چوڑ کیوں نہ بھاتا ہے گارہ کو دل سے شمع

عشق کی منزل میں پہنچ کر موی چرت گزین
اب یہ قائم سی جو قائم طالب دیدار شمع

عجب ہے رنجہ نیری کیا آفتاب شعاع جسین جو تیری نظر عاتق کو تیری پری یہ شیر احسن ہے پرتو زلیمیری دلبر چمن ہو حور بری جا جمی خجالت سی	گمان ہے مجھ کو کہ سی بس نہ افتاب شعاع تو سبنی یون کہا کہ سی یہ مانتاب شعاع اور اوسید جلوہ نما ہو ری شتاب شعاع جو ایک درہ تیرا جا پڑی جبات شعاع
--	---

اندھ ہر سی کی قیامت کیا خط قائم
کہ سہرہ رکنای اپنی تو ایک جبات شعاع

کہا ہی باغ محبت ای گل بہن اقطاع یقین جانو تو بعد موت کی ایمان رکھا جو حق کا پاؤں میں دست غربتین عجب پسینی من خوشبوی تیری ایمانی جسمانی تیر فزہ روبر و نگر میری ستم کری ہی غصہ تیری سرخجی	کہ باغ ان کری جس منط جن اقطاع نہ آو گیا تو کروں اپنا من کفن اقطاع تو قیس کا ہو ایک بار سارا بن اقطاع کہ جس کی کردیا بس لالہ و سمن اقطاع کہ ایک نظر میں ہوا جاتا ہی بد اقطاع کہ اوسکی عکس سی جو ہی در عین اقطاع
---	---

نہج من یار کی دھن سن ای قائم
کہ جسکی دیسی بوسف کی ہی غن اقطاع

میت کرو مرتبہ میری بعد مویشین چراغ داع دل کافی اپنا بر سر من حیران

<p>جلوہ گز جوٹی میں اوسکی ہی بے غل جڑ شعلہ دہی ہی عیان سر پہنہ مینا سی مشعل غول یا بان کا حرف ایک نام ہے خون تو باقی تہن چکی سے ایک دانہ جنون سد کچ نفیس نہیں ہو گیا دو د جگر ماری گراؤس شمع بزم حسن کاف فروغ گز خزان میں ہی تو آ جا دی بسان ہا</p>	<p>سانہ جعدہ نین ہی اوسکی اوری میں جڑ جیسے آتش ہی میں کبھی ہوئی ہن دامن جڑ لالہ داغ جگر جلی ہن یہ ہن بن جڑ پردہ فانی سمین جلتا ہے بی روغن جڑ کیا کری روشن یا من دیدہ روشن جڑ مارا جا دی خبر کلکیر کسی گردن جڑ تو بکارت وہ پس تو جائی ایک شمع جڑ</p>
---	---

<p>جان کہو بی ہو قائم آہ جسکے عشق میں قبر ہی پر وہ نہیں لایا پس از مردن جڑ</p>

<p>پہو گین دیکھ چشم مثل ایام رخ روز و شب دہان ہے تبرا جھکو پا برہنہ ہون اور دشت نور د باغین ہو گیا خزان کا اثر جزو صال صم نہ آوی خوش سب میں مرا ایتو جلتا ہے</p>	<p>ستہری وقت میں جو کہ کبھی رخ جھکو اس حال سی ہے میری فراغ آفرین جوان میں مجھ پہ کوہ داغ حامی طیل کے بولت سی زاغ لاکھ گرجہ ہو بس شگفتہ باغ حسی خلعت زدہ ہوا ہی جڑ</p>
---	--

<p>سسی قائم ہون الکی قد مون پر اگر ملی مجھ کو یا رہتا سراغ</p>

ما برده کافین ملی سی سراغ	اسکی چهار پی این دلیر دروغ
جلد آجا نوازی به کلرنگ	هجره که در دسی من پافسراغ
دولت وصل سی مون جو مجرم	دو جهان کاهوا خراب دماغ
پردیج راجه شادی جلد	بیهوشان زدو جانی جیهی باغ
صبح سی شام رات خیال من بار	ساری شب چتیک هو پران زراغ
او در گریه بیکه بیل شیدا	صورت بد اثر سی تری کلغ

عقبن تری سمع او قائم

سختی به عدم مثل صراغ

نهو تو همه خفا دی لکل جا و گھا صاف	ولیر خاکین اب دیکه قورل جا و گھا صاف
مگر کرون جاکی من مزیا چون صیاد	اشیان بیل شیدا کابی جلیا و گھا صاف
مفت بد نام هوا عشق من تری ظالم	بیه نه جانوتن تها که تو یار بدن جا و گھا صاف
مین تو کتنا تها که اوس شو کل کوچه من	جاکی اوس شو کل کوچه من محل جا و گھا صاف
تو بهی جل دیکه چمن بیلن ایکدم ناوان	خیرت حور کله تاغین کل جا و گھا صاف
یا دین رب کاره او نه بو تو غافل	آخر انجام تیرا دیکه سبیل جا و گھا صاف

نه کرا بخور و فغان دسی تو اینی قائم

آه سی تری تو اوج سیرخ بی جل جا و گھا صاف

یار نه رخ جو سوار صاف	هولیا ایک ماه بار صاف
-----------------------	-----------------------

میری دل پر چلایا آرا صاف ساتھ سے ماہ کی ستار صاف زہر نے اسکی محجو مار صاف دیکھہ حنا رکھو دلا صاف دیکھا جب اسکو دین پکار صاف	سبزی ابروی پر بلانی آج نکھکیا ہی بہار کرتا سے ناگنی زلف میں ہی کب تاثیر شرم سی باغ ہو گیا گل خشک بعد مدت کے ایک توتھی سی
---	--

بزم میں بولار رات قیام سی
تیری بات میں ناگوار صاف

عسکر شیریں سی ہے محو صاف سے درخشان جو بال میں مہ صاف ماری گل او کی اکی کٹ صاف مشک نافہ میں ہو گیا جاناف ہو گیا تہا گرجہ ہتا انداف پند گو بند سی سر نہ تو معاف	ترش رو ہے و شیریں صاف برق اسکو کہو عین یا بجلی تیری حنا میں دھرمی ہے رات کا گل کے اوڑ گئی جوٹ عشق میں تیری جب کہ کہا بانوں عشق کے راہ سی نہروں کی بن
--	---

قتل قایم کو کر کے دیکھو اب
لگا شہر کا وہ کرنے غلاف

صورت سچی ہماری وہ سبز صاف رکتار دہائی ابو وہاں آ صاف	کرتا ہی کیا جواب بستم کا صاف چو شیدہ گرجہ پہلی تہا ایدہ ستولی
---	--

گماهی جو پاکستا ہو مین بونہ جو پیا	دیتا ہی اور کرتا ہی سکر اخصاص
غزلت نشین تہا پہلی وہ بر دینش	یا ابیری ہی بر سر بازار اخصاص
نظر دنی اپنی اپنا مجھی اب سکر ادیا	ہے قتل سکر ا میری اختیار اخصاص
دور ہی تیری ہو گیا فی مرض یہ نصیب	راستجو ا کھا لکھی ہے جو تار اخصاص

قائم کو یا بلالی قیا قتل کرشتاب
کرتا ہی عرض ابوسیدہ اچھا اخصاص

سب سے عشق کی مکت میں دستان فراق	زبان پہ گزری ہی ہر خطہ اب بیان فراق
بحیف حسرت و غم سے گلے خفا مین	سی بلبلو کھا ہی شور باغبان فراق
نزار بار تیری در پہ آرزو دین گیا	طمانہ پر تو ہوئی حاصل آستان فراق
یہ ابرجھا گیا سر میری جو دور لگا	تو مجھ پہ ٹوٹ پڑا آہ آسمان فراق

نہ ایک لحظہ ہوا وصل سی مین قائم خوش
در رخ سکے بار و روزمان فراق

ہوا ہی عشق کی منزل مین اب دو چار فراق	طہان کڑی ہی وہ سبیل سطح خار فراق
فلک تو اب کریم سر پہ میری برشاوی	کہ سر پہ جھا گیا یکراگی غبار فراق
ہی ملک ہجر کا استر نہ ہو سکیو نصیب	خدا اک سیکو نہ دو کھلائی روزگار فراق
کمال سوزن انطا سی اب کو جلد	کہ دلمین جٹ رات اب میری خار فراق
تو داد کیون بہن دیتا ہی میری ظالم اب	مین روز شہر سیم گناہ شمار فراق

<p>نہ غیر آتش گل اور آرزوی باغ سہراؤد لگو میری عاشق ہوا رہا نہیں وہ صلح کا کچھ کام ہے کہ تباہی</p>	<p>کہ دلمین اپنی جی رکھتا ہوں بہاؤ کہ ملک عشق میں ہیگا یہ شہر یا فراق دیا ہی سوئے شکر کے کارزار فراق</p>
--	--

<p>نہ نہ ہمارے ہلا اور میں رات و قلم بڑا اگر ہے میری سہ پہرے ہا فراق</p>	
--	--

<p>ای یار سہراؤد لگو کاسیر کی تباہی وصال سی ذرا خوش گم کہ لکھم جانے جو دیکھی اس رنج پر نور لکھم جانے شہر گم کی دلدار یا ہی مشک عشق غلطی کی کوئی یون کہ ہی یہ شہید یہ سیرنی خوبی قسمت کہ لکھم جانے</p>	<p>کہ ایک لخت ہوئی میری صبر و محنت و طاقت تمام عنایت کری بائی فراق تو لوٹ جانی فلک بسی ہر وہ کاطباعت کہ جسکی بوسی معطر ہے مغرب و شات بہتر احسن تو طاری شہر و آفاق جو مانگتا ہو تو کسکی گمانہ کر تو فراق</p>
---	---

<p>کسٹرای دیر سی قلم تو آستانہ بر دکھادی جلو کہ ترای نور ہشتان</p>	
--	--

<p>لاستانہ ہے خبر نامہ رس ایک ایک پہچ کہلنا نہیں کس سحر سی اس کا فراق دل غم بحر میں گداری کی تیرتی جھکو قتل ہی تو کسکی سوزنی نہیں دنیا ہی جھی</p>	<p>روز کرتا ہی بہ غم مجھے پنا ایک ایک دل نہیب البتہ ہی یہ زلف دوا ایک ایک رات لانی ہی میری سہ پہرے بلا ایک ایک ہو کی آگلی سہی جھی ہی یہ شہر ایک ایک</p>
---	---

یہ ستم کو چہ معشوق میں قیام کیا
روز مرہ رہی تھی رشتہ سناکت ایک

<p>کہیں بڑی جو تیری نور کی ذرا چمکی تیری مزا قین دست جنوں کہی میرا عجب ہے جلوہ دلدار ابد لاکر غور خیال میں تیری جگنا ہوں رش و دن سار عجب ہے کیا کہ چہی مہر و نہ چن ہو کر تو بند کر کے سی دروازہ بی خراب نہ خبر تیری چہی کچھ کار خلق و عالم خراب ہو گئے پکڑ تابی اختر و نکاحوم مجھی جو عشق میں سمجھا تو ہی تیری ناصح عجب ہے کاکل مشکین اور زلف و تا</p>	<p>تو ہوش سی ہوئی ہوش ساکن فلک نہ یحیف گریبان سنی و سینہ تنگ کہ جسکی دید کو ترسین میں ساری جو ملک اور ایک لحظہ نہیں جاتی میری آنکھ ہلک دکھانہ اس رخ پر نور کی تو ابھی جھلک میں لوٹ جاتا ہوں رہا رہی کو شمع نہ اوسہی کہ ہوں معشوق تیری مہی جو میری آہ کے بسی اوڑی سی جھلک تو اوسے کہتا ہوں اسطور میں نہ کہ ملک ہنسائی یقی ہی دل عاشقوں کا وکی</p>
--	--

نظر جو حسن بڑا آج او کا قلم کو
تو انی دل سی لیا خدا ہی تیری ملک

<p>کیا سناؤں چچی میں زور فلک کہیوں نہ ہوں مور کی طرح بلا مال عاشقوں کی ہر سدا رٹا فتنہ</p>	<p>سخت گزری سی جان پہ چور فلک شیری جان پہ میری مور فلک کیا ہی شکر اے اب سے اب سے مور فلک</p>
--	--

تو فی ناحیہ کیا جو قتل سبب اس لئے ہو رہا ہی شو رنگ

شادی و رنج دونو قائم ہیں
کیونکہ پرتاری سی دور فلک

نالو انی سے اور گریبان چاک
جلو جو حسن بٹ دکھنا اپنا
میں نے مجھ سے عشق سیکھا تھا
نہ سے ایک تیری الفت کا
تیری بسمل کی آرزو ہی یہ
عشق کا میری ملک میں ہی شور
در بدر جہاں تا پردن ہوں خاک
ہوں کھڑا اس جہان میں بیباک
اس سبب ہی تھا عشق اوسکا پاک
منتظر ہوں تیرا لگائی تاک
سریر اور تیرا ہوا فتر اک
بلکہ لیکر زمین سہی تابہماک

خون بخشہ کا گیم نہ کر قائم
تو تباہ گوی صاحب لولاک

حسن کو تیری دیکھتے ہیں ہی رنگ
وصل تیرا نہ کاش گاہ طلائع
سحر کا مورخانہ ہے دل پر
گشتہ کر یا تو مجھ کو پاس ملو
حسن کو بنیں کامرے جانے
ایک اشارہ میں لگیا ای بار
چپ گیا حسن ز رزاق رنگ
بخت ناسا کر پونہ ہون خند
صیق وصل سی شادی رنج
کیونکہ اس ریت سی ہوا رنگ
خدا کے آگے تیری ہی پاک
تاہ زہد و ہوش اور فرنگ

شمع رو چکو چید خبر کے کب	ہوں خدا تجھ پہ جان سی شل سنگ
برسر موی زلف تو جاننا	نیت فنا جو دی جان کا رنگ
پایا وہ ہوں اور جنگل ہے	بسک شتر رقیب سی ہون دنگ
میز اتنا نہ جا تو شاہ سوار	من ہوں مسکن اور جدی لنگ

دسگری شتاب قائم کی
کرتوانا داب کر گڑا دنگ

الف گل میں نہ کیوں گل ہلا کھادی بلبل	نہا پانا نہ کس طرح جلادی بلبل
وقت سے تنک سے سخت ہی گل ابلبل	تو جواب باغ سی سطور اورادی بلبل
شمر دستی کجہ گل سی پیا اسنی	زخم دل اپنا بیان کس کو کھادی بلبل
ہو لکھ موخا انی گل تو ہوا بلبل سی	نالہ اس غم غمی شری کیون نہ کھادی بلبل
درج دست کر تو نام خدا صیاد اسی	کجہ خوشی دلی ڈرا اپنی سناوی بلبل
داج دست میں گرفتاری یہ خدا کو	بہید کس طور سی ہر لہنا صیادی بلبل

جلد اور باغ سی قائم نہ ہو اسنہ بگو
در سے سر برتری صیاد نہ آوی بلبل

لو لگا دیکھو صیاد ہر آخر بلبل	بہشوخو بس بلبل کر کے شجر بلبل
توسرے چکو کراہ تیر خرو سی مینی	داع کھائے من فی آدیکہ جگر بلبل
کھراورنی کی تو نہ دیکھ کہ آیا صیاد	الی ستار کو کیا بھی کر بلبل

کُل تخم قتل کر گیا وہ ستمگر قاتل
ظلم ہو جای نہ بر بائیری سر چرخ

کرو خشتی آج تو مل کی کلون سی قائم
کل کو آو گلی خضران دیکھ شمر بر بلبل

منہ سی لبوی کا زبان اب ستمگار نکال
بات لکھی ہوئی مت ایدل شیار نکال

قتل گرتا ہی تو قتل بھی ایقاتی
سامنی میری نہ ہر بار تو تلوار نکال

نچکو تپہ شرم و حیا اسحبن ہن اکذرا
گرچہ جھل سی بھی اپنی تو سوبار نکال

یعنی بوسہ کا کہن نام جو ایک منہ سے
برزم سی اوسنی دیا کچو بس ایکار نکال

ہی شب وصل میسر تھی سمت سی آج
جو کہ ارمان ہے پری ایدل بار نکال

کھاٹ کر سر میرا مت حکم کن دنی ظلم
لاش حویان میری تو برسہ باز نکال

جاؤن مین و مت سی گلزار کو ایدو حب
کف پاسی میری ڈالی جو کوئی خار نکال

جو بختی وصل کے امید نہ تھی اوس کلسی
کیون دیا دل اوس سی اسیر غم گرفتار نکال

گر اوسی چاہ تھی ملنی کی قائم سی خدا
بیروہ کیون لیکدا دل میرا ستمگار نکال

دیکھ کر سنج گلی مین مری دلدار پر
توئی باغین بلبل جگر افکار کی بھول

جب سی دیکھا تھی ای رشک باکشن
تاہتہ اور یائون گنی بلبل غمخوار کھول

دلین آتی ہے خدا یا میری کیا جاست
جب سی دیکھی مین بھی سب سے دلدار کھول

سی دور گئی سہ پہن عالم فانی باقی
دیکھ لو سا تہی رہتا ہی گناہ کھول

جیسی غائب ہوا آؤ نظر سہی پائی	کار آتی ہن نظر سب بھی ہسار کی ہول
دامن ابرسی منگہ کر جو چہا یا مینی	ت آئین نظر او سکھو سیرا کی ہول
سیری گلر کو کا وہ نقشہ سی کہ نقل الہی	خاکہ پر عسکی ہن او سہی کئی وار کی ہول
ہر انصوہ اس کی ہر چشم غلامی خدایا	مست جو باغبان ہن ہن تر کس بجائے ہول

رنگ گل گہری پری سیرچن کی خوش
قلم دیکھو دیکھو کسی دماغ دل بدتر ہول

نہ ہر بحر میں ابد لا خام دل	کہ ہو صبر سی آخرش کام دل
خدا یا دعا سے میری ہر گڑی	کہ بر لا میری دلکا ارام دل
ہمہ خواہش میری کہ اب آیتا	پلا دی لبالب تو ایک جام دل
یہ حسرت رہی گاہ وحشی میرا	در قیام نہ میرا ہوا رام دل
میری عرض صد بار صبا بختی	لکھا نہ تو نے کبھی دام دل
تیری عشق میں یہ ہوا محکوب حاصل	کہ دنیا سی جاؤ لکھا نا کام دل
محبت نکر خو بر دیون سی تو	لگا یا اہتوں نے سے جو نام دل
یہاں ہی دل عشق کے دام میں	خدا جانے کیا سو گھا انجام دل

ستامت تو قائم کا دل اسی پر

سہی ایک طرح سے نہ نکام دل

ہون میں جس کا سطر پار تیری کمال
کہ اوں کمال ہے مہر کا کوئی زوال

<p>تو اب وصل سی کر سب زاری خستہ خیال تو ابر رحمت و انکساری سی دی بجز وصال کی تیری نہیں ہے اور خیال خدا کی واسطے بتلا دی کہ تو اپنا حال کہ رنج سی ہوا دلیر الہ بنیٹ یا مال تہام حق کہ نہ نکلی کوئی تیرا تمثال کہ تیری دوری باعث ہوا سو غم نہ مال</p>	<p>میں کشت دل میرا سب کتائے ایمانی غم فراق کی ہی دہو ہے سیرت پر جو میں صدق دل سی ہوں باقی کشتہ پھر اسون کب سی میں در سر اس در تو دینج کر جی صیاد او زرخیز جیو جو لاکھ دھونڈو جو عین عالم میں تری گنا بلوئی پاس تو خدمت میں عاجز اپنی کو</p>
---	---

یازدہوی قائم کی ای صنم سیرے
کہ پاس بنو جی کی قدموندی سیرت دال

<p>گما نہی ہی اتن اپنا جو دل صنم ٹام خدا محبہ آب اس دلی ہر جم مت کر محکو بسمل پیر ہو تا کیوں ہی دلبر غیبے غافل قسم ہے حق کی تیرا گون مایل قدم بوسی نہ ہو کی بر تیری حاصل</p>	<p>بہار سیر مشکل سخت مشکل تیری فرقت میں ٹریون پو یاری شہید و عین ملا سدم کوئی الفور تیرا طالب دل و جان سی ہوا ہون ترجم کی نظر سی دیکھ لی اب کئی بار آ کی درسی پیرا ہون</p>
---	---

نوی مقصود قائم کا ہی ایجان
میں ناقص بر طرہ تو کہ کامل

<p>اپنی افسردہ آنکھیں کل عشق میں جب سی جی کر کہا پاؤں خدا کی نرمی سے تیری ایجا نان یا دین تیری میرا یہ طور جہڑی فرقت کی لکڑی سے کو بجہ شوخ میں دلا اب تو</p>	<p>صاف دم جا گیا میرا کل ہوا تب سی مقام در جھنکل منفعل ہو رہی گل و محفل نہیں لگتی ہے لکڑی جو ایک پل غم کے آئے میں دمدم با دل بجیا می سی آج پیر ہی چل</p>
--	--

راہ نازک بہ ہی بہت قائم

اسیہ چلو ذرا تو خوب سنبھل

<p>دلیر غرق ہو اچا ہر خد انکی قسم چوئی ناگن فی تیری جکڑو سناں عالم خارجا ہے یہ رقت میری لکڑی میں صندلی رنگ کو تیری دیکھ نہ رانچی متیں کس طرح لاجا یہوا میں واقع دیکھ کر او سکھڑف جوئے میں حیران</p>	<p>اشک کے دریا قسم دیدہ گریاں کی قسم وہ تو پختای نہیں زلف پریشاں کی قسم دل سے آگیا اب گل خند لکڑی قسم در دہس کی قسم اویس قمر کا لکڑی قسم رقت لیجا تا جی کو جوہ جانا لکڑی قسم لکڑی چمکتا ہے ستار رانخ تابا لکڑی قسم</p>
---	--

صاف دل جانا رہی دیکھ کے قائم میرا

لب نازک کو کس نہشای دند لکڑی قسم

<p>حبیبی کہا میں تیری زلف پریشاں</p>	<p>و میں خود اس چا ہر خد انکی قسم</p>
--------------------------------------	---------------------------------------

<p> کینچی لکھی حشمت بہ پہلک مجھ کو تم تو یوسف ہوئی لسن دور کا اپنی جان اور لکھی بلبلوستان سی گلون کی ریحان </p>	<p> ابرہہ باہن ہوئی دشت ویا باہن قسم سی زلف کی جھری تار بان کی قسم خوش گئی کیونکہ جھبی سیرتانی قسم </p>
<p> گدزی دت غم خانہ میں بہ قائم مجھ کو کہہ سو گئی نہ گل بو گل رعنا کی قسم </p>	
<p> عاشق طفل دستانچن فراموش قسم اپنی یوسف کی مین پو چاہ قن عارض بعد مردن لکھون تار کفن مین باقی آہ سے برق جلی لکھی سی دریا ڈوبی </p>	<p> لوح حسین کج قسم ملک و قلم اپنی قسم حوصن کو تر کر قسم اور کھنکھانی قسم میس سودا کی قسم چاک گریبان قسم آہ سوز اپنی قسم دیدہ گریبان کی قسم </p>
<p> عاشق کس حور یہ ان زور وین قائم اب تو سہ تبا مجھ کو تجھی الفت خوبان کی قسم </p>	
<p> مست کری تو خفا خد کی قسم بیخ من مت پینا تو اب جانان اید لا عشق مین قدم مست رکہ پائس میری خسر ام سے آ تو حال سی میری ہونہ تو غافل عرض سن لی تو الٹہ خوبان </p>	<p> مان ای ہونا خد کی قسم تجھ کو اس زلف خوشنالی قسم مشرب رند و پارسی قسم اپنی لوسس ناز اور حسا کی قسم شاہ دارین مصطفیٰ اپنی قسم جانن تجھ کو ہے خد کی قسم </p>

خوش ہو قائم کا دل پہلا کس طور

کہاں ہی اوسنے جو خفا کی قسم

و جنت انکی سہ کیا سبکہ از دام

جلد لسی راہ پر ہو تو انصاف کرام

کس طور مرغ دل بھی ہے دانہ اور دام

تیرا ہی جان نزاری ہر ایک خاص و عام

جا کر کے آج رشت جنون میں کر گئی شام

تار یک شب ہی راہ فراموش کر گیا

اس حسن و غریبہ کیا خستہ ہاں

حسرت دیکھتا ہوں میں اسی دل را دہرا

پردہ اوٹھا کی منہ تو بنا دو ذرا چھی

کسو پہلے کہ اب کیا قائم ہے ایک غلام

حیف افسوس ہے ستم ہی ستم

ظلم ہی پر ہوا نہ محبت ہی بہم

تا ب کیا ہی اوٹھا سکون جو قدم

ور نہ اکیدم میں جا بیگا سہ دم

ناز و عشق وہی کراید بر کو رم

تیرا برو کو مت کری تو خم

گردی او کے آگے جام و جم

تیری ایک وصل کاری ہی چشم

آج ہوتا ہی محسوس وہ برہم

دل دیا جان تک ہی دی ہی بک

تیری دور لسی افسردہ سوخت

ہجر کی زام سی جیو ڈاں محکو

ہونہ وحشی کی طرح ایسا ہو

مفت میں ہو گئے عالم کا

تیرا سا حور کا ساقیاں شوق

سب فراموش کر دیا تجھ میں

تیرا خدمت گزار ہے قائم

مجلو باورنو تو ملی کی قسم

مجلسِ زندہ میں خراب ہیں ہم	پیر ہی او سکیرف شتاب ہیں ہم
جائی محفلِ صنم کی خوشی اس میں	غرقِ عصیان میں یا صواب میں ہم
اوسکی جلو میں کچھ نہیں معلوم	شیخ یا پیر یا شتاب ہیں ہم
جلد سی سا قیلا دوسری شراب	سوختہ مثل اب کباب ہیں ہم
نغمہ آرائی ہمسای مطرب	سسکیہ لے یار کے رہا ہیں ہم
نزلِ عشق میں نہیں ہے پید	کس طرح کی دلا دو آب ہیں ہم

یارِ قائم ہے افتابِ حسان
حسن کے گمان وہ ہے بابِ حسان

کیا عجب دلیر اسی رشکِ تاجِ لیلو تم	دل ہی کیا خیر آرجا ہو تو جانِ لیلو تم
کون ہوتا ہی بھر میری فہم دیکھیں تو	ماستہ میں اپنی ذرا سیر و گمانِ لیلو تم
ہی خوشی اس میں میری جبکہ میں مانگو تو	آپ بی عذر جو فرماؤ کہ مان لیلو تم
میں تو یہوش ہوں اس عشق میں دیوانہ	گالیاں جتنی ہیں چاہو بیانِ لیلو تم

ابو ہاشمؑ جنت سے کہیں میں قائم
باجو من کو چہ جانانِ جہانِ لیلو تم

مجلو کچھ عار نہیں جان سی سے جانِ لیلو تم	او خوش ہوں تو ارجاں رو لیلو تم
جانِ فدائے کرم کروں اور لون	آپ بے عذر جو فرماؤ کہ مان لیلو تم

بارہ بارہ میں کروں جسم کو ایسا لقا	دل میرا اتنا تیرا جو مثل گشتان لیلو تم
میں تو ایک خال کی بدلی تیری وانگہ	کوی گرا کر کہی جو رختان لیلو تم

دشت بہاؤ تو طہر سلا قائم کرتا اب
کوئی یار کی اب راہ نہ تان لیلو تم

رہنمای راستن چھی دلدار کا الم	سید وہ الم سی جان پہ کرنا ہی صدمہ
تازہ ندکی جا را تو یا میرسی	ایکبار رہی نہ آنکی محبت سیوا ہم
دعوہ جو جس میں تیری گل شمع کی کیا	گلکمرے آؤ اور دیا سے اور کما کفتم
تیری فراق میں تبت بی سہر آبش	گریہ گشتان سون شام و گناہ ملا دم
طالب لغمون میں تیرا کس نہ کام نہی	باد نہ ہو جو جگو تو دلوا مجھی قسم
تذیر و چارہ بن ہن آنا ہی اتحاد	کرد و تو ہی سب میری دکھانہ دروغ
میں ضعیف ایک تو فرقت زدہ ہست	پہر حسیہ اور کرتا ہی جو وضا صم
محسوسم کتبک بھی رکھنا موصی	امید ہے کہ حال یہ کردی میری کرم
بار فراق جو پڑا اب سہرہ آنکی	کرنا ہی دن بدن وہ مری جان پر تم
ہی راہ دور منزل پر خوف سامتی	اور جو رگات میں ہی گھاؤں ٹائی

ہو دستگیر الیہ خوبان اب اکثر

قائم کو اسے ہی تیری دم کا دم

قابل نرم اور عطا ہیں ہم	حامل جو را اور حفا ہیں ہم
-------------------------	---------------------------

بہند وی کا کل دو تہا ہن ہم	والی کنو خط ہا ہن ہم
بندہ یار بی رہا ہن ہم	بیر یاؤن کی خاک پا ہن ہم
بوٹی گل کے طرح ہوا ہن ہم	راکب مرکب صبا ہن ہم
ایک ذرا ہنسنا او کا یاد آئی	ہر تورا و نیکو ایک بلا ہن ہم
کیون نہ ہو کل دیدہ بلبُل	کسی گلو کی خاک پا ہن ہم
حاک ہوشی سے طار رہا	سرمہ دیدہ صفا ہن ہم
خاک رکھے نسخہ اکسیر	عیب کے مس کو کمیا ہن ہم
ما قیامت جی تو کیا حاصل	عاقبت اکدن فنا ہن ہم
یہ بیان کیا گیا گجانان	تجہ نسی شہر خندہ ای ہا ہن ہم
وہ جو جاسے ہن راہ ہوی عدم	اوسی منزل کی پیشوا ہن ہم

ہمتو قایم ہن عشق کی بندی

رشد ہن اور نہ بارسا ہن ہم

حلو سی تری ہوئی اب زیرِ درجہ	بیہوش ہوئی کیہ نہ رہی جانچی جز ہم
اب گریہ وزاری سی دہائی میرا	غلطان سر خاک ہن جو شام و صبح ہم
ایکنا نہ دیکھا کسی اشفاق سی لہر	ہر بار کیا کرتے ہن او در کو کدر ہم
اگر نہ آتا ہن جانب کو تیری ای ہا ہن	افسوس سہوں کیا کہ ہن رستی ہن ہم
وہ روز خدائش نہ لاوی بھی برگز	جو یاد سی غافل تری سو جائیں اگر ہم

<p>هون یار تیرا ایست خوشتر است کشتا تها جبهی میر فی خنجر سی جو کرم</p>	<p>هون یار تیرا ایست خوشتر است کشتا تها جبهی میر فی خنجر سی جو کرم</p>
<p>قائم گری توصیف تری حسن کشتان ذره ای تری نور کایه شمس و قمر هم</p>	<p>قائم گری توصیف تری حسن کشتان ذره ای تری نور کایه شمس و قمر هم</p>
<p>دایم رین من جان تری بخالین هم پهوند مرغ دلو سمجھا یا مینی پیش سخت خرام اب انذار سی ساری کمالی نه دس لبای کمال من تی تری</p>	<p>دایم رین من جان تری بخالین هم پهوند مرغ دلو سمجھا یا مینی پیش سخت خرام اب انذار سی ساری کمالی نه دس لبای کمال من تی تری</p>
<p>قائم تو اکبر پندہ ای جان خدا جان کسوی اگر تو خانان مر جائن حالین هم</p>	<p>قائم تو اکبر پندہ ای جان خدا جان کسوی اگر تو خانان مر جائن حالین هم</p>
<p>صاحب دو غم هم ای من هم قسم قسم گاہ عربین گاہ عجم سی من هم قسم قسم خوش من کبھی من خشم هم ای من هم قسم گاہ خوش من که الم هم سی من هم قسم گاہ غم که ستم هم سی من هم قسم عاشق گاہ که صدم هم سی من هم قسم</p>	<p>صاحب دو غم هم ای من هم قسم قسم گاہ عربین گاہ عجم سی من هم قسم قسم خوش من کبھی من خشم هم ای من هم قسم گاہ خوش من که الم هم سی من هم قسم گاہ غم که ستم هم سی من هم قسم عاشق گاہ که صدم هم سی من هم قسم</p>
<p>حسن یار کے تمام قائم جاناری گاہ جب اکبھی هم ای من هم قسم قسم</p>	<p>حسن یار کے تمام قائم جاناری گاہ جب اکبھی هم ای من هم قسم قسم</p>

کمر بکا جیک اینی تو بند متا منن یہ عشق وہ من ہی کہ جسکے دو اینن بیشک کسی سہی تو یہو لا پہلن ہمنی تمہاری عشقین کیا کیا کیا منن کہانای استخوان کو ہی مری ماسنن کیا بد کوئی حقیر بہ دام ملا منن	کل سرین کر سکی جمن من قبا منن صورت کو میری دیکھ کے گنہا لکھا طبع آزردہ جو کیا دل مری کیا فونی سرو اندوہ و رخ و آہ و غم گریہ و الم عاشق کی نجد مرگ کی مٹی خراب ہے بہ آہ دل لگانای تو زلف پاک ہے
---	---

قائم تیری رسانی طن ہوگی کسطرح درنگ ہی جسی جاسکی باد صبا منن	
--	--

دیکھیں جوشہ بین بت محمد علی اکمن ہندک تیری اکھو من ہوی اتھو کلا خا دو بہ ہر اینن ہی ای کان جنت وہ رشک شریا تیرا جہو مرا کہ جسکو بہرائیں ہوسے میری نا صورت کی اکمن تلون سی ملی عاشق رنجور کی اکمن صدقہ تیری اکھو من کروں جو رکی اکمن ہن تاک رہن جوشہ اکھو کی اکمن	
---	--

معلوم ہو قائم تھی جسے انا الحق دیکھی تو اگر حضرت منصور کے اکمن	
---	--

دست فروش کو ہم بار ملا کرتی ہن یاد ہم تیری دلا زار کیا کرتے ہن کیا ہون تیری عشق من سن اب ای تہی اتش بحر سی دھڑات صلا کرتی ہن غنیہ کی طرح خسی خون دکھا پا کرتی ہن جزری دھانکی تو ہم صبح چا کرتی ہن	
--	--

سکوت برق سمجھتے ہوئے ادین تیری جو لکھی ہی میری منہ سی	یہ تیراری میری سینہ سی اوہا کرتی ہیں
پاک ہو جاتا ہی دل حیرت پہلو میرا ذوہ محبوبہ کا ہی رسول عربی	بیکج چرخ فلک ساری ہلا کرتی ہیں
دن کہنا ہی نہیں تیغ کی حاجت اور نہ نہیں حاجت طوفان کہ انہیں کوئی	زلف پہاں کو وہ جب اپنی دوتا کرتی ہیں
م تیری غنچیں ای رشک سیاحین	التجا در یہ تیری شاہ دگدگ کرتی ہیں
	سکیز و نکو خم ابرو سی صفا کرتی ہیں
	روز و سبیل کی مانند بہا کرتی ہیں
	طو بطور سردار صبا کرتی ہیں

دوست اللہ کا ہو دل سی تو اپنی قائم
دوست اللہ کی رفعت مزا کرتی ہیں

یار کی ملنی کی کچھ رسم بھی یاد نہیں خط کی لکھی کالیں اپنی تو کچھ نام نہیں	در دو دل سسی کہوں کوئی تو بے نشان
سسی فریاد کروں کوئی نہیں سنتا خوب رویوں سی زہنا تو مل کہنا مان	وہاں سی جھین تو میری ابد الارشاد نہیں
	کیا عجب رسم بیدا کو بہانہ یاد نہیں
	جو کہ ملتا ہی سو وہ خانہ آباد نہیں

فرقت یار میں کیا توئی نہ قائم کیا
مار کر مری شیریں و فرما د نہیں

ایجا میرا تو اب کوئی مددگار نہیں شرم رکھو تو نہ جھانیں بے طغیل حسین	رحم کر اپنا تو مجھ کوئی غنچہ ار نہیں
	اب دنیا میں کوئی مجھ خطا کرتا نہیں

گر غنی محکوم طلب سی میری الی اللہ بیکسی اور غریبی بہ میری رسد نظر	تیری فرمان سی کچہ محکوم تو انکار نہیں تیری بند و عنین تو اب کوی لاٹھن
	فضل کی رتی ہی امید بہ قائم کوسدا کسو کوخہ دنیا میں کوی جو کچہ گنہ گار نہیں
ہمسو بھی میں یہ لاج پرتی کو چین تیر مژگنا کھا تیری حبس کی لکھی دیر سدا رہنی کا نہیں جس نہ ہارا جا تیغ ابرو کا تیری حبس سی ہوا ہوا کمال	تیری بن عشق کی چار رتیری کو چین شب گنہ گار نہیں ہی خا تیری کو چین اور یہ روتی بازار تیری کو چین تیر سی ہر تاجون میں خدار تیری کو چین
	اکی اے پیر تیری جگہ کیا سی قائم مالک سی دولت دیدار تیری کو چین
دیکھو تم سدا رد والی کسی بجاری جان نہیں خوبی قسمت دیکھنا یا رہ جبہ برکت نہیں نمرہ الف خوبستہ دیکھا دوستی میں محکوم کو دنیا میں کچہ اور نہ دیکھا اگر متنی افسوس	صحر میں ناف کی سیمچھی قیس لکھی جانی نہیں نست اپنی لکھی وہ بال سنواری جا سینی کہا اب جانی ہو کہتی میں مانری کا خکو دیکھا یہ ہی دیکھا مانری کا
	دنیا ہی دھوک کی مٹائی قائم اگر مٹ جاتا دیکھ لی یہاں قبر و عنین مردی روز اوار جا نہیں
حیف ہے یار اپنا یا رہ نہیں	محکوم حشر کہ اور کار نہیں

بولا ایک دن سی وہ بی پیر جلد آباغ میں تو ای بلبل بھگو سوار ہمیں دیکھا جان	زلف بکری ہی سے تو مار نہیں گل شگفتہ میں اس کے خار نہیں ہم پہ ڈرہ ہی تیرا یہاں نہیں
جان فدا دلسی سے تیرا قائم تیری خدمت سی اس کو عار نہیں	
تم میری ہامس اگر آج جوہوتے جا نا ہو فانی تیری معلوم اگر ہوتی ہیں مسکریں گے اگر جانی ہو مقلین صنف درشتہ ہر اگر آج ہوتا کنگن بخت بیدار تو حیات لیا سمجھتی بار باغ دنیا میں شرم و فاکانہ لگا	میری رونی پہ وہن آب ہی رو جا نا تیری الفت میں کہی دلوں کو ہوتی جا نا کشتہ ناز کی تربت پہ ہی ہوتی جا نا گور دل جو میرا اوس میں پروں جا نا سر کو زانو پہ میری رکھ کی جو جا نا تخم الفت کا میری دلمیں جوہوتے جا نا
کوٹہ عشق میں ازل کی قائم صنف اشک سی امیرت کو بیکوتی جا نا	
دیکھ میں ہمیں توخ ستمگر کی نہیں ہر بر کے دیکھتی ہو جو ترحی لگا سے مجلس غم کے جو تو کرتا ہے اشار اقرار دوز کرنا ہی تمنا اپنی تو	دالند قتل کرتے ہیں خود خواری نہیں جیتی کہیں ہی میں بسلا سے کرا نہیں معلوم ہوا اب ہی انکار کی نہیں پردہ کی میں جو ہوتی میں تار کی نہیں

قائم نہیں رہا وجہ کہ ڈیس لگا
سیدہ بن کے دو نور لفظ سیدہ لکھ نہیں

حب کو چھسی ہم اوکی جیان نکلی ہیں اب یاد میں اوکی جو رہا نہ رہا قسمت کے غو بی میری تو دیکھ اے ناغہ مہ لخت جگر میرا اب پڑی تو اٹھالم	مہ دلسی ہماری نہیں ارمان نکلی ہیں روتی ہی روتی چشمہ نسی طوفان نکلی ہیں ہر دم جو خفا ہو کی جانان نکلی ہیں سینہ سسی میری شعلہ سوزان نکلی ہیں
---	---

دیوانہ بن تو دیکھو قائم کا تم عزیزو
مخونکی طرح کردہ سامان نکلی ہیں

کونو غور جو ہیں نہ فرشت گلشن ہریان از بیک خشک ہوئی چون تار شکبوت بجبرم روز کرنا ہی لاکھوں کو شہید حاجت نہیں ہے شمع کی لوح منور پر حسرت ہی رہی بس مردن کہ جائی غود جب آہ چن آدھیا محکومید خاک	کائنات ہوئی ہون کو کہ کی جب میں ہریان لوٹیں بیٹ کی رشتہ بستر میں ہریان جو ہر کی بدلی جم گئیں خجہ میں ہریان جلتی ہیں قبر عارف مضمحل میں ہریان بیک تھی ہون اوکی اش مجھ میں ہریان جا کر بڑھ گئی کو جہ دلبر میں ہریان
---	--

رکھ دیکھو محکوم کے قائم کی ای جا
لہجہ کی مقدم سک دلبر میں ہریان

قیم باذنی ہی ہے تیری گفتار میں	سکڑون انداز میں فشار میں
--------------------------------	--------------------------

سلطنت کیا ہے اسی رنگ ہے	سایہ بال ہما دیوار میں
آپ نے ابرو چڑھائیں عظیم	خیم پڑھائی الکی کب تلوار میں
نوشہ دار و آب جوان میں بہن	جو مڑا ہے تیری اس دیدار میں
کہہ کن ہون سحر میں شیرین صفت	نالہ میں کرتا ہوں جا کہسار میں
مارشہای ہم حسن گنج پر	حال جو ہے انکی رخسار میں

گر کن محروم رہا ہو بسم
آلودہ جانیں قائم خار میں

بلبلو گلای گلستان میں صدای کہن	تخل الفت کا چین سج گھاسی کہن
شفت تاریک میں لب زلف کلبی کو	چاند غیرت سی لب غرش اوٹھائی کہن
کوچہ شمع میں جاتا ہی تو کبرشتہ ناز	کچھ تیری دلمیں خطر خوف خدا ہی کہن
مثل مخمور میں مواہوت تیری اغصین	شمر تیری دلمیں گھاسی کہن

مانہ گیسو کو تو اسکی نہ لگانا قائم
مارہی دیکھی ہر اسکی دوار کہن

باغبان ملل کو ہی کیا بقراری اندون	اگلی شاہد کہ لب موسم بہاری اندون
اسن دیو ایشک شری بی ڈب تھا خدا جو	پاؤن میں ڈالویری زخم بہاری اندون
زندگانی کی توقع کچھ نہیں ابرو گان	تیر مڑ گانگھائی تیری زخم کاری اندون
تیری شرف میں عجب ہے حال اپنا مار	شکوہ رہتی ہی میں آخر شمای اندون

تیری چنانی منی قائم جو خود بخود
گرگی تاثیر او سپر آه و زاری اندو

<p>جو که تابی خریدار تیری کوچه من دوا میرا گرفتار تیری کوچه من عشق کا گرمی بازار تیری کوچه من ایده لارام کراب اسبہ تطف کی گناہ کبد و اوس شوخ سی و جویز اولو اند تیری فرقت من بیان گئی لاکھ نوح مجھ سے مانگی ہی چلکا تو عبت روئے کا حب سی کی تو فی منادی میری درانی</p>	<p>بہول جاتامی وہ رفتار تیری کوچه من عشق کا ہو گیا آزار تیری کوچه من اب جلا جاتی ہی تلوار تیری کوچه من سہ جو بہنہاں گئے کار تیری کوچه من چکنا وہ تہ بازار تیری کوچه من میری گنتی ہی خوشوار تیری کوچه من ہو گیا روینکا آزار تیری کوچه من خاک جہانوں ہوں سہکار تیری کوچه من</p>
--	---

قائم شکر دہی لغت کا کہو اوس گل سی
آج پڑتانی وہ اشعار تیری کوچه من

<p>ابو جیت جیت کہہ اگر تی ہو تم بن بن تو کہیں اور بن کہیں بلبل شیدا کہان سکیزون مر جائیگی سہار کوچه من اوس در دیوار کی سایہ تللی اب و ککھ کر</p>	<p>ہم تمہاری عشق من ماری ہر بن بن کہیں آستان بلبل کہیں اور یا غبار کہیں کہیں مان غیر و فکی نہ جاد لدار تو بن کہیں کہیں بلبل شیدا ابنا نامیری دمان مدفن کہیں</p>
--	---

کیون نہ چھٹا وین میری جنت سی قائم جا جا

شیرین اور فرید اور منصور کو کہیں

حال دل کسی کہون ای بارین	اگلی لگنت میری گفتار میں
کیون لئی پیرنی ہی وحشت کو بکو	دامن اولجہا ہی میرا ہزار میں
نا توانی ہی یہی کہتی ہے آج	جل کوئی دم کوچہ بازار میں
بس تیری الفت میں یہ حاصل ہوا	تو گیا رسوا سر بازار میں

دیکھ قایم تھیں فریاد کو
مر گیا سر بار گریہ میں

سر جدا میرا ایک ایک وار میں	کیا صفائی تیری تلوار میں
کل کے جا بھگو نظر آتی ہیں خار	اناد لہر جب نہ ہو گلزار میں
کوہ کن شیرین کی الفت میں ہوا	تھور و غل فریاد ہی کو ہزار میں
یہ مزہ باغ جٹان میں ہی نہیں	جو مزہ ہے بار کے رفتار میں
عمر اپنی ساری گذری دام میں	جھوڑ محبو باغبان گلزار میں
کیا مزہ منصور نے پایا دوان	اناس لٹکایا جا کر دار میں

ای برقعہ قائم جائی شکر ہی
آج روزن او کسی میں دیوار میں

طواف کعبہ کا کرتار میں ساریدن	خدا نے فضل سی اپنی میری سنوارید
کہا تہ امتنی یہ مجھ سی کہ آج او لٹکا	میں کہنتا ہے رہا انتظار ساریدن

<p>خدا ای جالی که گردش مشکلی کب میر بژانه چین مجبی ایک بل بسی اتیلا لم</p>	<p>نودیکه اکی منجم ذرا عاری دن تڑپه تڑپه کے تیری بحرین گذار دن</p>
<p>طرفی قاسمی تو جاشتاب پالوسکی خدا کیواسطے قاصد تو مت حرثاری دن</p>	
<p>نحال مت مجبی محفلی خاک سونین غم جدای فی ہاشنگ مجبی کیا لاغر نگاہ لطف کی کچھ جیبہ تو نہیں کرتا تیری فراق میں ای برق خرمن آرام گذرتی کچھ نہیں اوسن بدگانی خاطرین نقاب چہرہ سی جلدی اوٹھا مہ تابان</p>	<p>ستانہ محبو کہ مہمان جاب آرمونین کہ لاغری سی بنا آہ مثل خامو عین اگرچہ عرس سی رہ کا تیری غبار سونین دام ابر کے مانند اشکبار سونین اگرچہ اوسہ فدا جان سی ہزار سونین کہ شوق دیدہ میں مدت سی مقرر سونین</p>
<p>خواب عشق فی دولت یہ دی مجبی قاسم کہ داغ سینہ سی اشک لالہ زار سونین</p>	
<p>روز و شب بحرین حراہ و فغان کاشن دوینین تسکین دل بیتا کو کج طرح خدا آہ برباد ہے خوبان سی گانا دلکا عیش کا رب ہے مہیا میری گہرین سان نامو آباد تو ای دست خون جگر تلک</p>	<p>برسہ ہی ظلم کہ میرا کوئی غمخوار سونین اوسکی گہرین یہ غضب ہے کہ میرا سونین غور کر رہی جو دیکھا تو کوئی یا سونین بر غضب ہے کہ میری پاس وہ دلدار سونین کہ رہا میری گریبان میں ایک تار سونین</p>

سیرادوش به پاشه سی خشت بال
کیا کرون خشت من بار کوی دیوار من

کل کی ای بات که ریتی ایتی میری گرو من تم
آج قائم سی به کیتی تو سر و کار من

غم دور سی تیری یار اجانا مون
همگی باری از بکر دیا جانا مون
آج دنیا سی تری غم من او دیا جانا مون
تیری ناتو تن من لگی دیکه خانا جانا مون
مینی آغوش تصور من جو کجا او کجا
لب نازک سی جو دیو من دینا جانا مون
کز نظر رم کی ایدیده گریان مجبور
تو جو کتهای که من تجربه سی خانا جانا مون
بد ر کیت حسی هزارات گهتا جانا مون
ملکه که عقل و گهی پوشش دیا جانا مون
حسن سات لئی اپنی چلا جانا مون
ندیان جو کئی انکه نسی دیا جانا مون
اولا چل بولس جو دیا جانا مون
گل کی مانند خوشی سی من کجا جانا مون
آتش بحر سی من آه جانا مون
آه افسوس که بن آئی مو اجانا مون

سنلی به مجبوری غم غصه قائم
آه من خاک من اس غم سی ملا جانا مون

دلارامی بیلتا کجی خبر سووی تو من جانو
ننین کرتای ده اشتاق لب محکوبی
بهلا بهر خدا جلد سی آتو ای سیخادم
سحر کایان سی خبر سووی تو من جانو
تیری کجه مهربانی کی نظر سووی تو من جانو
اگر اسجار قشور فحاشه سووی تو من جانو
اگر اکیلاری تیرا کند سووی تو من جانو
منه وضع کار اثر سووی تو من جانو

لہو میں دیدہ تر من عقدہ قائم کی ایمہ
کسی عاشق کے ایسی چشم تر ہوئی تو میں چلتا

اب کے ہم تری کو چہ من یار بیٹی من یقین ہو کو نہیں زلیست کا ذرا اپنی ہوا جینی سسی دل تنگ آہ جو میرا نہ کوئی دنیا میں رہی کا سکہ وہ کد	ہزار حیف کہ ہم پتھر ارٹھی من فضا کی بات پہ اب ہم سوار ٹھی من تو اپنی آب قضا کو کچھار ٹھی من یہ قافلہ سہان ساری تیار ٹھی من
---	---

محبت سستی فانی یہ ہم پہلا قائم
یہ عمر اپنی تو ساری گذار ٹھی من

دیکھتا قلب میں میری جان پہلا سی کہن ہم تو دنیا سسی جلی عشق میں او کی ناشلا حال کستی کہوں میں کوئی تو سنتا ہی نہیں داغ دل پر میری وچی کیا ہے رشک قر	مرض عشق کی آسجا پہ دوا سی کہن دوسری تربت پہ میری آثار دوا سی کہن دوسری میری خبر تجھ کو صبا سی کہن سچ بتا قاصد اب او کا تبا سی کہن
---	--

کچھ تری باغ میں ای غبان قائم کو تبا
نخل الفت کا شہر دیکھ گھاٹے کہن

لکھا ہی دلیرا اوستی اوستی خبر ہی نہیں ڈوبا با بحر محبت میں ایصنم تو نے نہ مر جی کا کچھ حال کوئی اوستی کی	مجھی تو او کی سوا اور کوئی در ہی نہیں پہ حال پہ میری ذرہ تری نظری نہیں ہزار حیف ہے او کو تو کچھ خبر ہی نہیں
--	---

میں تیری یاد میں کہو یا ہی انسا صبر قرار	تو دیکھتے تھے جاگرو پیر سحر ہی نہیں
خراب عشق میں تیری ہو ایساں تکین	مثال میری جہان میں کوئی تیری نہیں
عبث ہی دکھا لگانا تیرے دلی شامین	کر ان نخل محبت میں کجیہ تیری نہیں

جہن میں رہتی ہیں جسمی بلبلین قائم
جو جا کی دیکھا تو اسو سیاہ و شجر ہی نہیں

کسی تصویر سے اب رفرزا انکو نہیں	حس کی جلو سی ہو انور و ضیا انکو نہیں
کسی مڑ لگان تیری انکو کو نظر آئی ہی	تیرے تیرے ہر وقت جہا انکو نہیں
نئی کی مٹی سی ہو میں چشم کلامی کلرو	دیکھتے تو انکو سی ہو لانی شا انکو نہیں
رات پر تیری محبت میں میں ہو باقی نہیں	لی اقص خواب ہوئی لکھ گیا انکو نہیں

زلف ہی مار سیدہ کی ریت قائم
سہر ظلمات ی جون آقا انکو نہیں

ہمسی چپکے جو رہتی ہو گی دوزات کسین	تمنی پیدا کری غیروں سی ملاقات کسین
ہمسی ظاہر ملو اور نہی ملو ہو دل سی	اس تیری ظلم سی پیدا ہو آفات کسین
میں دی آپ ہی تم نہ ذرا سوچو تو	گلگلی انکو کیا جان کرامات کسین
تم تو بیشک ہو بر بوار مگر عالم میں	کیا نہیں ہو گا کوئی اور ریزات کسین
ایسی کلرو سی لگاؤ لگا دل اپنا	ہمک ہو تجھ نہ زمین اگ سہاوت کسین
پہچھی پہچھی تو میری منتیں کرتا ہی پری	نہ تیری طرف کو دیکھوں نہ سنوں بات کسین

ہم اوسے بات بہ تیری میں ماری قائم تم تو ہو پاس مری دلیں لگی گات کین	
--	--

خشم چاوند کہا بانودلا آجکی دن جو صد کوچہ جانان میں سی پائی بلبل کسی آنکلی خبر باغبان گلشن میں سی ساقیا سیر چمن اور وہ گل ہی ہم دوش مجدوت کی ملا ہی تو چھپی قسمت سی ساقیا خواہش دل میں یہ بیان کیا	قتل ہو جاوے گی جان دیکھ پہلا آجکی دن اویسی دیکھی نہ کھتا نہیں بعد آجکی دن بلبلین کر رہیں جو غم سرا آجکی دن جام لفت کی بلانا تو پہلا آجکی دن شوخی لازم ہی کری تجھے وفا آج کی دن جام لفت کا مجھی ہر کی بلا آجکی دن
--	---

مبتلا ہر میں قائم تیری مردم جانان نہ ملا پر نہ ٹھکانا یہ تیرا آجکی دن	
--	--

اے بتو بی جینی بندہ رہتی ہی ہلو سارین گہری گہری وہ خوشی دل پہ ہونی سگی چوچہ سدا رہیں بحر کی لہریں ہی بوشن جلد کیشن شب فراق کو کٹائی سن گئی گئی کبھی تو ماتہ دیکھ میرا ایسا رہ گیا حیران شب وصال کبھی ہر سی روزی ہو دنگی	نہ پونچھ بحر کی جطر حسی گذاریدن عجب ہے وصل کے ہوتی میں پیاری یادین الہی وصل کے جطر حسی سدا رہیدن جو کٹا لیونگی ہم ہی ستم کی ماری دن کہو تو کیا تو فی سدا تیری بھاری دن الہی ہر سی ہر رنگی کبھی عاری دن
--	---

خدا کی یاد کرو سکھو جو دردہ قافلہ	
-----------------------------------	--

ہن ہن ہن سسی ہن طنی کی تہائی دے

کر دیا رسوا چھی اس چھیارین	دل ہی او لہسا یا میرا ہر خارین
اندھون وخت نے کیا ہی سہ زور	کھینچ لیجاتی ہے کوئی یارین
عشق میں پائی جیتی جو ردالم	اڑ پڑی ہن کب بڑی آزارین
عشق نا کرنا کوئی نام خدا	سہرنگ کر مر گئی کسارین

دوستو کیا پوچھو تو قائم کا حال

کوئی تو سنتا نہیں سہر کا لین

سہرے شیدہ جوئی جیتی ہو دھڑات کھین	اے سہرے شیشی ہن ہو جائی نہ آفات کھین
کانپنا جسم میں اور بات میں تو ترش ظاہر	اب دیکھا نہیں دنیا میں طلسمات کھین
سچ میں کہہ دو گناہ ولی آپ بڑا مالوگی	اس چہا نہیں یہی سلا جیتی ہی اسات کھین
مجھی غفلت جو سدا رہتی ہی از غت خوا	اس تیری باتوں سہی سہا انوار کھین
پہی جہت ہی دل میں میری داہم ایجان	ایکباری ہی ہوا پر نہ تیرا سات کھین
ہجر میں عمر غامی میری گداری ہمدام	لہکے ظاہر نہ ہوئی وصل کی ایک رات کھین

ہن جو کھتا ہن رو اپنی مکا عین قائم

چلے گئے تہائی نہ ہو ترک ملاقات کھین

کون آٹھ ہر جلوہ نما اکھنوں میں	جسکی بر تو سہی سہی نور و ضیا کھن
کسی تر کا کٹھا تصویر سہی تیری ش نظر	خار رہتا ہی جو رقت ضما اکھن

<p>بیکه زبان سرخ بنی بی کسی تو تمنی بولامین تیری تصویرین نه سو یا شب بیدار بی شب نه بنین بی سیه بهلا انکه عین بدگان نیند کای میری نشا انکه عین</p>	<p>بیکه زبان سرخ بنی بی کسی تو تمنی بولامین تیری تصویرین نه سو یا شب بیدار</p>
<p>زلف بی کالی بکسی قیامت قیام اور اند میری بی سره لکا انکه عین</p>	<p>زلف بی کالی بکسی قیامت قیام اور اند میری بی سره لکا انکه عین</p>
<p>یا د تیری ایک گڑی لوسی تو جانی بنین حال سنا نیکو جی جانا من او کی کنی محبو خدا کی قسم زبیت بی بهاتی بنین سامنی او کی تو کی بات بن آتی بنین تر پون من سمل عطف نیند بی آتی بنین خلق سی تیری صنم انکه شریانی بنین</p>	<p>یا د تیری ایک گڑی لوسی تو جانی بنین حال سنا نیکو جی جانا من او کی کنی محبو خدا کی قسم زبیت بی بهاتی بنین سامنی او کی تو کی بات بن آتی بنین تر پون من سمل عطف نیند بی آتی بنین خلق سی تیری صنم انکه شریانی بنین</p>
<p>جانا ریا صبر بکسی تو قیام کی اب او کی خبرای صبا تو ہی تو لاتی بنین</p>	<p>جانا ریا صبر بکسی تو قیام کی اب او کی خبرای صبا تو ہی تو لاتی بنین</p>
<p>سید حال دکھا اپنی صنم کو من کیا لکھون رہتای شوخ مجلس غیرون من رن لطافت بنین قلم کی جو او کو رسم کر اور حیف بی که بیان به من جو رسم رخ و غم و فراق من کتبه ثمار حون من نقش یاد کا تیری دلمین حمار حون</p>	<p>سید حال دکھا اپنی صنم کو من کیا لکھون رہتای شوخ مجلس غیرون من رن لطافت بنین قلم کی جو او کو رسم کر اور حیف بی که بیان به من جو رسم رخ و غم و فراق من کتبه ثمار حون من نقش یاد کا تیری دلمین حمار حون</p>
<p>قیام کی انکه کسی دریا با سوای بی قوراب لگی اب که او من کورون</p>	<p>قیام کی انکه کسی دریا با سوای بی قوراب لگی اب که او من کورون</p>
<p>اسید و خدا کی رتی بی لکھ سارین اگر و دیار ابر آوی برین کای بن</p>	<p>اسید و خدا کی رتی بی لکھ سارین اگر و دیار ابر آوی برین کای بن</p>

میری تو حال پر رحم کی نظر میر جو	ہمیشہ رہی کی ہرگز نہ یہ مہاری دن
خدا اوسے کیا ہا جو کسی نیلکا	تو ہمیں وعدہ پہ اوسکی یہ کداریں
خدا اسی پر گڑی یہ التجا ہی میری اب	کہ اپنی فضل و کرم ہی میری ہوا رین

نہ کوئی رہی کا دنیا میں ہی نہ اقام	
رہن میں شاہ و کد اپنی ہاں شمار د	

ماؤ گریہ تجری شب دوری میں	ساقیائی نری ساغر بلوری میں
بیٹا پاس کسی بی نہیں خوش آتا	ہم میں اور کونشہ عزت ہی تیری دیوین
وہ عادت کوئی بار جو آئی تو کیا	کہ جی ہی ہوش نہ تھا عالم رنجوری میں
ساقیا آبلہ دلسی پکتا ہی لہو	گرج کیا زہر ملا تھا ہی انکوری میں
وہ پر زار و سجتا ہی مجھی دلوا نہ	کیا سخن ہے بجھی نا صحر میری محذو و عین
نہ دفر و شوان فی کمال ہی نیاسہ دستور	دل تو قیمت میں خرد دیتی میں دستور عین

ملک دل تجھی حق قائم وہ امانی مانگی	
دیر نادان نہ لگانا کمین مشطور عین	

گرویدہ پراب سمندر سی کم ہین	لخت دل و جگر ہی شناور سی کم ہین
کشتا ہی غنڈ لیب سی بیدر دباغبان	ٹوٹی وہ خار تیز جوش سی کم ہین
پہتی میں غیر صورت یا جو ج غمزہ	دیوار یا رستہ سکندر سی کم ہین
کیا خوب ہو جو طائر جان فاصد کی کری	کستی میں تیز رہے کہو تر سی کم ہین

باطن من اوس کا ہسی کی من تر خیا	کو برق ظاہر ا دل مضطرب سی کم نہیں
آئی ہی یاد بروئی قاتل مجھی ملک	ظالم جیسا لال کہ خنجر سی کم نہیں

قائم جو سبکی طعنہ دشمنہ میں بارے
خط کا جو قتل کی محضر سی کم نہیں

یاد سرنخی دین رکھتی ہیں	اپنی قبضہ میں یمن رکھتی ہیں
داغ فرقت سستی تیری غنچہ دین	سینہ ہم صحن چین رکھتی ہیں
رکھتی ہیں گوہر جاکنی نقدی	زر نہیں سیم بدن رکھتی ہیں
باغ سی کتب میں ہو وی فرت	سامنی سرو چین رکھتی ہیں
حشر تک جکانہ اوچلی ڈٹو با	آپ وہ چاہ ذوق رکھتی ہیں
نہ کہی شاد ہوا دل شیرا	شکوہ یہ حیرت نہیں رکھتی ہیں

قبر میں تیری شکایت قائم
دائی ای سیم بدن رکھتی ہیں

بجد حبیبی کہ میں تمنی یہ پائیں انگلیں	دیکھنی میں کہیں ایسی نہیں انگلیں
تمنی ہوا سطرہ سی جو چراغیں انگلیں	سہمی رور و سکھم اپنی نہج میں انگلیں
تیری خوش چشمی کی تعریف سنی چی	حسرت دید میں بارہا کل انگلیں
انگلیں نجی کئی رہتی ہیں غزالان خن	اس خجالت سی کہ تیری کسی نہ انگلیں
کسی سطرہ کوئی شری نظر میں اپنی	امیری انگلیں نہیں تیری ابوسمائی اپنی

مولی ساری خدای سی لکرا کن تیری آمد کا سنا فزده جوا جان چنان آنچه او بیاگر کپی ز نهانه دیکما تمنی گرچه جور و نکو بنای سی خدای خوش چشم تمنی ترشاره و نور و دیکما یا جو بمن سوگنی وصل کی شبای خوش آمدین تمام	همچو صد سی صنم تمنی لڑا چلی انگیز در نش کعبه بدلی تیری رین بهمان انگیز همی سورتبه قدمون سی لکمان انگیز لیکن رطلر کلی سرگز نه بنائین انگیز جاکی مانند ز لیلای کی پیرائین انگیز اوسنی او بر کجای سی نه او شائین انگیز
--	--

لوگو مدت سی جو بمنی تمنی دیکما قایم
جوش قیت سی عاری او لائین انگیز

نام روشن عاشق بمنی عیار اندون بنا یاب زندان غم سی سوری اندون طوق منت مستی من کوسنی اوتارا اندون چیت گئی سی اب غمان صبر اپنی ماته سی خکوی جوش جنون تو دور و نای صفا رات پیر گشتا سون من فرقت من صورت	ایسی ایک محبوب کی گری گذارا اندون بعد مدت محبت کا چکرا ستارا اندون پیر بان سی مہ بدل دایر عیار اندون سو گیا بی باغ پیر تو سن عیار اندون سی گریبان چاک تار دامن عیار اندون یاد آجاتی حب نقشہ تمہارا اندون
--	---

مت اوٹھا و تنخ و خنجر قتل بر قایم کاتم
ایک فقط کافی سی ابرو کا اشار اندون

یار کا دامن جوڑا کیا رین	یسی وحشت کہاں کہاں رین
--------------------------	------------------------

<p>جو نرکت یار کی گفتار میں لاش مجھ کشتی کی لنگر وین جو کہ ہے خوشبو تیری کا کل کسیر اس طرح چمکی ہے بالوین مباح دیکھ لے نام خدا ای دلربا</p>	<p>ہی کہان بلبل سیری متقار میں کینچی وحشت رہی ہر خار میں ہی کہان وہ نافہ تاتا رہ میں کینچی شاید ہے کالی مار میں ہوئے طبعیہ ہجر کی آزار میں</p>
---	--

ابو ہونا تھا سو قیام ہو چکا +
لکھ زمرہ نام پر شعار میں

<p>کسی گوری گوری ناز گزرتھاری ماتہ پاؤں بہر تھی ہر تھی کوچہ جانائیں وخت کسبیا دیکھ کر آغوش خالی حرمین کل رات ہی سنا یاد وخت فی میری کردیا وخت تہین بوسہ لینا دست و پا کا اوسکی ہی دریا چنچیکا چاک گریبان دامن مگر انک نا تو اتنی میں خیال قد جاناسی عصا تارک دنیا و امزش طلب ہوں بعد رگ</p>	<p>یار ثانی سہم بن باری ماتہ پاؤں رہی آخر کو نسل ہو کر تھاری ماتہ پاؤں یار بن بھی بلبل پردی دی ماری ماتہ پاؤں را دن رہتی نہیں بچلی تھاری ماتہ پاؤں میرے آتش خواہ ہوں اور شری ماتہ پاؤں دیکھ لینا میں سلاست کر تھاری ماتہ پاؤں جلتی بہر تھی میں اوسکی اسبھا تھاری ماتہ پاؤں ہی ہی ایمان جو تربت میں پڑا تھاری ماتہ پاؤں</p>
---	--

دبیدم رہ رہی یاد اتنی ہی قائم تھی
روز و شب نرم نرم اور ساری باری تھاری ماتہ پاؤں

تیرخیزان سے ازل سے بروی قابل نہیں اب نہ ہاوت کا راجا تائی میری طہن دوش	آخر تابندہ ہی اوس رنجی اور پرل نہیں صیف ہی ای چرخ بالین سر میری قابل نہیں
استعد عالمین تیری حسن کا ایک شجر ہے نہ تو ان شدت کسی ہون دست چھڑای باج	کون دنیا میں ہے اب جو تیرا مال نہیں میں جو صدمہ ہی اوٹھانکی راتا قابل نہیں

ابھی گدائی تو قاعیم عشق خوبان کی تاب عشق کی کوچہ کی بہائی سہلی نہیں	
--	--

اس الی یار بد گمان ہون میں حال دل ڈر سی کہ نہیں سکتا	خوب تیرا مزاج جان ہون میں یہ نہ سمجھو کہ بی زبان ہون میں
کون رانگو سر بگستا ہے کو سینی دل فکار بنسلو کے	اندون آپ میں کہان ہون میں کیا کہون موجد فغان ہون میں
کیجی کس زندگی براوشی گنگا کیون نہ جو مجھ پر زندگی باری	ایکد و دم کا مہمان ہون میں خاطر یار پر گران ہون میں
جب رہو نہ میرا نہ کہلو اؤ نامہ دیون کسی بہانہ ہون دور	کہ سو اتمسی بد گمان ہون میں حال پر اپنی مہربان ہون میں

کل ہی گنت زبان میں قاعیم کی آج کتنا ہی خوش بیان ہون میں	
--	--

فکرین کی مٹی ہواور کی ہوت بات میں ہنکرت دیکھن ہون میں نہ ہو کر اتمین	
---	--

دہ بیان بہار اکبر لکھا او کوں دل کوں جاگو	وطن تمہارا کوں رند ہر جاگوں کالی رات میں
کھا و بار دنیا کی چوڑ و مٹیہ رو ایک کو تھین	اکتھین سچ کی دکو دیکھو جب پاؤگی نہ تھین
ابنا اپنا سب کہیں اور بولیں جو شری	جب آؤگی تیری سر سر کوئی نہ ہو گھاس تھین

سر آن او سبکی یاد میں ہم دلسی رنا القا کہ
چو کس سو کی رنا بیاری چور لکای گھاس

ہر چند مہرین ہی چک پر نہیں کہان	غمزہ کہان یہ ناز کہان باکس کہان
نظر میں دو چار کیا کریں اور چاشم	یہ پیاری پیاری اکتھ کہان اور کہان
نخل خزان رسیدہ ہوں میں باغ و ترن	ملٹائی اب صبا کوئی شک چمن کہان
خانہ بدوشن ہر ہی میں ہم شکل آسمان	اوس ہر دوش کہ یاد میں جب ملن کہان
اب میں ہوں اور نالہ ہی اور کچ خانہ	چرچی کہان وہ یار کہان اجمن کہان
غنجہ کھیل گھانٹہ میں از چائی ضرور	ملٹائی مغلانسی کوئی سیمت کہان

وحشت کو سانتہ لیکھی جلا سون قہر میں
قائم میری نصیب کہان اور کفن کہان

غم فراق کسی گزری ہی جھکوساں	بہلا جو یار ہو گوشتیں ہمارے دن
ہی سخت محکا دن ہونہ یہ کسکی نصیب	ہیں ہی عشق میں شکل کسی ایک ٹکڑی دن
شبصال لٹکے ہوگی حاصل جھکولا	کہ تجربہ میں ہیں گزری میں ہر دوسرا دن
طبع ہی میری حالت کو دیکھتا ہے	مرض ہی سخت اسی کو کہہ دے گزری دن

شبابی نوخیز لکری قایم کی
کہ اسیدہ گئی ای جان بگوار دین

<p>تو جلوہ نور سی پرائی گھر کو دیکھتی ہیں ہو ز شام سیدہ فی سحر کو دیکھتی ہیں جو نازنین تیری موٹی گھر کو دیکھتی ہیں وہ جیا لکری ہنیں بد نظر کو دیکھتی ہیں یہ ہر تون سی مری چشم تر کو دیکھتی ہیں جو دود آہ سی اوڑنی شر کو دیکھتی ہیں</p>	<p>جو خواب میں تیری عارض فکر کو دیکھتی ہیں نہضت راقی ہی گو یا کہ روزِ محشر ہے یقین ہی او کو کہ عالم ہی سہی موہوم عجاب کرتے ہیں کلشن میں چشم کرس خجل شکر ہو چکا بر بنیانی سندی اوس سی شغل بازی آتش</p>
--	---

فلک پہ اوڑنی لگی شعلہ جا بجا قایم
اس اپنی آہ کی ہم ہی اثر کو دیکھتی ہیں

<p>تو خستہ دل پہ ہم اپنی ہمار دیکھتی ہیں کہ از دام حلاق جو وار دیکھتی ہیں کہ تیغ اپنی کو وہ آبدار دیکھتی ہیں خوشی کا اپنی لبس ہم آج تار دیکھتی ہیں</p>	<p>ہماری سامنی جبکہ وہ یار دیکھتی ہیں ہو اہوں گشتہ میں اوست پہ لگی نظر رقیب کے کیا بر گشتہ او کو کہ سب شعبہ صالی تو بولنا نہ مرغ سحر</p>
--	--

کیا جو اوس کی طرف نہ بہرہ را قایم
عج سے ہم تو ہمار کا روبر دیکھتی ہیں

<p>بجای تمسک کے واللہ فکر کو دیکھتی ہیں</p>	<p>شعبہ راقین مرغ سحر کو دیکھتی ہیں</p>
---	---

جلا کی دشت کو او خاک کو کر کے وہ ظلم کرتے ہیں ہم آہ صبر کرتی ہیں لگاہ خنجر خونخوار سب سے بہت حسنه	ہم اپنی آہ کی یار و انتر کو دیکھتی ہیں اب ان کی لوگ ہماری جگر کو دیکھتی ہیں ہی حیف کشتہ زاروں بہتر کو دیکھتی ہیں
---	--

بہت دلوغین وہ ائی ہیں آج ای قائم کبھی وہ ہلکوبھی اور در کو دیکھتی ہیں	
--	--

بہ عور کر کے جو دلمین زار دیکھتی ہیں لگاؤ زخمی جگر کو نہ میری مرسم تم سب سے کیا کہ نہ آیا و نامہ برائے خدا ہی خبر کری آج گھر میں آئی ہیں جو ہودی میں کسی جدیوہ یا کرکے احسن اپنی زاری کا کچھ عتاب نہیں	تو روح میں یہ ہم پر تر دیکھتی ہیں کہ خنجر اپنی کو وہ آبدار دیکھتی ہیں ہم اس کا آئینہ پر انتفا رہ دیکھتی ہیں لگے کو اون کی جو عین خوار دیکھتی ہیں وہ ان بکری ہوئی لب خوار و زار دیکھتی ہیں ہم اپنی سامنی لاکھوں زار دیکھتی ہیں
---	--

فنا جو جتنی ہی جی کوئی ہیں وہ قائم عجب سے طرکی باغ و بہار دیکھتی ہیں	
---	--

حسٹ غور جو بخت جگر کو دیکھتی ہیں غیر اس کی میں کچھ نظر نہیں آتا نہا حیف کوئی نہیں نہ بفرقت جہین بہ حال عجب در دقت میں باخو	تو سندھی ہی ستر دہ گرو دیکھتی ہیں جد ہر کو دیکھتی ہیں جلوہ گرو دیکھتی ہیں صدائی مرغ کو وقت سحر کو دیکھتی ہیں ہم اپنی سامنی شمس و ہر کو دیکھتی ہیں
---	--

جلال کی لحظہ میں کردی ہیشت و بن خفا سنگا ہون شر و ذرا غم تو قافلی والو	اس لئے کاجواشر ہم او در کو دیکھتی ہیں کہ اس فضل تو لبس بی من کو دیکھتی ہیں
	قدم جو رستی میں اس لئے حسن انعام تو بہا کی خوب اور بحر کو دیکھتی ہیں
باغ وصال سی کل غشت نہ چیدہ ہوں شکوہ کروں میں جو کا ایچ سرخ تیری خس کے مثال ہوں تو خیر ابیری لی کرتا ہی عیش و خورنی بی رحم تو وہاں تو با غمیں صبا جی پہ پونچا دی کا پھی اسی شہ ہوا گویا کہ وہوش تو کہاں	لالہ کی طرح داغ بہت دلہ دیدہ ہوں سرخ و غم فراق میں از لبس رسیدہ ہوں دشت الہ میں دیکھ گویا نہر دیدہ ہوں میں غمش سکنار ہوں اور آبدیدہ ہوں باد خزان کی زور سی از لبس چنیدہ ہوں میں ہا مادیہ راہ میں تیری دودیدہ ہوں
	قائم ہوں عقین تیری ارجاں بہ ہوا مضطرب ہوں سحرار ہوں اور آن طہید ہوں
ڈال دی ہے رنج بار کی تھویر گلی میں میں کہتا تھا کسی کہ نہ زلف کا تو خیال مارا ہوا لکھو لکھتیری کس طرح جیو سے تو غیر و کٹو کرتا ہی ہیں دیکھ اشارا جانانہ تو زہار سیری پاس ہی آئے کہ	حسرت حسی بویف کی ہونے لگی میں پڑ جائیگی ایک روز یہ زنجیر گلی میں رکھتا ہی ای بی میر تو سوتیر گلی میں اس غمش لگا بیٹھیں کی شمشیر گلی میں کرد و کھا گریبان ابی حیر گلی میں

کجا بخت کی خوبی ہی اسی میری مہم	دیکھتی ہی شہادت کی جو تحسیر گل میں
---------------------------------	------------------------------------

قائم کا عجیب نمک ہے الفت میں تیری یار	رکھتا ہی سدا نثری یہ تقریر گل میں
---------------------------------------	-----------------------------------

عزم فراغ سی دھڑکتا شکبار بوئین	بسان لالہ کی باداغ دعا غدار بوئین
طعیدہ ہجر میں بون بسک تیری بار بوئین	سناں مائی بی آب پھر رار ہو بوئین
اگرچہ گل تھا ولی ابو خا خا بوئین	بہ تیغ ہجر ستم گر کے دلھکار ہو بوئین
خسہ اسی تو آنزدیک میری شل صبا	کہ شوق دید کا تیرا ہی انتظار ہو بوئین
ہوا ہی عشق میں اس واسطہ میرا رہتہ	شہید کشتہ زلف سیاہ مار بوئین
اسی برق وعدہ میری آہ سی خجل آنس	وسمے محکو کوہ آہ کا شہر ہو بوئین

نہ کیونکہ شکر لکالی ہے قائم ای ہدم	کہ آج فضل سی اس کی جوشہ تیرا ہو بوئین
------------------------------------	---------------------------------------

عمر کٹ گئی بیابان میں	ایدل اب چل تو کوئی جانان میں
تجہ سی شکوہ کروں کیا دست جزو	نر کہا تارا ایک گریبان میں
کسی ڈس سی نہیں لکھتا ہے	مینا دل کی زلف بچان میں
زخم دل دیکھ میرا ای بلبیل	کیا خوشی تو کری ہی بستان میں
منزل وصل کتب دکسا و لگا	ای خدا ہون میں دشت ہجران میں
کل جکا دیکھ کر پٹی تعظیم	کیا بسم ہے لعل خندان میں

دیکھ ابرو تیری جت لی پیر ان پنج ابدلانہ مل پر گز نیرے طنی کا ای مکہ کامل ہجر میں تیری رفوچہ روتا اب	نہنہ برپا ہے مسلمان میں طرز الفت نہیں ہے خواب میں رہا مشتاق عہد قربان میں شری تاب چشم گریبان میں
--	---

چلتو صومعہ سہی قائم اب جلدی ی مزا کیسا ہی نہم زندان میں	
--	--

گندری عمر ساری اپنی مٹی روفہ سحر میں کف باکی مری جو آب ہوئی تو حسرتی جیک پر خال شری خدا میں مگر مجھ سیری دیسی گندری لعل کی گری میں تانا آگیا کونو نظریہ شہدین والہ بجز دیدار جانان کی محبی آنا نہیں کچھ خوش شری دیویری ای عدم کو کیا حال میں آف آہ کو میں ذکر دانتا ہوں اپنی سنہ میں	تو قسمت آرزو ما دل اب جلا چل کوئی جان میں لکھا یک شور پیا ہو گیا خار غفلت میں نہ بہ جلوہ ہوا خونی کار گز ما گنجان میں نمایا جس کی سرخی ہوئی ی اہل میں شرار آہ سی اینی لگی آتش بنابان میں نہ ہو کر اسے تو خاک ڈالو میں کھٹیاں نہ کھینا ہے تو ان باقی را میری دل جان میں نکالوں کر اسوش لگی گردن گردان میں
---	---

تو نہ کہہ سکی کرتا ہی قائم اب ہے تو نی + پسنا باد کوئی حاتو کھ افسانہ بچا کو	
---	--

کر کے فطرت راجل خدا کو	پر زنی کل فی کیا گریسا کو
------------------------	---------------------------

میری آہ نے ہلا دیا ہمد م اگلی رخصت کے تیری ای جان جلوہ یار نے میری بی شک لاکھ سمجھا یا پر نہ سمجھا یہ ناصر کا درگزر نصیحت سی نوزے شرما دیا میری گلرو وصل کی شام کا رباب غم	رات اس آسمان گردان کو کیا کرن لی کی ماہ تابان کو چاہ میں ڈالا شاہ کشتان کو کہوں کیا اب دلا میں نادان کو چہر مت اس دل پریشان کو لاکھ سرو اور گلستان کو آگ لگ جائی روز حیران کو
--	---

کیا کی عفتین تیری قائم
اسنی آفت لگائی ہی جان کو

مگر کھلون میں آہ سوزان کو میری جنت کو دیکھ کر مجنون سی وہ سیلاب چشم جا رے منفصل باغ ہو گیا سارو زلف کو پنج دی گئے کیون لوٹا شوخ پردہ لوٹا کی آتا سے	پل میں دن ہو کج چرخ گردان کو چوڑ جاتا رہا بیابان کو جس نے شرما دیا ہی طوفان کو دیکھ کر اس کی محل خندان کو سنبھل تر کو نور ریحان کو یا آہی جانا ایمان کو
--	--

وصل کا آہ ہے دن قائم
دی لگا اگر روز حیران کو

نہیں خاطر نیم کل و ریحان بکھو کب خوش آتی ہی جنوں کی گستاخکھو حب سہی آئی ہی سیری بوی گریبان بکھو کم رنگ تل سی نہیں خار بیابان بکھو حب را چند قدم کوچہ جانان بکھو اب نشانی ہی نہیں دیتی من دربان بکھو	
--	--

مر رہیں جا کی کہیں موت ہی قائم آجای کونئی بتلا دی رگوں غریبان بکھو	
---	--

ڈوبو یا مینی ابی دیکھی نصحت دیدہ تر کو شہیم کامل مشکین سی اسکی کچھ نہیں بنت جبیں و عارض و ابرو تیری لہجہ خجالت کبھی کا کر دیا وقف ہوا ی مقدم جانان تیری بن چو کر ڈالوں کیونکر رنگ حسرت خبر لا سیکو بھون اب تیری کس کو کو چہ من کہان رتبہ ہی تیج چشم میت یا کی الگی دبا لی کتبک رکھوں غم غرق سستی نہیں	شہر کو کوہ کو فرس زمین کو چرخ اختر کو اگر کو ٹخنہ کو مشک کو سنبھل کو عنبر کو قر کو زہر کو قوس قزح کو مہر انور کو خرد کو پوش کو تاب تو ان کو جا مضطر کو صراحی کو سہو کو جام کو مینا کو ساغر کو صبا کو لبک کو طوطی کو بہر کو کبوتر کو سہو کو سنا کو تیر کو جد کو نوشتہ کو گلشنی کو شر کو برق کو شعلہ کو آہنگ کو
--	--

یہ کس پر دشمن کے عقیدین تو آگہ بگوشا ای قائم دل کو جان کو دن کو نام کو	
---	--

چمن میں دیکھ کر اوس دلیرا کو فتبا ہر گل نے کر ڈالافتا کو	
---	--

نہ لائی گھٹت زلف دوتا کو	نفس تک ہی صبا تم بگون کے
مقبطائیر گنگ حسرت کو	کسا ہی میری دامن نقش پانی
سٹاوی پاس آ نقش پا کو	میری کونجہ کا ہونچیں نقش دیوار
میرہ کیا مجھ سے عداوت تھی ہما کو	نہ کیا یا استخوانو بھی پس مرگ
وہ کیا جانی میری غم کی دوا کو	کروں کیا پاس عیسیٰ کے مین جاکر

نفس من شوخ رکھ کر چکو قائم
جلا کہہ کر تجھی سونا خدا کو

مجھی سمجھو وہ دیوانہ تو کیا ہو	جوسایہ سیبری کی بھاتا ہو
دل ہمار کیا تجکو شفا ہو	میری عیسیٰ نے دسلا میں
خداوند ادر سخا نہ وا ہو	خدا کے گہرست خانہ کو ہولن
تیرا خیر ہوا اور میرا گلا ہو	تمنا ہی کہ ہر خوش کو قاتل
تو یوں دایم نہ وہ زلف دوتا ہو	جو ہوجیت کو نین منظور
میرا نہ قاصد سی گرا ہو	لوٹا ہی میں درنداز و فی فتنہ

میرا عقدہ حل ہو کیون نہ قائم
جوتا کا لیت مشکل کشا ہو

انہی جاسی جو ذرا ہی کس کی آنسو	رو کی رکتی ہن کہیں دیدہ شری آنسو
جم کی برف کی مانند شہر کی آنسو	سرد مہری شہری الیہم شہری

<p>نه ملا سا غمجي چڱو ڪو حسرت جي خاک مرقد جي چونم ناڪ باري پند</p>	<p>ٻي گيسا ڦيا مين ٿڪندڙن پري اٿنو نه نٿي ائين ٿئي خاک بهي مرڪڙا اٿنو</p>
	<p>اٿڪن رور وڃا ٿي ٿي جو قائم طوفان ديکي اب ڪا سڀ ڪن دود وڃي اٿنو</p>
<p>خجل ڪر ٿي ٻين مري ڪيتم ڪريان اٿنو نثار وڻ قد مون تر اٿي خبر لاوي جو در ستري اٿيند روني ڪر ديا حيران عالم من اگر دمي بوقت زنج بسڪو ستري قاتل گهاڙي اڳ ريلين ستري ڪو چي ڪر ڪند مڙين ڪر ديا ٻي جتن نام پاڪ اٿي سڀن طاقت جو هو دي خلق مين سي ڪم گدا ٿي ستري در ڪو سواي مخ عالم من</p>	<p>نڌيڪو ٿي ڪو ٿالا ب ڪو دريا ڪو طوقا ڪنو جوار ڪو زمر دماس ڪو معل خشا ڪنو متر ڪو شتر ڪو ماه ڪو مهر درخشا ڪنو نه سوي عرش ڪو ڪر سڪو گل ڪر دڻ ڪر د ڪنو جهن ڪو باغ ڪو گلزار ڪو صحڻ ڪو ڪنو صحاف ڪو زير توريت ڪو اٺس ڪو ڪنو فرشته ڪو پريڪو حور ڪو غلام ڪو ڪنو فرید ڪو ڪند رحم سلیمان ڪنو</p>
	<p>سڀن زماني ڪر نسبت ڪري قائم جابر ٻي ڪا ٿي ڪو بانگ ڪو خنجر ڪو برق و شمع ڪنو</p>
<p>ڪسي رهي سلا يا رخا سو ٿي ڪو ديکي ڪي ڪو سلا ٿي ٿي ڪو ڪو ڪو ڪو ڪو جنوني اقرار جو ڪر ٿي ٿي ڪو ڪو ڪو ڪو</p>	<p>سڀ ڪي ٿي ٿي ٿي ٿي ٿي ٿي ٿي ٿي ٿي ڪي ٿي ٿي ٿي ٿي ٿي ٿي ٿي ٿي ٿي واه جي جو ٿي ٿي ٿي ٿي ٿي ٿي ٿي ٿي</p>

<p>کسی فریاد کن حیفانی ظالم تیری با تو عین با تو عین ستمگار خفا ہوتی ہو</p>	
	<p>تیری الفت کا تو قائم ہے سدا دیوانہ کسی سبکانی نہ دلدرا خفا ہوتے ہو</p>
<p>کتنی کو میری ذرا نام خدا مان تو قافلی سب جل بسی گیا حیران تو رو کا انگنوں سے دیکھ میری طوفان تو کوئی نہ آویگا کام کتنا میرا مان تو</p>	<p>عشق میں کسی سنا ایدل نہ تو رہی گا کوئی نہیں دنیا میں شاہ و کد صبر و قرار و شکب جانا یا تجھ پر رہی گا دایم نہیں دنیا کا یہ ماجرا</p>
	<p>باد میں قائم سدا رکے رہا کر سدا دیکھی گا کوئی دم میں یا شکر کامین تو</p>
<p>کاش الہی میں وہ آجا میں سجا سیکو دیکھ لی ایک نظر اپنی تماشا سیکو پفراری سی بدلتا ہوں شکیبائی کو قریان ہوں گنیں سرو کی رعنا سیکو عشق ہی سرخی عارفہ سی تماشا سیکو کہ وہ رکھتا تھا گوارا تیری سوا سیکو</p>	<p>موت سمجھی ہے بہا ناست تہائی کو قابل سیرنی البتوخ میرا حال تباہ وہ نہ شوخی سی ملی تو نہ ملو گناہن ہی سکئی مصرع تیری قامت صفت میں عارضی رنگ سی غار کے تجھی کیا حاصل غیر کم طرف شب تحریک کا کٹ ہو</p>
	<p>چار سو شہرین بیتا نہ ہر تا قائم دل نہ دیتا جو مینا دل کے سجا سیکو</p>

کام نہیں کو کسی کیجے عیب ہوا جو ہو ہو ہو بستی فانی سی تمام مطلب ہو کر گیا بہان بہ تم انکی میان کر چکی کیا کلائی آہ دلہ میری جو درد و غم گزری ہی کیا کر گیا	دولت عشق میں ملی راہ فنا جو ہو ہو ہو بہ خودی دسی دی اوٹھا یہ لقا جو ہو ہو ہو راہ خدا میں تجھ ہی تو کچھ بنا جو ہو ہو ہو ہر کا داغ دل پہ بس اہو لگا جو ہو ہو ہو
---	--

کوئی نہیں رہی سدا سوچے قائم کو اب
الفت دل تو جان میں جتنی ملا جو ہو ہو ہو

کیون پڑا غفلت میں ہی اید زان لہن بہ یہی ہے کوئی دکنی بات ہو لگا جلد تیرا خاکین ملجا دیگا اپنا کیا پاؤ لگا کسی کو میری تو جان غور سے سن لی ذرا لیونگی تجھ سے اب یو لگا لگا لگا خاک کے مانند ہو عاجزی کرتا رہو	خوب ایتھا دیگا سو کا پشیمان تو چلنی کا سامان کر دم کا ہی مہمان تو کام نہیں آوی کچھ گر کر ہی ارمان تو حرص و ہوس چوڑ کے اب لگا لگا دہان تو سبکی بدی کی لئی راہ خوب ہی پہچان تو لوگوں پر رفت کر منت چاہا تو
---	---

مرضی حق بہ اگر رسوی تو قائم سدا
بہر ہے عجب عجب دکنی جو بیتان تو

کبھی فضا میں کہیں بارینا یا بھگو دہوم عالم میں سوئی تیری دل اٹکار دہان میں منتل کے میری جو بکرتی ہو	حال دکھانہ بیان دار ستا یا بھگو مجھ بہ گامی ہی رحیم یا نہ آیا بھگو سنبہ ظلم شہسوار کے کہا یا بھگو
---	---

<p>اگر کسی پڑا رو تا بہ در پڑی شکوہ میں کیا کروں اشخ تیری پشت حبسی عاشق ہو امین تر تو سن پریم</p>	<p>خدیجہ دل ہی کہی پاس نہ لایا تجھ کو تو نے بھی کہ درد لبر نہ بنا یا تجھ کو تب سی ہر طرح شوخ ستایا تجھ کو</p>
---	---

<p>باداوس گل کی مری دلمین بستی قائم وائی تھیر نے ماری نہ ملایا تجھ کو</p>	
--	--

<p>پاس مری کہی تو آیا ہو تو ہے کدے لگا ہی تو نے ہمیں اس کج ادائی سی جانا کالیان دیتا ہے رقیب جواب</p>	<p>یا میرا آکے غم بہلایا ہو مردہ وصل کیہ سنایا ہو اور سی تو نے دل لگایا ہو یہ اوسی تو نے ہی سکھایا ہو</p>
--	--

<p>مختباج بولا قائم ہے + شیشہ مئی سونچ گیا یا ہو</p>	
---	--

<p>اگر روشنی رخصت وین اینی کدیم کیا تنگ مجھ کو فرقت دلدل نے نہان نہ کی ایک ماری تا بہ دلمین اوس سنگی جہان تاریک اٹھو مین ہمارا گویا باب ہماری قتل کو ایک شیشہ بروی کاغذی اسی گھٹ کے گوشہ ہی گرد مین مگر</p>	<p>بہاؤ دین جہانین لوح کی نند طوقا کھو کہ رکتا ہو مین اپنی چشم سر خطہ دانا کھو الہی موت آجاوی ہماری آہ سوزا کھو مین جیسا آج ہی برین اپنی مہتابا کھو عبت رکشاں اپنی ناہ میں تو سحر کھو خدایا آگ لگجاوی کہن گردن گردا کھو</p>
--	--

<p>جیسا یون اکسین لچاکی یارب طایر جانکو خداوند اچا یون سطحین اینی ایمانکو نبا یا حاکم جن و شر حبیبی سنانکو تمنای تیری دیدار کی کرکین انکو نہن رتبہ ہی اوسکی سامنی کجیہ جو غلامکو</p>	<p>جیسا ہی دامن کیوئی سکر اکر عالم جین پر کینج کی قشقہ چلا آتا ہی کافر اوسکو زیبیتی ہی شہنائی و عالم خدا کیو اسطیہ رده اوٹھاکی رخ کو دلا شکر کی تاباں جو حسن بن اوسکی مقابل</p>
--	---

گما ای قاکم دانو تو کی گنڈا رستہ بن
سنای جا بجا وہ رشک کل سیرت نامکو

<p>روشنی دیدہ کونین من زینہا نہو روز روشن میرا لکاشن شبت تار نہو ہر لکر نرگس ہمار سی و چار نہو سچ تو تھی کہ حسینو لکھا کوئی یار نہو ساقیا لطف ہے کیا جبکہ وہ منہ چار نہو ماتہ پای کسین صاحب ہر بازار نہو اوسے فرمائی جو کوئی خبردار نہو نہد یار کسین وہ روزن دیوار نہو</p>	<p>نور افشان جو رخ احمد خمار نہو رخ پر نوریہ و اکیوئی حذر نہو باد وہ چشم فوکار دلازار نہو دل ہی جانی ہی جو یہ لوگ کرم کرتی نہو سیری اٹکو پتہ قدم تیری مگر لالہ زار نہو چوک کے سیر کو جانی تو تین ہزار نہو زنانوئی غیر تین لکھا کتبہ سچ نہو کفر و اسلام میں پڑ جائیگی خنہ لاہور نہو</p>
--	--

قتل عشاق کای اوسن خونخوار کو تسہل
ای خدا الفت قاکم کسین غبار نہو

<p>ہم ذرا محفل خوبانچین ہوئی خوار کہ تو ہم تو کہتی تھی کہ اوس شوکانی کو چہین بجا منہ کر تا تھا نہ میں جیتہ کہ مت دیکھ کہ جو واہ جی واکہ کی ہسی یہ کیا توئی سکھ طبع کو چھوٹ نہ کتا تھا سبھی میں بزم میں نہ کتا تھا سبھی دل کہ بجا پاس کی</p>	<p>کر تو انصاف ذرا ہم میں گنہگار کہ تو کچھ گئی مفت میں ہم آج سردار کہ تو ہو میں اوسکی بس اب ہم گرفتار کہ تو لو سکی الفت میں دلا ہم سوئی چاکر کہ تو ہم ہنسے دام میں اسیر رخ گرفتار کہ تو ہم میں پا مال اب و سکی تہ رفتار کہ تو</p>
--	--

طرف قایم کسی جا کر یہ کہو جرات سی
خوب ہم کہتی ہیں اس بحر میں شکار کہ تو

<p>کاروان تم راست منزل پر چلو ناکی تنہا رہو گی تم پہلا لبی دلدار کے نالائش میں غریق ہوئی کامی ڈرا اس بحرین</p>	<p>راہ آسان جو طر مشکل پر چلو مہوش دلبر کے محفل پر چلو اب اوٹھا پردہ کو محل پر چلو تم خیر داری کسی ساحل پر چلو</p>
---	---

بکہ قایم یہ کی ہے بر ملا
بر طرین میر کامل پر چلو

<p>شب مہتاب کا ہو جاوی نظار اہکو گر نہیں کام کاسی آکے حساب غیر بیانسی آن کھٹکتی ہے میری بہین</p>	<p>سہین لمبا جی جو وہ اکہہ کاتار اہکو پیر دیجی دل مہتاب ہمار اہکو سانس لی کامی اب تو نہیں بیا اہکو</p>
--	--

اب یہ حالت ہی کہ ہو جاتی ہیں رگوں کو	کسی دیوانہ کسینی جو چکارا ہو
کیا ہی دم باز تھا وہ آہ کہ دم ہی دیدے	رات شیشہ کی طرح کیا ہی اویہا ہو
عشق کی ملک میں ہون شان و نظر کو	فیض و شاہ جہان اور وہ دلا ہو

سخت جان لہی میں لہی تک ہی قائم ہو	
حیرتی ڈالی جو لیکر کوئی آرا ہو	

دیکھ کر اس رخ درخشاں کو	نر ہے تاب مہر تابان کو
ایک مذہب پہ تیری الفت نے	کردا گرا اور مسلمان کو
دست و حشمت سی زبرد فتن	جاگ رہتی ہیں ہم گریبان کو
دل بیکل کو کل نہ آئی رات	یاد کر کا کل پریشان کو

چوڑ بٹی ہیں ہم تو قائم خان	
جو رصا دسی گلستان کو	

لنگی ارض و سما کی کئی الفت ہو	کچھ مرقد میں ملی خوب فرغت ہو
گرچہ ہون اشک چکدہ کی طرح خاکین	اہل نیش کے پر آنکھوں میں سے غیرت ہو
کچھ تنہائی میں جو جی محبی لاکھوں محزون	عین وحدت میں نظر آتی ہی نیرت ہو
آئے پائی نہ کلی میں تیری پیر محرابی	بیرہ قسمت نے دکھا یا درجیت ہو

غیر میں دغدغہ حشر کا قائم ہی ہو	
بعد مرنے کے ہی حاصل سنن حشر ہو	

<p>دکها یا شمع اوس شکر مری روی روشن بار امانت گل خورده دیکها کلستان آلهی و بی دنیا من بری جلتا هو ارم بیه جای سجده قبله یی همی خاک و بونکا چینی یی برده فانوسین بیه اسلی اگر روغن بجد مریکی تو پنجه اوسکی قد موی چاشنی اسنین ملتا محبی کر لاکه من دهنو عجب تاثیر رستی آه یی مری اگر نکلی</p>	<p>تور کها ماه فی ابر سیسی منیه دهن کو تو جو راعذ لب باغ فی شاخ شمع کو گلکائی آگ جسنی فصل گلین آگ گلشن کو شانا مت صبا اوس کی نقش پای تو سن بنین یی تاب بدار اوس صم کی شمع شمع بناد بجهت دیوار جانان مری مدفن کو بیابان خشت صحر اکوه و طاروت اوین کو صلاک خاک کردی اکلیم من برق و آسن کو</p>
---	--

تنهای تیری دیدار کی از لب قائم کو
 خدا کیو اسلی جلدی او نهایی باطل کو

<p>گلبر لاین هم سینه سی لینی آهوز اسکو ماری بیه تنهای خدا یا بر گشتی بجهت تیری کو چه کی ده دنی یی ای همه کی بیل او نهایی یی دلمین بیه سودا تیری تو فکی با مریض عشقا هو تنین بنین شقا محکوب آلهی بیه دعا کرامون تو یی قاضی الحاجات</p>	<p>فلک کو کر که غارت پر جلاون مرنایا کو کبھی غلامیری بالین بیه اوس ما خشا کو خدا اوس سیر کی یی کل کو بکله رطتا کو که مسکن ترک کر جاوون نخل سیر یا کو اگر چرخ چهارم سی سج یی آوین دریا کو بڑا دی وصل کی شت او شادی رونو کو</p>
--	--

بیه آواز یی قائم عشق کی جلاون ایل

میں کیا کرتا ہوں بلبل اور حمن کو	پیر و ن ہوں دھونڈتا اوس سیم کو
شراری آہ کی لکھی کہین کل	دیا ہونک اوسنی جا کر کوہ وین کو
لب نازک کی سرخی فی شری یار	کیا ہی منفصل در عدن کو
تعب کیا اوس یوسف جو دیکھی	تو اوسہ پارہ کردی پیر کو
نہ دلبر کے ہوا گمہ وصل خجی شش	دعا دیتا ہوں اب چرخ کمن کو
گیا ہون ڈوب جا غم میں ایمان	میں دیکھا حبیبی تیری اوس ذوق کو
جو میری عشق سی تو ہوی ماہر	تو ہولی تیس کو طور کوہ کن کو
ترجم سی تو اپنی ای دل آرا	گما دی آ میرے رنج و حمن کو

ہر ایک الفاظ قائم کاسی ہوئے
سرنا ای ناصحائری سخن کو

مگر دشت چرخ نہیں دستی ای ملنی مجھ کو	سخت ناپار کیا چرخ مغل فی مجھ کو
میں بھی وہ ہوں کہ ہنو کوئی ہی گزرتی	بہت لی بس سے کیا الفت دل فی مجھ کو
آرزوی کہ سب جی ہو چون چہنگ	نا تو انی نہیں دیتی مگر ملنی مجھ کو
طاہر روح کی سمجھا تا خدا میں مجھ کو	و اکمل میں پہنسا یا اوس فی مجھ کو

رو کی تنہا ہی ہر ایک ایلائی قائم
لو کہ رخساری میا ہی چلتی مجھ کو

بیان کسب کرون تیری جفا کو کبھی زندہ کبھی مردہ کری ہے شہید ناز ہوں میں بعد موفن مسکے بالین سی اوٹھ تو ای سچا تڑپتا نیم بسمل کے طرح ہوں شراب عشق کی حبکو ملی ہے نکل کو شہ سی ای مخمرون لغت مطالب دین اور دنیا کی سینے	ستامت یا تو اس بی خطا کو گیا کیوں ہوں تو خوف خدا کو میری تربت پہ لانا دلربا کو ہنیں تو جانتا میرے دوا کو کوئی جا کر سنا دو بیوفا کو تو پوچھا ہی دی راہ بقا کو تو سن وادی میں مجھ کو نکلی صدا کو دی میں سوئے شاہ دوسرا کو
--	---

قیامت کا ہو ڈر کب ملو قائم
شفیع رکھتی ہیں سر پر مصطفیٰ کو

میں پاٹی ہی جو تیری غنچہ دین کی بو بکیر کٹی دی تو نے سبیل شکن جبین پہ نور سے کیا چرشمیم کو دیکھ نہ او کو خواہش کل اور یہ سیر بیتا کی	تو کیونکہ خوش لگی نسیم و نسیم کو لیٹ سی جکی ہوئی بوختہ چمن کو بس لکبار گے بڑاں ہوئی عدل کو کہ جسنی چمن سو گئی ہے دشت بن کو
---	---

بتاؤں پھر میں کیا حال الہا میں ایدیت
کہ پیر میں ہے قائم اب کفن کو

تمہاری با جس تیار میراں میں نو	میں سن کی جانوئی ایمان خوف میں نو
--------------------------------	-----------------------------------

<p>اد اونا کرشمہ جفا وغالب لعل دو کا کل و دو بنا گوش ہر چشم سیاہ ذرا تو بام پہ اگر دکھا دو رخ صاحب فتان و نالہ آہ و قلق الم غم ضعف نشان جو ہوئے ہیں عشاق کے ہیں یہ لوگن لی شوق سے ای رشک معتبان ہی تو</p>	<p>جبین و حال غصہ برق خانان ہیں تو رو ابرو دو رخ تا بان بلاء جان ہیں تو تمہاری دید کے مشتاق ہم لبان ہیں تو دو چشم خوف نشان ہم میری نشان ہیں تو لوگن لی شوق سے ای رشک معتبان ہی تو</p>
---	---

گلی میں اوسکی تاش ہے کچھ عجیب قائم
جو یاخ مرنے میں تو آہ ہم جان میں تو

<p>عشقین تیری اہم ہر نام و عین این ہو کچھ نہیں یاد جز تیری نام تیرا زبان ہے مخمل خوشنما کے گر رونق انجمن سے خوب ایسی نہیں ہے جا کوئی جستی میں گذریا برسر راہ ہوں کھڑا تیرا ہی انتظار ہے پاؤں ہی عرق میں جو مٹی تیری اسی لہریا</p>	<p>دشت بخت دہد بد قریہ بقریہ کو کب لکھی ہے دسی گر ٹری فخطہ بلخہ تو ہی تو لکھو خوشی ہو پر تہی جگڑی ہو تو رو برو پر نہ ملا پتا تیرا لکھو تو ای تجسہ رو ہجر کے در دسی بجا ہو جا آں کے دہرو لالہ و گل میں جو کب ملکہ گلاب میں وہ</p>
---	--

قائم جان خدا تیرا دسی ہے تیرا متلا
ملتی کے روز بخت تیری اسکو رہی آرزو

<p>کس طرف ہمسی ہیں نہاں ہے تو ہمسی ایسا کہ تو ای بیاری</p>	<p>ای مکیں کیونکہ لامکان ہے تو گماہ پوشدہ گماہ عساج ہے تو</p>
--	---

جس جین ہو کے بیچ کھینچا	اس قدر ہسی بد گمان ہے تو
نکو باد خندان سی کر آمیز	شادمان مثل بوستان ہے تو

کیا کہی حال ایسا یہ قائم	سرا اندھ ہے یہ نہ خان ہے تو
--------------------------	-----------------------------

نہ اڑی تھو گئی باغ سی نہال کی بو	کر با تا خار جدا کی سیابن کمال بو
تمام عمر کی میری بحرین جانی	بہ حیف سو گئی نگاہ کی گل وصال بو
نہ اڑی تھو گئی کبھی میں نہ پیر قیاس	ہوں انتظار میں پاؤں تیری حال بو
میرا دل لگا دیر اک کمال یا	خدا آباد لسی گام دی پری واکل بو

حق غم سی ہو خاک حال اب بچال	اسیر داری ای رب کہاں کمال بو
-----------------------------	------------------------------

ختم سی شک بہن روان ازین بحر	فتوری او کا دشت و دشت کوہ بکوہ بکوہ
عاشق زار ہوں تیرا جلوہ حسن فی با	توق ہی میرا اس طرح بار بار ہو جا دو بدو
میر گئے سی خستہ کر چو گریا سی محو گریا	قتل اب کی گئی یا تو بکالی روبرو
بگیا لا غری سی تیرے خستہ ہے	ہرگز استخوان میرا تار غلطی ہو ہو
رو تا ہوں جو میں میری جا بکھینچ	پیر تا ہوں دھونڈتا تھی جگر بدجلوہ بکوہ
میں ہوں غریب عشق کا دل تیری دل میرا	یا ربی ہی ہر طرح سے بس یہ ہو ہو

مقام باقی حق کا ہے حق گستاخی	
------------------------------	--

	سیر رکھادرد و غم نازہ تباہ تو بنو	
<p>بکستی ناکس فی کائنات متوالا سیر سرخ سی منہ پر غضب ایک کلا لالہ سی بہ جلا چشمہ نسی اب طوفان کا نالہ سی وہ نہیں گزر سکتی لکھنؤ کا لالہ سی</p>	<p>زلف سیر بکیری پڑی یا جانہ پالہ سی سیر انہو میں لکھنؤ کی مٹ دوسری روتے روتے رات بیدار کی گشت و فغان چوٹی اور کاکل نے تیری جسکی دنگوڑا</p>	
	<p>تیرے مڑکانسی کا گلے شکلی پر غضب سی گنتہ ترحمی غضب اور کانکا مالہ سی</p>	
<p>ہون طعیدہ میری آزار کو دیکھ رحم سی اپنی تو لاچار کو دیکھ ای صنم گاہ تو اقرار کو دیکھ تیری لیبوی سنہ مار کو دیکھ</p>		<p>اگلی تو اس دل چار کو دیکھ نہ جلا بحر کے آتش سی مجھے روز کرتا ہی تو وعدہ ہمسی ایک دم میں ہوا بھان و اللہ</p>
	<p>ظلم اتنا تو نہ سرفراہم پر عافری اسی تو دیکھ اپنی اس کو دیکھ</p>	
<p>تو نہیں آلودہ ہوئی من جو سمٹا کی بنا دیکھا دوستو دل آویں عیار کی بنا آج ہم کو چہ جانان سی لوہی جہا کی بنا سیکھتای وہی روبرو سی تلوار کی بنا</p>		<p>ماری من کوئی کس شخص نہ تلوار کی بنا اگیا پوچھتی ہو حال تباہی کا میرے دل و دین صبر و خرد آلودہ من دی نہی جو شش راہی ہوا خون ہار کس کی بنا</p>

تسنی جو وقت کی ملی ہاتھ من اپنی	خوف کسی کا نہ اونٹنی اپنی جا کر ہاتھ
اوسنی اب پوری بدلی چند اخیر کر	کسو کو ترسائی وہ ایک بلین صفا کر

قایم جو نور حجابی فلک پر تمنی
دیکھی شاید کہ خدای کسی دید کر ہاتھ

کوئی عدم نہیں میرا خبر آہ	ختم دوری ہے یہ کہی جا نکاہ
ہوں شہید اکبر اوسکی خبر کا	پڑہ کے مارا ہے اپنے لہم
عشق میں تیری حال ہے بجال	دلربا رحم کر بجال سب آہ
حسن پر تیری خدا عالم	جلوہ رخ ہی تیرا مثل آہ
سب خط رخ پہ تیری کیا ہی ہے	نالہ اور ماہ ہے نام اللہ
ایک تیری وصل کا رہی ہے دہان	ہی تصویر ہی خدا آگاہ
ہجر نے اسکے یوں جلایا اب	جیسی جلتی ہے آگ سی چون کاہ
کچھ خبر یا ر تو نہیں لیتا	اب تو لازم ہے کر کرم کے نکاہ

ہی تیرا جان نثار یہ قایم
خدا متی ہی بدل تیرا اللہ

جلوہ یار ہے سبحان اللہ	دفع آزار ہے سبحان اللہ
تیغ ابرو سی تیری اب جانے	خلق افکار ہے سبحان اللہ
رخ پہی خوش منسل کیو	گنہ پر ماہ ہے سبحان اللہ

کبیا ہی بید بید دلمین جیسا رشتہ وصل اب نہیں ملتا نامہ بریا رسی کہو تو صا غمی بخشی ہے جو نجات ابد ایک عالم ہے تیری صورت کا کیون نہ لیتا ہے تو خیر میرے جلد لے بزم میں تو اپنی بھی	ہجر کا خار ہے سجان اللہ کیسا یہ تار ہے سجان اللہ وہ گرفتار ہے سجان اللہ تیرا دیدار ہے سجان اللہ جو خیر دیا رہے سجان اللہ کیسا دلدار ہے سجان اللہ سکے یہ زار ہے سجان اللہ
--	--

رحم کر حال پر تو قائم کے حدیسی لاچار ہے سجان اللہ
--

میں تو ایک رگ رگستانہ کا گلوکار سودھو ہے یہ بہت عشق کا سا ربا جلگیا جرم قمر آگ کی برق میں جا اس طرح ی رنج پر نور یہ کل خد تبسیر ہی ہم تحقیق کٹر ہی بیان کوئی بخور عیش تیرا گیا اور خوف ہوا کرنی کا	ساقیا جلد لے دی تو می کو سال چھو میری لب پہ ہم تم دیکھتی تو خال ایسے بڑا کنگا گیا جس طرح یہ چھو پر کمانہ جس طرح گرو ہو آرتنا ہی مہ کے مانہ ہر گرج جو تاک کی نگاہ میں مثال پالہ یا دہن پر روشن تیری جو نگاہ نالہ
---	--

داع کھائی جو ہا عشق میں کل نوکری اسلمی گورسی قائم کی گویا لالہ

<p>دیان تیرا ہی ہی شام و گماہ جابجاست ہے خدا اکماہ ہر حق لطف کے ہو بیمہ گماہ جز تیری وصل کی ہی حدی تباہ قتل منظور ہو تو لبسم اللہ شب ہون میں لور نالہ جا گماہ اپنی طہنی کے تو بتا دی راہ حال میرا ہے تجھ بفرستیاہ</p>	<p>جبر کی غمی ہون طہان و اللہ جستجو میں تیری برکت ہو ا اب تو اس غمخوئی راکر دے دیکھہ اجمان حال کو میرے عمر سی اپنی میں ہوا ابو بس دن گذرتا ہے تیری فرقت میں ذکر تیرا دما دملین ہے عاشق جان فدا ہون میں تیرا</p>
--	--

حال قائم سیمت تغافل کر
 بندہ کترین بدی ایشاہ

<p>نقاب باقی نہیں بدن میں آہ شور کرتا ہے اب چمن میں آہ گل گلی آگساری بن میں آہ خرقہ و ریشہ و کھن میں آہ محل شعر ما گیا یمن میں آہ مشک بر قدر ہے خن میں آہ عری آہی گیا سمن میں آہ</p>	<p>دل گمراہ ہے میرا ذوق میں آہ فصل گل کی لپی ہر ایک بلبیل نف پاسبی میری کل ہم دم دیکھہ مت نہ کہ نظر سی حقیر لب نازک کے دیکھہ کمر سہی مہرین زلف کے لب سہی عری چٹکا جہن کسی جو تیری بند</p>
--	---

کیا تبسم ہی کیا کھلم ہے	جان برباد یک سخن میں آہ
شعلہ عشق دل پہ جب پڑا کما	پرتوہ ڈالا کوہ کن میں آہ
چاک دلمان گل لگا کرنے	کیا تراکت ہے اس دن میں آہ

آہ بارہ نہ دلسی لا قائم	
اگ لگ جائی گئی اس دن میں آہ	

کشتن آج کی حکایات ہے واللہ	بلبل کے ہر ایک گلشنی حکایات ہے واللہ
سوسن زبان سی ہی نکلی ہی بس	ایسی ہیسان کی مدارات ہے واللہ
اکھوں سی رقیبوں کی ذرا ہو کی توہنا	جل ساتھ میری جاگلی کیسات ہے واللہ
جا دوئے تیری غنہ نے اور جلوہ گری	سہ جسم کیا قتل اب مہیات ہے واللہ

ماگنی ہی دعا گر گری رہا یہ قائم	
اس تیرے سوسن کی آفتاب والہ	

کیا مذقیامت ہی کیا انداز ہے واللہ	انور جب غصہ ہو ہے کیا غازی واللہ
ہی زلف دو ابرو تیری اور زربین	کنجشک دل عاشق پہ پیشا ہا زری واللہ
دل جانا رہی سنتی ہی اواز ائی کل	مطر نے لیا ہاتھ میں چپ زری واللہ
ہی ہی میں شمع وصل میں جلتا گھانا	بولا کہ طبع میری ناسازی واللہ

مرد کو جلاد دوی ہی بکھا شین قائم	
جوابات ہے اس کی وہ کین حجازی اللہ	

کیا جان نہی چھٹی ہوئی کیا رات ہی واللہ اس وصل تمنائیں کئی رات جواری منی سی تری کجگو ہوا لہجہ و الم دیکھ گر شکل دکھائی تو مجھی بہر خدایا ر ایک لب کی ملائی سی ہوئی سیکر و زندہ کیا کہی یار سی تو فی نہ ملا یا چہ	گر پاس ہو وہ یار تو کیا بات ہی واللہ افسوس ہے اریان ہے مہیا ت ہی واللہ شکل سسی میری کشتی تیرے وقت ہی واللہ بہتر نہ کوئی اسس غنایا ت ہی واللہ کیا تجھیں بزرگی ہی کرامات ہی واللہ ای بخت میری تجھ سے حکایات ہی واللہ
--	---

لبنا نہ کہی نام محبت کا من قائم گر دیکھتا الفت میں یہ لقات واللہ	
---	--

انداز غضب جیسے آفات ہی واللہ وہ قافلہ خوشوار کج لکھی گری حیران ہوا دیکھ کی تصور مصو فرقت میں تڑپا ہوں میں اور تیرا عاشق میں ہوا جیسی ہوں اور لاجپن تھوکر سی کری مرد کو ایک پلیم و زندہ	سری لگا لگا غن غن طلمات ہی واللہ جلتی میں غضب و بسکی تو کیا بات ہی واللہ لکھنی میں نہیں آتی ہی کیا گستاخ ہی واللہ بی یار نہیں کشتی یہ اب رات ہی واللہ پس کی بوستان میں حکایات ہی واللہ کیا پاؤں میں اور کسی یہ کرامات ہی واللہ
---	---

ملنا نہیں قائم ہوا تجھی پہلی تو سی گرد دل دیا پر کھوں یہ حکایات ہی واللہ	
---	--

میں تیرا بندہ ہوں تو میرا شاہ	میری رحمت کے بس کہوں ہوں ناہ
-------------------------------	------------------------------

فصل سی تری کام و دین آگهی	جستی کونین مین هو میرا بنا ۱۰
ایخداوند قاضی الحاجات	حال دل سی ہی میری تو آگاه
جو کہ فرمایا آپ ہے تو نے	ہو کے رہی میری تراوی راہ

مستور کہہ لیسے تو فنا ہو
عزیز ہی میری چشمی پیرا ہو

ماہر و کبیرہ بہر مرتبہ سی ہم	لا ارحم الراحمین ہی ہم
سیم و زر کی پاسبانی نظر میں	ساتھ میری سیم تن ہی ہم
دل عبادت سی حق کی تازہ رسم	مفت طاعت کا بس چین ہی ہم
ہمیں مرد و عین جا کو دلا	پیرن کیا کہ اکب کفن سے ہم

بولا قاسم یہ اوسی مل ایجان
لگا گپنی کہ کیا سخن ہی یہ *

مجہ عاجز و بجان کا سجان توی ہی	روشن ہے حیران بن برآں توی ہی
جب جلوہ دکھایا تو فی موسیٰ کو گھرہ	حیرت میں کوئی نگاہ سلطان توی ہی
آدم کو جو اس خاک کی تلی سی بنا یا	سب کمال لکھ لکھ ای رحمان توی ہی
قدرت کا تیری جو بیان کی زبان	سب عالم و دنیا کا گہیاں توی ہی

رتنا ہی تری یا دین قائم بہ عیشہ
برآں جو دیکھی دل جان بھی ہی

بکرناسی جو کچھ آج دیکر جائیگی ہم ہی یارانِ فغان منزل مقصود کو پہونچی دم بہر تو صبا شیر کہ ہمراہ دم سرد حبس طمع کہ دل لیکسی میرا کرتی ہو نگار دکھلاتا ہی کیا اب تو یہ انگلیں ہیں ہم محفل کو کیا جاستی ہو در دم در ہم	سرکاش کی دہر ستری در جائیگی ہم ہی اس راہ سی اکر و ز گند ر جائیگی ہم ہی جاو کی تو حبس راہ او در جائیگی ہم ہی لی بوسہ لب صاف مکر جائیگی ہم ہی صحرا کو اسی شک سی ہر جائیگی ہم ہی کتنی ہو جو ہر بار کہ ہر جائیگی ہم ہی
--	---

کیا غمخیز لاکھون ہی نہ قائم گئی ماری
اکیر ذرا سی طوگر گند ر جائیگی ہم ہی

کون کلشن میں آنی والا ہے میری ڈسنے کو ایدل شید لگتی ہی پار سو گیا دے لکے ٹھل اشک اپنا کیوں نہ ہو چٹل زلف اور رخ سی تری شرمندہ سمجھو اسکو تو نہ شیشہ می	حکے لالی کو آج لا لا ہے زلف ہے تاکہ سائب کا لا ہے تیر فرنگان ہے تاکہ بیا لا ہے ہمنی انگہو عنین او کو پا لا ہے مشک چین میں چین میں لا لا ہے مختب سے نفل من چہ لا لا ہے
---	--

دستِ حشمت میں اپنی ای قائم

ہم میں اور فوج کہ و نالہ ہے

ناصحا بہر خدا جااوسے سمجھا تو ہی	کہ دم مرگ فراسکل کو کھلا تو ہی
----------------------------------	--------------------------------

میری بالین پہ دم ترخ اوسکی ہمد	جذبہ عشق میرا کتنی کی لایا تو سہی
ایک ہو کر میں تیری معجزہ عیسیٰ ہے	لاست عاشق بچان پہ ذرا آتو سہی
گرچہ ظاہر میں جلی گریں غما ہو میری	دل کسی سلور تو جاو لگا بہلا جا تو سہی

بس ملاقات ای قائم ہوئی اب گل رسی	
معدا دل کا بس لہر بر آ یا تو سہی	

ستری الفت کا جوش نہ ہے	اس لئے دل میں غم کا خانہ ہے
دیکھ محراب تیری ابرو کا	جانم سجد میں زمانہ ہے
جب سی عاشق تیرا ہوا ہونین	تب سی جگمگ میں میرا خانہ ہے
تو نے کی بیوفائی جو مجھ سی	اوسکا سر جایہ اس خانہ ہے
ستری محفل کا دیکھ درخشاں طور	دل اب اسکی طرف دیوانہ ہے
طوبہ خال کے تیرے آگے	حسن عالم کا ایک بیانہ ہے
عشقین تیری یہ ہوا حاصل	معن و غزین کا دل نشانہ ہے
بزم کا تیری ڈنگ سی کیا	جو ہر ایک اوس طرف روانہ ہے

ہجر میں تیری ہے پڑا قائم	
مرض کا اسکو تو ہوتا ہے	

سینی ای بار تھک کو جانا ہے	جس جگہ پر تیرا ٹکانا ہے
حسن میں تیری کجائی ہی اعجاز	جسے بر بان سب زمانہ ہے

<p>مکجو محروم اپنی درسی ترک کہہ ایک دن مانگھا اوسے جو بوسہ اپنی عاشق کو ای میری بہ رو میں تو حاضر ہوں ہر طرح تجھی</p>		<p>سترا پُر فیض آستانا ہے لگا کئی کہ چل دیوانا ہے جلو حسن پر دکھانا ہے بس عیت میرا آ زمانا ہے</p>
	<p>قاصدا پاس اب تو قائم کے تجھی اوس بے خبر کو لانا ہے</p>	
<p>چمن بن یاد آ اوس طبلدن کی لفظ کافی سے ہی زخم تن کے بجز خال لب بیلگون کسی نے بیل دی جو کڑی دشت جنون دکھا کر گوہر دند ان کسی نے مجھی لکھتا ہے جنون خط میں قبلہ نہ کہولا اوسنی پنج زلف پر خم پس از مردن ہی دیوانہ فی تیری</p>		<p>بہ ہڑ کی آگ پر داغ کہن کی تیری گشتہ کو کیا حاجت کہن کی نہ لی لذت تیری سیب فتن کی میری صحرانوردی میں ہرن کی مٹا دی آبرو و درّ عدن کی بہ نہ سہرت ہے میری دیوانہ میں کی تہ حل مشکل ہوئی مشک ختن کی اور ادین دیحان تار کہن کی</p>
	<p>کہ قائم نے بجز پنج طلع کے جگہ بائی نہ دنیا میں امن کی</p>	
<p>پیدا ہی صدف میں در شہ ہوا ہوا</p>		<p>عاشق کی اگر جہ نہ گہرا نہ ہو</p>

کیا جانی ملک پاشی زخم دل نادان	حسب با کون میں از سر خار بنو
معلوم جنون ہو وی ستری بہت دراز	جب نام کو ہی جیب میں ایکٹار بنو
جو خواب میں دیکھی ستری زلفوں کی درازی	تا صبح قیامت کہی بیدار بنو

شیت ہی ہو قائم ہی ہو اور باد گلین
ساقی بہن کہ لطف گریا رہو

جب سی مہنی ایک نظر دیکھا بچھی	حسب طرف دیکھا او در دیکھا بچھی
وقت مردن ہی نہ لی تو فی خبر	نالہ و فریاد کر دیکھا بچھی
فاتحہ کو ہی نہ آیا قبر پر	بیمروت بی خبر دیکھا بچھی
کچھ نہ دہو یا یار کے دکھا غبار	سوج بیل چشم تر دیکھا بچھی
ہی دل مضطر کو جس سی تباب	بال کہوئے بام پر دیکھا بچھی
تخت پر بیٹھا بچھی جیکھا کبھی	گاہ مہنی در بدر دیکھا بچھی

کچھ نہ قائم تو نے دیکھا یا ستر
چل سب اک ہی تر دیکھا بچھی

نہ آسمان کی موٹی نم نہ اور زمین کی سوئی	مثال نقش قدم گرم گری و میں کے سوئی
نہ قبر پر میری نرنگی ہول کہتی کوئی	کہ متوششہ ایک چشم تر کے سوئی
نہ ابرو کے من قائل نہ تیر خراگانی	شہید محنت کسی یار نارنگی سوئی
میرے سر کرد یا خود آنسوؤں کے ظاہر	حسود شک یہاں اسے سہیں سوئی

تو حسن بہ بنو مغرور مرا گنہا مان نہ زینہار سو انام روشن او نکاہان	کہ سکر لون سی بر پر قلی زمین کی ہوئی اگر چہ شہای میں انشتری گنہ کی ہوئی
حق الم فی کیا لحظہ میں لالہ انہیں جیسا قی حیرت میں عجبی نہ مر خورشید	جو اپنی جلو میں وہ ماہ جو دوں کی ہوئی کہ جب سی یار ہم اس آہ آتش کے ہوئی

نہ میر کیونکہ ہو قائم تم عشق بازو کیے
مر یہ جان سی اوس کا کل غریب ہو

درد دل ہی ہی درد سہی ہے آج مرتا ہے وہ تیرا پیار	ہن تیرے سوزش جگر ہی ہے ریشک عیبی تجھی خبر ہی ہے
دل ہے سوزان نہیں تب غمی دون رگ کل سی کطرح نعت	فرط گریہ سی چشم تر ہی ہے اوسکی دیکھو کہیں کمر ہی ہے
منفعل غار ص وجہیں سی تیری عشق میں بند مت کری نار صح	مہر انور ہی ہے مری ہی ہے کجہ خدا کا بختی خط ہی ہے

ہنک گیا ناکہ کر کے تو قائم
آہ سوزان میں کجہ اثر ہی ہے

کیا عجائب جلوہ دلدار ہے انگو میں مرنگان کہوں باکہ خند	مہر و نمہ کو جسی ہی انوار ہے ایک نظر میں یہ تو دنگی پار ہے
دی اوٹھا منہ سی نقاب ای مہر و	تیرا عاشق طالع دیدار ہے

پنجیرہ تو حال سی اور میں بیان | ہوں طبعان اور غم سی از بس کا ہے

قائم ہوا کے لینا حنہ

تجربہ ہو جو قربان یہ ہر بار ہے

نہ لون میں مشک خن زلف سے بیکر ہے | نہ لاؤں گنج کو خاطر میں ہر کے بدلے
بدلتی رہتی ہیں رومال چشم تری ولی | نہ بہائی زخم دل سے تیرا کے بدلے
اگرچہ شمع سنہن ہی ہماری زینت پر | جلیں گے داغ چراغ مزار کے بدلے
جو سوز دل ہی یہی کیا عجیب ہر فن ہی | وہ ہوا ہے نکلی ہی سارا غبار کے بدلے
جہاں نمود ہو بس قحط سارا الجھاؤ | ہماری چشم کو ابر ہر کے بدلے
شب فراقتیں رو یا میں شبہ فالتین | لگی لگی کی من اوس شعلہ کے بدلے

جو قدر دان میں قائم و بدل کو کب لین

ہماری لخت دل دغا کے بدلے

چہرہ بر نور سی زلف چلیا چہرہ سے | دیدہ ہو رشید رشتم کا پردہ چور
دور کر اکیدن قدم بکڑی جو مینی با | زخم بہا کر بولی ہم سمجھی کجا اچھا چور
دیکھ تو کس شرتا یوں کبوتر کی مثال | نیم بسین محلو بکر پیر غماش چور
بوسہ مانگا تو لگی بچی لہ لہی دیگی ہم | ماحق اتنی گرم جو شتی کا تھا چور
مست دلا سودا بازار محبت مولیٰ | سودین اسکی صر سے اسکا سودا چور
مرغدل خود دالم کامل میں بہت آبریاں | ای صنم تو سچ اب زلف دہا کا چور

	خاری کسی کر بر قائم چمن ہستی میں آج مثل ہلکے عشق گل میں شور غاجوڑ دے	
<p>سجیاب ہے بی تاب دل زرار آگے یا زانغ خرامان سے یہ گھڑ کر آگے لٹوٹی کی زبان لال ہے گفت کے آگے ہی زار کا سنن مرتبہ زردار کے آگے</p>	<p>ہی ابر خجل چشم گریبا کے آگے سے خال سیل لب با کے آگے ٹان کبک بخل ہے تیری رفتار کے آگے اوس حیرہ ناباکی مقابل سنن خوشہ</p>	
	<p>یون دیکھی ہی انہیں تیری قائم دل بخور ہمارا چون حال ہو چار کے آگے</p>	
<p>غیر کے ذلت و توقیر سے کیا ہوتا ہے منصب و حشمت و جاگیر سے کیا ہوتا ہے قصر ابوان کے تعمیر سے کیا ہوتا ہے اگلی تقدیر کے تدبیر سے کیا ہوتا ہے دیکھی پردہ تقدیر سے کیا ہوتا ہے کہتا ہوا خیر و شہر سے کیا ہوتا ہے حلقہ لٹو گلو گری سے کیا ہوتا ہے سورسش نالہ زنجیر سے کیا ہوتا ہے</p>	<p>صحب صاحب تاثیر سے کیا ہوتا ہے پست ہو جانی سے بتر نہیں ہو کر کلیج مرقہ ہی نصیب عاقبت ابتر نہیں شنائی مٹائی سے کیا قسمت کا سبہ گوڈا ناکئی تیرا چار سے کیا ہوتا ہے نعرہ قید نفس میں تھا سہ ایک بل زار میں تو اوس کا کل خدرا کا ہون حلقہ پوش کب وہ سننا ہے اسیران چمن کی قیاد</p>	
	کلام وقت یہ ہو لیکن یہ قائم اگر	

اس تیری محبت و تاخیر کسی کیا ہوتا

چا درین آگ لگ گئی ابر بہار کی	چکی جو برق آہ دل سپہار کی
پیر کیونکہ دست رس ہوئی ہای غبار کی	چو می صبار کا نہ حبشہ سوار کی
بر باد خاک ہوئی مجبہ خاک ر کی	دامن تک اوسکی بونچہ بن حبشہ سوار کی
دلین ہماری رگھی حشر بہار کی	قید قفس میں مگر گئی سید کی غلبہ
قالو میں ہوتی اپنی جو باگ اختیار کی	کہا تا میں کیونکہ تو سن گرد و نیل ہو کر
گرد و شبنم فرق آگیا لیل و نہار کی	دیکھا تو ایک جنبش چشم گنار سی

موتی پرین ہنشک کی آنکھوں میں اقیام
خوش نہیں ہی تجھ کو در شاہوار کے

گردن میں موتی کھڑا اپنی مار ہے	در و فراق یار چشمی شکبار ہے
ہر چند شور آملہ فصل بہار ہے	ہلکو کہاں ہے طاقت پرواز تا چین
داغ جگر ہی اپنا چراغ مزار ہے	بی شمع بعد مرگ ہی تربت بہن جیر ہے
نقطہ ہر ایک دائہ مشک تار ہے	لکھتا بونچہ میں وصف سلف عین ہے
دوش سمن باد صبا پر سوار ہے	دامن تک اوسکی بونچہ غبار اناک ہے
ہم خاک ہو گئی تیری دلین عبا ہے	حل حل کے آتش غم حیران میں شمع ہے

پانی ہی منع قفس میں تو ہو قایم
موتی ہماری آنکھ کا خود آبدار ہے

بہنیں معلوم کیا دلمین بہان ہے	کہ سرتا نفس آتش فشان ہے
مین ہوں ممنون اس چہرے کج کن کا	کہ گور یکسوں کا سایہ بان ہے
مجھی مجنون بنا ای رشک لبلی	اک سیل چوڑ کر جاتا کہان ہے
کب تک کی جعد عین بلو	مستطو جو دماغ بلبلان ہے
غزلین کیوں نہ قائم خان کی ہو خور	
کہ وہ ایک شاعر آتش زبان ہے	
الف دنیا کے اقامت تنہا چوڑ	دسمدم کرنا دلا او نام بیجا چوڑ
مین و گشتہ ہوں کہ ہو کر مین جیون	میری سزیت کہ نہا تو مسیحا چوڑ
گر لب جان بخش کو اپنی ہلا دو غم ذرا	خضر ہی آب لب کا اپنی دعو چوڑ
بزم مین تیری ہی دم کی لطفی ورد	شیت خورشید کی تھان چوڑ
استد بر گشتہ طالع ہو مین قائم خبر مگر	
دفن ہوں صحا وہ اور جان بکارت چوڑ	
جب اوسنی پری زلف گرہ گیر مین موتی	ہمینی ہی چڑی اشک کی زخیر مین موتی
کو عشق کی دریا مین لگایا تو فی غوطہ	پیر اپنی کہان لکھی مین تقدیر مین موتی
ای گوہر ناسفہ تیری وقت کھلم	جبرے مین لب لعل سی تقدیر مین موتی
مگر دوسری لگانا کہ نہ جک جک کے شرابا	چوڑ کر تیری دیکھ کے تصور مین موتی
اکھونسی سکتی مین پوچی اشک کا قطرہ	

قائم کو علمی تحقیق کی جاگیر میں موتی

اب صحبت بد شکل سی دن دکری	اور شک مری نہ ہم باو کریں گے
بے یار ایک برگ چرخ میری دلبر	صد زخم زنی نہ شتر فضا کریں گے
اب دلمین سما یا ہے میر کو قدر	کب چشم میں جاگہ قد شمشاد کریں گے
اس آتش نہان کی دلا نا تہہ کسی	کب سارین جانانہ و فریاد کریں گے

زہار کسی رمنہ دشمن کی ہو قائم
جب حضرت یار کی نہ فریاد کریں گے

فرش اکٹھو نکا کرو ہون نہ جاہان	رطل جطر حسنی کہی کوئی قرا کی تے
کتھوٹا دید ہے میری خو نکا بہانہ ظور	دست رنگین جو جھالیتی ہو دالان کی تے
کشتہ چشم کب کا ہون چمن میں یاد	جہاں قبر میری نرگس حیران کی تے
اوسکی تصویر جو نقاش از لے سخی	سو وہ پرتے ہی میری دیدہ حیران کی تے

باد کو فکوز مرد کہ بہ قائم دلمین
خوب و یا میں ہر ایک سر و طستانی

اگر صرگن قاتل تیری شمشیر کی	و لیکن کب ہماری وکیلی تقدیر کی
چھایا تو نے شہ کو اپنی ای کشمیر کی	نخل کشمیر تو تیری تصویر کی
میں وہ اللہ اگر کشتہ شمشیر قابل ہوں	لحد میں ہی صدر کا ناکہ تبسیر کی
سین از جنوں کے کون اور ازہ و جہان	کہ کہو دہندہ تان جو خود زور گیری کی

<p>اور غانی والی اوس کو جب ہم نے نہ لائی آہ خاطر میں کسی شاہ و گدگوں ہم</p>	<p>کہ ماری تھو کروغیر جس جگہ اکثر ہوتی ہے لی ہر ملک ہر جا حرص فی تو قیڑ ہوتی ہے</p>
	<p>نہ ہو گا مہربان لب و دیکھیں کہ قائم پر ہماری آہ ہی ہر دم کربان گتیر ہوتی ہے</p>
<p>اوسکی ملنی کی نہ کچھ تدبیر ہے کاکل بیچا نکو تو مت پہنچ دے ایک ذرا بیٹھا ہوا تو اوٹھ واد یا مت تو شہباز نظر کو جیوڑا ب</p>	<p>ہمسی یار و پر گئی تقدیر ہے نہم جاکنی واسطے زنجیر ہے ای ستمگر یہ میری تو قیڑ ہے مرغ دل تیرا تو خود نچر ہے</p>
	<p>تجربہ قائم ہے فداو سے صدم اگر جسے اسکا نہ شمشیر ہے</p>
<p>باد صدم تیری نے مارا مجھی کیا ہو اگر سارا میں ہو گلو یہ عود تنہ و سنان کس کی کرتے ہو و یہی میرے آگے قرن سیم تن کل تو ہو زکس کا میرے قبر پر برق نہیں چرخ پہ ای بھونٹ شام کے پردہ میں بھو آفتاب</p>	<p>دل میرے سینہ میں ہی پارا ہے گلت موعنبر سارا ہے کافی ہے چشمو کھانا شارا ہے دوستو یہ کب ہے گوارا ہے بار کے نظاروں نے مارا ہے آہ کا دیکھی ہے شرارا ہے زلف و خیر نہ دیکھا تمہارا ہے</p>

نیرگے ہے ضعف کسی چشموں میں اب | آسمان دیکھی ہے ستارا مجھے

قائم اب کیوں نہ رہوں کو چہ میں | اور نہ کسی جائے گذارا مجھے

قالب سی میری غمگینا اب نام نہ چوٹے | اور جان ہی چوٹے پہ وہ کھلام نہ چوٹے
صحر کو نکل جاؤں میں مجنونی طرح اب | دیوانہ بنی کامیری تا نام نہ چوٹے
فریاد یہ کرتی ہی کھستا عین بلبل | صبا و کے ناتوں سی کہیں دلم نہ چوٹے
یہ عرض ہے تجھی میری سحر فریاد | جو منہ سے محبت کامیری جام نہ چوٹے

قائم تری الفت میں ہو بہت لاچار | اب تخت خوردی میری ایک کام نہ چوٹے

جس نے دیکھے نہ کہی محل و گھر کے ٹکڑے | دیکھ لے آگے میری تخت جگر کے ٹکڑے
سینچ نہ نہ سنی لغاب مان کہا ای کلن | صاف ہو جاؤنگی اب دیکھ سحر کے ٹکڑے
یاد آتی ہے تیری جہ جہی ابرو کمان | وہیں سوئے میں میرے سینہ سیر کے ٹکڑے
لون اوٹھا ہاتھ سی اوسن کی لون آکا | اشکین دیکھ بلین دیدہ تر کے ٹکڑے

کیوں نہ افلاک پہ ہو تھوڑا اقام | آکر رہے میری شمس تر کے ٹکڑے

کون رہا سحر میں رنگ تر گلزار سے | حسن کا یہ سو کھاسکے بہا بازار سے
کسے تشبیہ و عین اوس لطف معبر دلا | باکوں شک و خفق یا نافہ تار سے

عالم ہستی کی تا عالم حامی ملک	نی چلی دیکھ گنگنا کل کے عکس خار سے
دیکھ لے حبیب قد شمشاد جانان کی	آسمان اوکنا بنامید انہیں بولی دراز سے

شک جہی ہوتا ہی قائم دیکھ خیم بروی یار	
بابیہ فوس قریح یا تیغ جو بردار سے	

بلیس چمن میں کرتی ہی فریاد اچ بون	برقی ہن میری چشموں سی طوفان نئی نئی
وارد ہوئی جو یاس میری حضرت جہن	صبا در کر رہا جس مان تی نئی
پیاروں میں عشق کا کیا دیکھنی ہی	برقت دکھانی میں بیابان نئی نئی
	کیون کرتا ہی علاج تو نادان نئی نئی

رتا ہی یاد میں تیری قائم یہ سرگڑی	
توئی کی نہ وصل کی سامان نئی نئی	

صبا لیگئے کسے بو کو کبو ہے	سحر و ماغ جہان سولہو ہے
خبر کے آنے کے ہے باغبان سے	چمن میں مہک تے سراگدلیسی جو ہے
نہ دی جنبش ابرو کو ہر دم تو قاتل	میری حقین کافی گنہ تیز رو ہے
نہ ٹانگا لگا زخم پر اور نہ مریم	نشان فی یہ قاتل کے بس ہو ہو ہے

نہ قائم رہا کوئی دنیا میں قائم	
تجھی بحر الفت میں کسوں جہتھی	

اگنی بیان کی بولوسے کدوب بات سے	بجلی چمکی یاد اگر جی سنگی کاری رات سے
---------------------------------	---------------------------------------

سیان پر جو گک وی میں جون ہو جاوے	بہر سیان میں کو دیکھی نہیں جو پور وکی سات
خاک کا نیلا نکلے بنا یا آدم نام در آتا ہے	کرم سی جب دم کیا تو خاک کا خاک ہے کات
اکی تمنی کیا کیا اور کسی مکہ دیکھو گے	جب پوچھی کا تمہیں شہادت ملے گی

قائم تھی کیسے کری او کون فکریں بھی ہو	
جسے کرنے سے ہر نے وہاں نہ پوچھی ذات ہے	

کو جہ جانا نہیں میری اس سی ہو گئی	بعد مدت کی عزیز و اب صفائی ہو گئی
جولی ی مسکی ہوئی بس آج تیری گلشن	دی تباکستی تیری اب تہا پائی ہو گئی
لیکھی کشتن تو کس گلہ کی بوجھ	بلبلو کی گلے لکے مہن حد ای ہو گئی
ای سبچار و تیری دیکھی سی لکھو	اس مریض عشق کی کامل دوائی ہو گئی

از و قائم کو ہی ملنی کی تہہ سے سمجھو	
بہنچا کو اسطے اپنی شاعری ہو گئی	

خیال تیرا بھی یار کہ خواب میں ہے	بہ دم نہام خدا اب دم حجاب میں ہے
دکھائی جب کسی کہ زلف دو تار کی طالع	بہی سی دیکھ رہا رہا سمجھا رہا ہے
ہی بزم گرچہ بہر ابرو کی تو سن رہا ہے	عجب ہے کیفیت اس محفل خراب میں ہے
خوشی ہے میری محبت کی قیل کر و اب اگر	سب سے بحر کی بہر زندگی خدا میں ہے
نہ جان دل میرا قصیر و لاری نا صح	تو جانی کیا اسی ہے جسم یا صواب میں ہے
سی میکش کا عجب خوش شہ جو حجاب	گناہ کا تو عالم شباب میں ہے

مرا جو پایا ہی اس اپنی سوختہ دلمین	و لطف کا ہیکوای قاضی جو کہا نہیں
تیرا ہی طالب دیدار ہوں میری عدم	ہی حیف کسی عاجز میرا غلط نہیں

ہی خال یار کی رخ پر میری عجب قائم	
کہی تو ایک ستارہ میرا متا نہیں	

جاتی جان جان سی جانان نہیں ہے	ایک ہی او کی ملنی کا سامان نہیں ہے
میں خوب مجتہد ہوں تیری بسیدہ باتیں	بہر او سنی کہو جو کوئی ان ان نہیں ہے
عاشق تیری دنیا میں ہزاروں میں میری	سب مجھ کوئی عاشق بچان نہیں ہے
غیر و نسبی جو ملتی ہو جلا سکو میرا جی	کچھ مجھ کو تیری ملنی کا ارمان نہیں ہے
بہی سی آسو کی ٹوڑنا کوئی ہرگز	سبلا ب شک ہے اچھی طوفان نہیں ہے
بدنام کیا مجھ کو تیری چاہ نے جانان	واقف ہی میری حال سی انجان نہیں ہے

لکھا ہوا تقدیر کا مسدا نہیں قائم	
اس عشق کا کرتا ممان نشان نہیں	

کوئی دلدل کا جلوہ چشم غور کر دیکھے	تو ایک سامنی شمس و چرخ کو ہی مڑ دیکھے
ستارہ حسن نور بخش عالم ای پرورش لبس	حسب جو و علماں اپنی اپنی اکتہ و فکری
دل جان اپنی دو نوکر چاہو نہیں نصیب	سب مجتہد ہوں اس میں جو کوئی غور دیکھے
ناتوا تر تیرا ہونے کی جو جوتل میں تیری	اگر کیا ایسا اپنا تو او در گزرد دیکھے
جو دلمین تیری جاناکہ نہیں ہو گیا	کوئی کتہ کوئی لبس ہزاروں در پر دیکھے

جو تیری فرقت میں جو انوکھی آہیں	لوگوں کی سیریں یہ اللہ نہیں ایسی گزردیکی
---------------------------------	--

ای قائم حسن مایک نظر آجادی تو واللہ	لکھ کر جبر حسن خضر کو کوہِ دشت و بردیکی
-------------------------------------	---

عجب تیرے وقت خوش نماؤں شکفتہ جانِ حسن	چمن چمن چمن چمن چمن چمن چمن چمن چمن چمن
یہ ملک کو جس امنی عیدِ قدس وین یا شریا	درِ چمن درِ چمن درِ چمن درِ چمن درِ چمن
جہانِ سببی نصیبِ گلِ لہارن بارِ تو یہ سبب	یہ ایک کفن ہی یہ ایک کفن ہی یہ ایک کفن ہی
جو کئی کئی جو خوشی میں نہ تو فین کئی اوستی	عجب حسن عجب حسن عجب حسن عجب حسن

تباوی کیا حال قائم کیا کہ تیری دلبری میری سیریں	یہ کوہ کن ہی یہ کوہ کن ہی یہ کوہ کن ہی
---	--

صورتیں تو کس تیری عجب سحر گری ہے	فرزندہ ملک ہے گویا یا حور و پری ہے
دیکھ اوکسی بجلی کو کسین طالب دیدار	اس حسن شکفتہ یہ شکفتہ قمری ہے
یہ کذب نہ تھا یوسف کنعان میں بہ جلوہ	وہ نشوونما حقنی جو تیری جان میں پری ہے
چہرہ کا تصور سی تو حیران میں مصور	کتنی میں کہ صانع کیا تصور کری ہے
زلفین میں دو تارِ پروین خوار نہ قاتل	اور جیسے بزمِ برہین جو دولت اک پری ہے
کلبِ تجھ سی ملاقات میری ہو دگر دلبر	تسلی میری اب تو یہ نہ نام و سحری ہے

ماہل یہ کہ طور نہ قائم کا بہ دل ہو	جو حسن میں ایجا تیری بس کا ہر گری
------------------------------------	-----------------------------------

<p>کہا خوشامیاز من آیا لبنت ہے کہتی پیرین میں بلبلیں ہر گل سی جا بجا بیٹھی ہر ایک ماہر و پستی لبنتی رنگ ہم ہتی کہان ایسا فی مطرب رعندہ</p>	<p>ہر دل میں ہر بشر کی سما یا لبنت ہے جوڑا ہر ایک پری فی رنگ یا لبنت ہے سطر نے ہی سرو و من کا لبنت ہے شکری خدا کو یہی دکھا یا لبنت ہے</p>
---	--

ساقی پلا دی جام تو قالم کو دہم
 جہٹ من مارو یون کے بہا یا لبنت ہے

<p>ابلا انتف رک کا ہے تو خدا لاکھ گرجہ او کا ہے آب منصف ہون دلمین العیاب میں نہیں جانتا ہوں خود و اللہ جھگو ملنی سی عار ہے میری تو نے ہرگز نہ کچھ خیال کیا</p>	<p>اس طرح مقبرہ رک کا ہے سروہ اغیار بار کا ہے کسا ظلم انک رک کا ہے ذکر یہ بار بار کا ہے دیکھ لی دل فگار کا ہے بیہ دل دا عذار کا ہے</p>
---	---

سن تو قالم کے بات دسی شوخ
 زبنت پر عتبار کا ہے

<p>کہا جھکتا ہے تیرا خال رخ خدا کی تلی میں خدا ہوں تیری رنگینی بہا بجا من کہتا سرخی ہی تیری اس دن خدا کی تلی کہتا ہی جگنو یہ چمکتا ہے گرسائی تلی جو نہیں لیتا ہی دم خیز مڑ کا کی تلی</p>	<p>کہا سرخی ہی تیری اس دن خدا کی تلی کہتا ہی جگنو یہ چمکتا ہے گرسائی تلی جو نہیں لیتا ہی دم خیز مڑ کا کی تلی</p>
--	--

پان کہانی سی ہوا سرخ دہن گل	جیسی ہولی ہی شفق لعل خفا کی تلی
صد مہ باد خزان سی ہے طبعیدہ دل	آہستہ زدہ استاد ہے سبتا کی تلی
وصل کیا سیرہ ہوا قسمت سی	عشقتی لکھ دبا یا جمعی ہجر انکی تلی

دلا تو تیرا کہیں گستاہن القیام	اسکو لہجائی اب کو چہ جانائی تلی
--------------------------------	---------------------------------

مچی دیو کم کس گل کی اب چارو ہے	زبان پر جہان کی لب لہوی تو ہے
چمن زار میں اگی مینی جو دیکھا	نہ تیری کسی غوی نہ تیری کسی جو ہے
سجرا اور برہن ترا شور بیگما	زمین سی فلک تک تیری کھٹکھو ہے
تیری راہ میں جس نے قدم اگی رکھا	وہ دو فوجیان میں ہو اسر خرچو ہے
نہ کر غیر سی مہم محکوم پیارے	میں تیرا ہوں عاشق یہ کیا کھٹکھو ہے
کھلا آج قسمت کا ہے باغ میرا	کہ وہ غنچہ لب شوق سی دو بدو ہے

دوئی دور کر کے ذرا دیکھہ قیام	عبان پر مکان میں وی ہو ہو ہے
-------------------------------	------------------------------

ایدل اب کسا گرفتار ہوا چانٹا ہے	نہج الفت میں گرفتار ہوا چانٹا ہے
سبکی خاطر تو ہوا ریح و الم میں مایل	وہ تو اب قاتل خود خواری ہوا چانٹا ہے
دشت جھونچن سپہن بانوں نہ کہہ ای غنولہ	لوک ہر خار سردار ہوا چانٹا ہے
مان کو چہ میں تہ جا او کی دلا تو گرگن	کیون تو رسوا سر بازار ہوا چانٹا ہے

<p>ہجرین تیری جو بخورتی جان بکافی کیا بلا ہے یہ تیری کا کل مشکین مال</p>	<p>دل ہی پر اب میرا چار ہوا چاہتا ہے ناتواں لکھی وہ مار ہوا چاہتا ہے</p>
	<p>صبر کر ہجر کے دور سیس البقیام تجربہ سہی وہ توخ جو ہزار ہوا چاہتا ہے</p>
<p>کس پریر و کا گرفتار ہوا چاہتا ہے بیز تر کا لگا تیرا جس کی لکھی دل پر نام الفت کا زبان پر جو میں لایا تو کہا اور کتابوں پنجاب منی قاتل کے بھلا</p>	<p>داغ فرقت کا طلیح ہوا چاہتا ہے سینہ ہی خشہ گلزار ہوا چاہتا ہے مثل منصور سردار ہوا چاہتا ہے کسلی اب تیرا ہوا چاہتا ہے</p>
	<p>تو تو ترپی ہی پڑا ہجرین کو سی قائم کسلی تجھ ہی ہزار ہوا چاہتا ہے</p>
<p>سکر کو ناحشہ کوئی کر پس دن مارے لہجہ مانع نہیں پڑا مینی یہ دن پایا ہے سداوت مژگان کو اگر دیوی جہش ظالم کہو کوئی اس طفل برمن سی ہی دل لینا</p>	<p>پر نہ زندہ ہو جس کی رونگہاں مارے جہڑیاں ہو لو کی خوشی ہو میر سمون قتل گنہگار کو کری پلیمین وہ پلشن مارے قتل دہشتار فشقہ جندن مارے</p>
	<p>عطرین ڈوبے جوئے سے گھلے قائم کیون نہ انداز شیر لکھو ای کندان مارے</p>
<p>عشق ستا تابی تمہارا مجھے</p>	<p>اس تیری الفت نے تو مارا مجھے</p>

اس تصور میں کئی ہی روز شب عشقی تیری کیا برباد یوں میرے رنادر ملین میری تاعمر میر غیر کے تو ساتھ پری اچنم عشق میں تیری بٹ بی سراپ	کون سی دن آملی پارا مجھے زیریت کا بانی نہ سہارا مجھے پیار سی گامی نہ کچھار مجھے ہر بہلا یہ کب ہو گوارا مجھے کر دیا عالم سی تیارا مجھے
--	---

پاس تو قائم کے آ نام خدا
گر گڑی ہی خال تمہارا مجھے

ملا نہیں ہے وہ چمکو قلق ابھی سی ہے شب وصال تو قسمت میں کب جاری ہو ہوا ہی بحر میں یہ طو میرا ایجا نے نہ بالوں دشت میں سرکنا ای جنون میں	یہ سینہ غم سی ہوا میرا شوق ابھی سی ہے کہ جہاں می میزی منہ پر شوق ابھی سی ہے نمود خشر کا حکو افق ابھی سی ہے یہ سامنی میری برلق و دق ابھی سی ہے
---	--

ہوا ہی زندہ کا پابند قائم سکین
ولی زبان سی بر بعلق ابھی سی ہے

بتا دے باغبان گلشن کہاں ہے عترین منتقار میں بلبل تیری کل میں بہر تابیر تا ہوں صحرا بھرا صبا جا با خدا اوس گل کی نزدیک	جہاں وہ غنچہ لب و رخسان ہے نشان اوس نے نشان لگا کر جہاں ہے نہیں ملنا کہیں اوس کا نشان ہے کو کو جو مجھ و کی سی عیان ہے
--	--

ہرگز آنا نظر محکومہ ہمد م	کسی جا پر غرض وہ لامکان ہے
کسی کی سوچیں ای بلب زار	نوا و حبط تیرا آشیان ہے

ہزاروں مگرئی مجنون سی مجنون

کہان قائم تری تاب و توان ہے

تیری کوچہ کی منادی ہوئی دلدار مجھی	سیکڑوں ہوئی دلپہ وین آزاد مجھی
میں تو پہلی ہی تیری ابرو کمان کا خمی	لمبی ہر تہی ہی قضا بر سر بازار مجھی
قتل کر نیکو میری واسطے تو ایطالم	کیا دکھانا لئی خنجر خمدار مجھی
نہ ڈرانا مجھی ہر بات میں تو ایقان	کبر کفایت سی تیری ابروئی خمدار مجھی
ماں تہہ کیو کے لگایا جو میں اوسکی دان	سانس سا گویا ڈسنے کوئی تیار مجھی
تیری دوسری ہوا حال یہ میرا ولس	کل ہر ایک باغ کا دکنی گھاہ خار مجھی

ذبح کرنای ہی منظور جو قائم اگر

کہوں پیرائے بسلا در بدر ای یا مجھی

مخملین میری آج وہ رشک قرآئی	ایک عمر بن بندہ کی یہ امید برآئی
نشد صلیبن جانان کی جو کدری تو یہ علم	سواطی فرقت کی اب ہوئی سحر آئی
پوشاک سچ تن میں جوانی ہی غم	بس دیکھ کی قدرت اوس کی نظر آئی
ای ہانسیم اب تو نہ جا پاس سی میری	اوس غنچہ دین کی لپ نہ ت خبر آئی

تو تیری حسن کی قائم سی محمود

بیونچی کی کلاری غضب وقت کمرائی

بن یار میری دلو تو آرام نہیں ہے
سبھی تو اسی قاصد جا کر وہاں
پیا سون میں رہتی تو اجداد کا
ای بلبلو کیونکر نہ ہو شکوہ جوئی اسکا

لگا ہی یہی جچی وصل کا پیغام نہیں ہے
وہ عشق میں بجتے ہے تیری خام نہیں ہے
نزدیک تیری ساقیا کیا جام نہیں
کئی من میری دگل کٹھنم نہیں ہے

لینا سی خبر جھکو تو قلم کی خبر لے
نزدیک کے تیری اسی کٹھنم نہیں ہے

جب سی میری محفل میں کٹھنم نہیں ہے
من یاد میں رہتا سون شب روز میں
مضطرب ہوں بقرار جگر بہ خنہ فراق
ست دیکھ اوتھا کر کے نظر اپنی اور ہر تو

واللہ میری دلو تو آرام نہیں ہے
اور اسکی طرف کسی بھی پیغام نہیں ہے
اسن اسطے کہ پاس کل اندام نہیں ہے
وہ ماہ کل بلب یا م نہیں ہے

لینا سی خبر جھکو تو اجداد کا
خصت ہوا آرام و خرد ہوش سب
کیا خوشی قسمت ہے جو اتنی سی فیانی
لیدل تو ذکر عمر کا کچھ اپنی ہر دس

قالب میں میری یہ دل بدنام نہیں ہے
پہلو میں میری جیسی کل اندام نہیں ہے
جواوہ خفا ہو کی بیان جام نہیں ہے
اس سستی کا زنا یہاں نام نہیں ہے

ناحق ہی یہ فرما دیا خفا سن تیری قلم
کچھ ملکی کا اوس تیرے انعام نہیں ہے

<p>چاندنی چٹکی ہوئی پیارا نہیں سات ہے سڑپون ہوں سسمل میں سخت بہ آفات ہے کشتی ہی میری میان کیا بڑی اوقات ہے عزیزوں سی سیری بہار سہتی ملاقات ہے عشق میں بیت پنہن کبھی بہ بڑی آفات ہے کرنی میں ہر وقت یہ اس کی ثنایات ہے</p>	<p>باد میں اوس شمع کی کشتی نہیں رات ہے پیرتا ہی غیروں کی ساتھ راٹوں کو اچھین تہہ بنا ای کلبدن خاری گلجوچن پاٹھی ہی یہی خبر تیری بہ رشک فر سن ری تو ایدل فرا مجھ سی بہ ایک بیلا چمکی کلاب اور یہ سارا چین ہے</p>
--	--

ابو آقا نیم سنی ہر خدا دلربا
 کہو کہ میری زندگی تری ہی ایت ہے

<p>رہا مدام اوکھای ایک انتظار ہے خنجر ہر ایک اس میں رکھا آبدار ہے جس کی سب سی چرخ پہ داغدار ہے کوسا طی کہ تیرا ہی یہ جان نثار ہے دل خار غم سنی کہ میرا خارخار ہے بہ وہ نشین تو کسلی ای شہ سوار ہے نام خدا عجب ہے صم کھنڈار ہے تجھ میں خراب سب بہ میرا روگمار ہے</p>	<p>اوس کی یار کی جدائی چشم شکبار ہے شکر کا کون اپنی جلد چھپالی تو دلربا کیا دلفریب جلوہ دلدار کا ہی یار کیا ہو مجھ ہی نوازی اگر مہربان تو کھنی بڑی ہی جس کی گردن میں میری باب میں منتظر کڑا سراہ ہوں تیرا شہر ماگیا تمام کھستان جو وہ گیا جیتا ہوں ایک تیری تصویر چشم گر</p>
--	---

منا نہیں ہے کسلی قائم سی عزیز

ملنی کالبر سے تیری سی امیدوار

کس پر پیکی کا بل تو گرفتار ہے	رونی سہی دردم بیان تجھ کو سر و کار ہے
جاتا رہا صبر و ہوش تیری کلہزار	انہا پر دل نہیں کیا بڑا آزار ہے
دکھو نہیں ہے قرار و تابان زائر	تجھ بنا ایسا روزیت ہی دشوار ہے
تیری سی سر کی قسم کیا اب تجھ کو غم	حال کو میری تو دیکھ کیوں کڑی نگر ہے
عشق میں تیری صغم حال نہ ظاہر ہوا	اپنا لیکھنا مارا ایک سی مجھ سے جو بیزار ہے
زلف دو تاجہ پہ کرے ہی کیا ہی	گنج سعادت کے سات مار دہو انداز ہے

گما تو ہو مہربان قائم سچا رہ پر
سخت پریشاں ہے اور یہ لاچار ہے

تمہارا خطا و ارباب رو برو ہے	گر تو سر جہاں تو یہ آرزو ہے
نہ دنیا میں دیکھا تیرا کوئی تانے	تو نظرون میں سبکی بیان جو برو ہے
میری عاجزی دیکھ تو ای پیارے	تو غیروں سے کرتا ہی کیوں گھسکو ہے
محب نے تیری ہی تجھ کو تو مارا	تو منصف ہو خود دلیں جو دہو ہے
نہ محفل میں تیرا ہی پیارے	نہ کچھ آگے تیری میری آبرو ہے
اکس ہے تو اور جو در جہا	یہ شہر میری جان تیرا سولہ ہے

نہ شمشیر کا مارا نگہ کا ہون گہا ہل
یہ قائم ٹپٹپائی اب کو کبوت ہے

دیکھو وہ شوخ میری دلوں کی جاتا،	واع فرقت کا وہ سینہ پہ دی جاتا،
مجھ کی محبوب کی طرح عشق میرا اب بدم	طرف اوس شوخ کی رقت کی جاتا،
نیز فزگما لگا لگا تیری حب سے قاتل	نہم شمشیر کا اس وہ کی جاتا،
شل عیبی جو لگا دیوی تو اگر ہو کر	عشق اوسیدم میں میرا کہہ ہی جاتا،

بیوالت ہر خدا اپنی عین ای قائم	
جام بیہوشی کی اک سون تو ہی جاتا،	

مستندی عاجزی شان کن گدا گدا	خود پسندی نیازی ہی خدا کی واسطے
روسیا، سہ میری ہر ای کی کون	اکنہ اوٹنا شرم ہی مجھ ہی جاکو واسطے
اک کی اوس غنی غنی او فاضل الحاحات	ناستہ اوٹنا شرم ہی ہی بنو اکو واسطے
کارخانہ فقر میں ناجیز سے دنیا دہ	قریب سلطان گاہ سے اہل صفا کو واسطے
ای عاظر فقیر ان پارس زبیری	بادشاہ دوری پرین ظل عا کو واسطے
سی توئی ستار اور غفاری والی	کر عطا اور وضیاء مجھ رو سیا کی واسطے
سی بہن جز در ستری میرا سکنا ناخدا	عفو کر میری گناہ رانیا کی واسطے
کرنا تم میری شفاعتہ بالامام انبیا	محبت دی مجھ کو خدا ال عیا کی واسطے

کر تو رحمت نظر قائم یہ ای پر دگار	
دی مجھ جنت محمد مصطفیٰ کی واسطے	

بہر ای سخیل اب کبھی کہاں خالی	کہ جو چرخ نی کی نرم عخوان خالی
-------------------------------	--------------------------------

و مهر و شش گنجی که جانیه	ی رشتنی سی زمین نایابان خالی
که بر گنجی کل که غنایب چین	که حسن سی اب نظر تازی بوستان خا
سیا چشمه افلاک کین هوا نایک	ی شمع جلوه لیلی سی به کسان خللی

چرا گنجی که کل باغ کاکان و البته
نظرین کین نه موفقم کی جان خا

کلی سوی مستی نهین تقدیر کیسی	والله نهین چلتی به تدبیر کیسی
ارام گنجی در صبر و قرار کیسی	اب دل به جبار سی تاثیر کیسی
بسط رفیق دیکون هون کیسی	بر وقت نظر آتی تصویر کیسی
بیه حال دل ای کاسنا و غمین خا	و نه شوخ تو سنا نهین تقریر کیسی
هوتای به معلوم که خون بود و نادم	سیر کی جو دیکوی یمن تحریر کیسی
دل بسته هوا سینه زخمین بیست	از لغوی نظر مری زنجیر کیسی
بی برق طیان شو را و ثمار عدلی مین	دیکوی ی چک دزد و شمشیر کیسی
دل دنیا نه دنیا کی گوی کام به برتر	اوس دین باقی نهین تمسیر کیسی

جو یار کی کوچه من کیا سنی به قائم

رستی نهین برگز و مان تو تقریر کیسی

که کو طاقت تیری کوچه کی شبنم کز	و مان به آتش مکی برگز نه و نه کز کز
عل تیری حسن کاسکرت نه در کز	و من سینه سی تیری شعله انگشت کز

<p>کینون نہ دل جاتاری صابر کربان دو لگی متالی سی یہاں تک تو مولیٰ جان</p>	<p>کینون نہ دل جاتاری صابر کربان دو لگی متالی سی یہاں تک تو مولیٰ جان</p>
<p>کینون نہ قائم ہو میری سرسختی سر قائم جو سنی او سک تو وہا جانا نہ کھلے</p>	<p>کینون نہ قائم ہو میری سرسختی سر قائم جو سنی او سک تو وہا جانا نہ کھلے</p>
<p>چن میں کس لئی بل تولی تو قریب تری شتائیکین جزیف لاری نظارتی قفس میں کس لئی صبا و کربانی تو بلبل کو تیری دام محبت میں بہک جاتی نظرمین وہ تیری تیج سعادت میری وین ہوتا میں مضطرب دل بیاں ہوتا نہیں خبر کی بھگت لایا لایا کبھی نہ ہر اسو با تو ہم سنی میں ہم طرح حاضر</p>	<p>چن میں کس لئی بل تولی تو قریب تری شتائیکین جزیف لاری نظارتی قفس میں کس لئی صبا و کربانی تو بلبل کو تیری دام محبت میں بہک جاتی نظرمین وہ تیری تیج سعادت میری وین ہوتا میں مضطرب دل بیاں ہوتا نہیں خبر کی بھگت لایا لایا کبھی نہ ہر اسو با تو ہم سنی میں ہم طرح حاضر</p>
<p>تیری خاطر مڑا کر داب غریقین قائم تو جس کے رقص کی لڑائی شکیر تری</p>	<p>تیری خاطر مڑا کر داب غریقین قائم تو جس کے رقص کی لڑائی شکیر تری</p>
<p>میری آنکھوں میں جو دلدار کی تصویر تری دیوانہ میں ہوا یاد صدم میں ہندوستان میری غمش جان نالی اور دیکھ لایا</p>	<p>میری آنکھوں میں جو دلدار کی تصویر تری دیوانہ میں ہوا یاد صدم میں ہندوستان میری غمش جان نالی اور دیکھ لایا</p>

ہوا رلفظ موزون عقیقین میرا نیاں کہ قربان کچھ دل پر سیس اکثر ہر گاہ

نہ کہو تو قدر القایم رہو ناست قدم الی
کہ تیری الفت و جاہ اسکی داسکیر ہر گاہ

جگو خوبو عین سرسری ہے اس ٹی ٹھکڑی سیاری ہے
ہو عین ناست قدم محبت میں عشق میرا نہیں حجازی ہے
دیکھ محراب تیری ابرو کے بڑا سی عین برنمازی ہے
کیک نظر میں دبا یا طائر جان شمع کیا اوس میں شام بازی ہے
مجھے غافل ہو بنام خدا کار کی میری کار سازی ہے
عشق مت جان سہل تو انشع ترک سر پہلی اسکی بازی ہے

بچو قائم کہ آج کلرو نے جوڑا انار کھایا بازی ہے

کیا دکھ تائی دلشیر اپنی ہانتہ سی ہو چکا میں تیرا داسکیر اپنی ہانتہ سی
کرنا میرا قتل کر منظور ہے قابل حتی کس لئی کرتا ہی میرا خیر اپنی ہانتہ سی
کب سی میں بیباک ہوں زانوئے سیر ڈال باؤ عین زنجیر اپنی ہانتہ سی
ابروئی خمدار کا کرنا تار اسکری مار کر میری جگر تیر اپنی ہانتہ سی
کہا مصو کے صفت تیری کروایا غنم حسنہ کنجی ہے تیری تصویر اپنی ہانتہ سی
منہم زوے ہو کر تم عقیقین ہو چکو صم دینجی میر خوب سی تحذیر اپنی ہانتہ سی

کیون غارت تائی قائم تجہ وستی دہر ترا
بن نہیں آئی کوئی تدبیر اپنی ہاتھ سے

یعنی ڈالائی گریبان چیر اپنی ہاتھ سے
اس قدر دیوانہ بن فی ایکیا ہی تجہ یہ نر
اس رخ پر نور سی حیران مصوین تمام
مجہ نہیں شکوہ تیرا صبادا باقی رہا
کسطع عاشق بھی اسی کہ جو رکھن ہے
حیف ہی ایکبار نی تو فی نہ سمجھا کہ جو

اور گھٹائی سگی اب تدبیر اپنی ہاتھ سے
ڈال لی میں آپ نہ تجیر اپنی ہاتھ سے
سی بنائی تھی یہ تصویر اپنی ہاتھ سے
آپ ہے میں ہو گیا تجیر اپنی ہاتھ سے
خود ہنس تا ہی یہ چرخ سیر اپنی ہاتھ سے
بارا معنی کری تیرا اپنی ہاتھ سے

مست جلا تو آتش فروت سی قائم کو صنم
گر ہو مرضی یوں تو دی تدبیر اپنی ہاتھ سے

فلک کے دورے کیا کیا کئی مکان خالی
نظر نہ آوی زمانہ میں کہو کہ مارکی
ہنہیں ہے کوئی میرا خاک راو خمخوار
وصال پار کا اوسکو نہ تھا میری نظر

چمن سی او گئی بلبل کر اشیاں خالی
کہ جلوہ یاری اب ہو گیا جہان خالی
بغیر شعلہ کی اوٹسای اب یوں خالی
کیا جی جمنی یہاں تھنہ شہان خالی

چمن میں کہتی تھی بلبل ہی برکب کلی
نظر میں کیون نہ ہو قائم کی یہ جہان خالی

مجھے تھے جو کل جدا تھے
اس کی خاطر حنا گما ہی تھی

بچہ کماں تیری بریان	کسی نظرون میں جاسمائی تھی
جونہ آئی تھی تیری کوچہ میں	آج ادبھی تیری صفائی تھی
شب فرقت میں تیری ایظام	یاد آتی تھیں حسدائی تھی

کیون نہ رُوون ہسلا میں اب قائم
غیر کے ماتہ میں کلای تھی

نما کام کا غم تھیں کچھ کام نہیں تھے	کیونکہ میری دلو تو آرام نہیں تھے
میں نکل شمع جلکی ہو آ خاکیں باہم	اب تک ہی صبا وصل کا پیغام نہیں تھے
سب پیور دیا دیکھ تیری چشمہ جادو	حبیبہ تیری ملنی کا سر انجام نہیں تھے
آؤ دیکھ میری حال کو اب بہر خدا تو	میں تیری کوئی میرا دل آرام نہیں تھے
یہ دلتو نہیں بند سنی کا تیری ناصح	کیونکہ یہ ختم ہی طبع خام نہیں تھے
ایمیرے رُو ان سیر کو گلشن کے قوچل آج	تھیا دکا او سجا بہ کہن نام نہیں تھے

میں وہم ہوں قائم تو میرا عدم جانی

کیا ساقبانی بنو سری جام نہیں ہے

کھو نکو چمن میں عجب ہو سکی ہے	نہ بلبیل کہنے کھٹن نہ کسلی ہو سکی ہے
نہ جانا ای باد صبا او سکی درک	در خاک جا اُنکی ہمئی ملی ہے
کسی تھی یہ تری سدا رب ار نے	چمن میں صبا او سکی بوی لگی ہے
گیا او سکی کوچہ میں جو بہر نہ آبا	عجب بہت او سکی ہو سکی ہو سکی ہے

<p>کبیا ز اہد فقیر اور شاہ ولی ہے نہ اس کسیر گراب کی تہ ملی ہے</p>	<p>سبھی عقین تیری بخود میں جانی الہی چاچھو دو ریتان سی</p>
	<p>لگا اوکو جہاں سی ہر دم تو قائم تری پشت پر دست حیدر علی ہے</p>
<p>حوب محبو حلا یا میراجی جانتا ہے تمنی دل کسی لگا یا میراجی جانتا ہے واہ جی تمنی رو لایا میراجی جانتا ہے رلف سچا عنین نہ پایا یہی کہ جی جانتا ہے</p>	<p>نکو اک سنی بیک یا میراجی جانتا ہے اندنوں اٹکا کچھ اور نظر اتانی طور جاکلی جو سٹی ہو غیر و نخی محفل میں ہے کر کے ابرو کا اشاری یہ تمنی جانتا ہے</p>
	<p>دیکھ قائم کو جواب لیتی مومنہ انا جنتا طور سہ کسی سچا یا میراجی جانتا ہے</p>
<p>جلوہ نور دکھایا میراجی جانتا ہے ہر رفیقو کو منسا یا میراجی جانتا ہے نام لفت کا منسا یا میراجی جانتا ہے داکم کل میں منسا یا میراجی جانتا ہے حسن بے پردہ دکھایا میراجی جانتا ہے پاس میری نہ تو کیا میراجی جانتا ہے</p>	<p>پردہ حب حسی اوٹھا یا میراجی جانتا ہے شہ نہ تنج مکہ کا محی اپنی کر کے تلک دی چکا اور تونی نہ کچھ خالی طائر دلو میری تونی تو ابی ضیاء دو بد و آج جو سمت سی کلک جانی یعنی ہر چند گویا تھی کل ای سارے</p>
	<p>عقین تیری یہ قائم کا ہوا حال دیکھ</p>

در بدرجگوهر آیم سراجی جاننا

دلا تو اتنا گریه سراجی جلو تو سہی	خدا جو چاہی سو ہوگا چلی جلو تو سہی
اس عشق میں ہزاروں ہنر بج تھوت	جو سر پہ گذر ہو گذر سراجی جلو تو سہی
اگرچہ دور ہے او کا مکان بربارو	کسین ملینا تو رستا چلی جلو تو سہی
خدا ہی جانی میری تھن ہو گا کاشاد	نہ کر سکے گا برو ساجی جلو تو سہی

نہ خار و شکست کی گریہ تالیں سے قائم تو

کبھی ملینا تو سراجی جلو تو سہی

باغبان میں کوئی شے سی اور نام نہ	کون کتنی ہنسی گلون سی دل کنا منہ
جلگیا اس عشق کی آتش سی مارتی	کھنگوٹی شے ابرو کا ہلا نام نہ
چاہ تو اول بھی کرے نہ تھی ایسا کرے	ہوئی تو پیر تھی او کا چہا نام نہ
گر نہیں اتنا تو تھی حل حلا حل روبرو	کیا تھی ہر کوئے حنان جان نام نہ
میں ہوں کشتہ ناز کا تری صدم تو تھیں	سامنی تری قندو کھا ہٹا نام نہ
چاہ کر اول دیا ہوں بیکاری فرا	ایسی کینو کھا بیاری دل حلا نام نہ

کھانید و سینہ میری خوب سے فروت کھنک

گرچہ قائم کام نہیں نام نہ نام نہ

دل تو میرا شگفتہ ہوتا ہے	ماہر و کیون تو خفتہ ہوتا ہے
عشق وہ ہے کہ زینب اس کسین	راز دان سی ہفتہ ہوتا ہے

<p>اسکی تجھ سے گفتہ ہوتا ہے ورنہ سفتہ سفتہ ہوتا ہے کس سبب ہر آشفٹہ ہوتا ہے باغ و گلریش شکفتہ ہوتا ہے</p>	<p>حد امکان کسی اپنی باہر ہون رشتہ امید میں بعد محنت میں تو ہر طرح تجھ سے ہون حاضر جلوہ حسن دیکھ کر تیرا</p>
---	---

منج ابرو سی او کی القاسم
 دل تو اب تیرا خستہ ہوتا ہے

<p>بخیرا ہے گھر وہ ہوتا ہے نہیں کہنا کہ کیوں تو رہتا ہے ظلم پس ہمہ سیرا ہوتا ہے نام الفت تو اب ڈلوتا ہے زلف وہ شوخ اپنی دہوتا ہے حب و بالی میں دھر رہتا ہے</p>	<p>ہجر اب جان میری کہوتا ہے میں جو روتا ہوں او کی آگے حیف ابلکہ میں کہا کہ ای جا نے سنکے بولا وہ یوں بت بی پیر مارا لے میں بھر میں شاید چاند ہوتا ہے او کی حلقہ گوشت</p>
---	---

آرزو صلیب تیری قائم
 تیرا حشر کا و ملین ہوتا ہے

<p>ہم نے غم آشنائی کی لاکھ طرح سے جان فدا کی آرزو سے مجھے گدائی کی</p>	<p>تو نے جیسی بیو فائی کے نہ کیا مجھ سے تو ترجمہ شوخ سلطنت سے گذر تیری کو میں</p>
--	---

<p>تیر مرگمان کسی تو نے اچھا نہ کرتی ہے خون آنکھ سے جا کر اب ہوا عشق میں لبت محنون</p>	<p>دل مجروح کی صفائی کی سرخ چٹائی کی دھوم ہیلے تھی پارسیا کی</p>
<p>قائم جان نثار سی جانان جیو دی راہ کو ادائی کی</p>	
<p>حالت سناؤن کیا میں دل بھڑکی گلشن میں آج دیکھا تو گناہ ناخ تجسس رہا یہ شکوہ بہت میرا صبا خاطر میں کیا رہی لایا نہ تھکے تو نہت چہنچہ سنا رہا آتش ہے انصاف لالہ میں کل ہوا ہی تو باعث ہی کا یہ</p>	<p>کرتی ہے افق طیبہ تنہا یار کی کرتی ہے ہن آرزو میری اوس کھنڈ کی لای خبر نہ تو کہی باد بہار کی قدموں پہ تیری لاکھ طرح جان نثار کی خبر چک جو پہنچی دل چوشتہ کی دیکھی ہی لالی میری جگر دعا عذار کی</p>
<p>قائم کی دلی اہل طینت فراق سی ہوئی گری نہ منت کی تو بخاک</p>	
<p>رخ پر نور کو پیاری دکھا جاؤ تو تیرا یہ کہنا ای صبا اوس عیاری قبر کی بڑا حال ترس میں کہتے تیری ہی ترس کی ہے آگ فرقت کے میری سینہ میں</p>	<p>ہمیں کس رنج و فرقت سی پیرا جاؤ تو تیرا دعا دیت کو اپنی اڑتھا جاؤ تو تیرا اسی آسورہ لہن سنا جاؤ تو تیرا اگر راہ غمایت سی تھما جاؤ تو تیرا</p>

<p>تڑپتا ہی ٹراکب سی بیری کو چین یہ قائم شراب بھول کر اس کو ملا جا رہا تو بستر</p>	
<p>کسی فریاد کروں جا ایجا فی تیری حال دل ہی کا اب کس کو سناؤں جا قتل پر میری کرنا نہ ہی کیوں تمنہ سچ میں کہہ دو لکھا وے آ پڑا لاکو جہوٹ مت بول نہ نہا تو عمر کا حسن دیکھا تیرا جلوہ کو غمش اسی گیا</p>	<p>اب بیدار نہ دیکھا کوئی تانی تیری کوئی ستا نہیں یہ قصہ کہانی تیری سدا رہی کی نہیں حسن جوانی تیری ہمیں یہ آنکھ میان اب تو بچا تیری میں سمجھا تو صنم بات بنانی تیری حق ہے نہ تیرا شکل بنائی ہے نورانی تیری</p>
<p>برے علم کو گھٹاتا برا قائم کو صاف مینی ہی ستا تھا نہ بنانی تیری</p>	
<p>دنیا میں کرحسبے فریاد آئی جو عاشق صادق میں پیا میں آئی جو عشق حجازی میں بہا و راتھو جو حکم محمد سے سے غافل و محو</p>	<p>نہر حقے اوسے جنت فردوس کہاں اور دیکھیں گے دن شر کے وہ نور الہی ہر روز صبح و شام سے اسے بتائی ہر وقت نزع او سچے نہ شکل نظر آئی</p>
<p>اللہ سے قائم کے ہی عرض ہے ہر دم صدقہ سے محمد کے مری رہائی</p>	
<p>ہم نے کہ کوں ہی اب بات نہ مانی تیری</p>	<p>حسبہ تھی ہے کہ کوں چشم کرانی</p>

گو گیا عالم ہستی کی فنا کدہ میں	جسکی دیکھی وہ ذرا شکل نورانی بتری
نالہ کرتا ہوں سنی چرخِ عدم جانی	یاد آتی ہی مجھی ابرو و ملا فی تیرے
گو گیا باغِ جہان ہم پہنچ کر سارا	جسکی جسکے صبا بوی سہانی بتری

غم میں شری کی بڑی بحرین تھیں قائم
قاصد کہتا یہ پیغام زبانی بتری

پوچھی نہیں ہے اندوہ بات ہمارے	اب عقین گئی ہنگامات ہمارے
سنا نہیں ہے حال میرا دکھاؤ دھم	کیسا نہیں خبر ہے وہ بد ذات ہمارے
مین وصل سی ہوائ کہ بھی شاد دل	ماری سی تپتی کنٹی سی ہر رات ہمارے
ہی عرض تھیں یہ سری اخلاق حیات	برائشاد فضل سی حاجات ہمارے

قائم ثوابت راز کی کہ کہ نہ پاس
سنا نہیں کی طرح وہ بات ہمارے

بہ کچھ کہی کوئی قصیر ہماری	کرتا ہی سدا قتل و تدبیر ہماری
لاچار گردا بتری اوقت نے اٹھینم	ملتی ہے قدین بڑی زنجیر ہماری
جدنسے ہی کیا ہے تیرا عشق جگر	اوسدنی کم سوئی میان فو قیر ہماری
مت جان میں تو تجھ کو بس یہ خیال	ہر بات تو سمجھنے سے اکثر ہماری

الف کھو ام میں بسنا قائم تو نہایت ہے
کیا جانتی کر گئی یہ تقدیر ہماری

وہ شوخ آہا پہلی مہمان جا رہے گردن دو شوخ شوخی سہیڑی کھڑے دکھ کے اکیلا وہ جبر کھڑے وقت کی آگ لگ اٹھی سینہ چھتا	کھلی نہ کہی دلی بہار مان جا رہے کرتا ہی قتل کی نئی سامان جا رہے کیا کر گیا اوسان پریشان جا رہے سوزندہ عیش کے ہوئی بہتان جا رہے
--	---

قائم یہ دور کار ناما جان دہرین
گما ہی تو گھرین آؤ گلا دوان ہمارے

مست مری ظلم تو خدا کے لئے مین تو سزا ہوں عشقین تیرے تیرے دیدار کے تمنا ہے ہجر کے آگ میں جل نہ مجھے جلد ہو بھگتا رہ مجھے آ جو خطا جیسے ہو گئے ہو جان	مان لے دلر با خدا کے لئے اب میرے پاس آ خدا کے لئے منہ دکھا دے ذرا خدا کے لئے جو پڑ دے اب جہا خدا کے لئے سن لے ایجوں ادا خدا کے لئے سچا کر وہ خطا خدا کے لئے
--	--

ہجرین تیرا ہی طہان قائم
رسم کر ہو فا خدا کے لئے

عشق کا پابند دل اور زبان بیا مہر و مہ کو ہو گیا انوار کی روح وانی عشق کی رہتی کی آگے پہنچ شای مجھ	وہ صبح کا غم زان دن میری کلی کا تار نور افزا کیا عجیب جلوہ دل آتے جاہ و شہت آگے کلر و گئے بکا خار
---	---

<p>استعد بکامون اب تیری محبت میں بند ناصح کی نہیں سننا ہی سرگز دلیر کس طرح سے دل تیری ہم بتاؤ فی مرض تو مطلق نہیں میری شہنشاہی کر دیا ہوش جان سی اور جگر کو تیرا کھاٹ سر لٹکا کی بولا اس طرح دیگر جان تو پہلے دی چکا تھا سہی جا</p>	<p>جائی تسبیح ہاتھ میں میری ہو زنار ہر جگہ پر ذکر تیرا کجوسو بار سامنے میری نمایاں خنجر و تلوار بید فراق یار کا سارا مجھی ازار شوخ یہ زلف دو تابی یا سیاہ مار پہل لگا ہے سامنے کیا خوب نخل دار لکھ لکھ ای بی میر میری ہے تو بنزار</p>
---	---

رکھ تو نام فضل اللہ کی اپنی نظر
 گر کرم او کا تھی دیکھ میں بڑا ہے

<p>کھٹن سی یہ کس شک جہن کی خیرائی کیا کو جہ جانان سی ہوا تجھی حال ہم دیکھی کب تک رہن فرقتیں تیر پٹی فریاد کروں کسی میں آئی ہلکے دلوز کب دیکھی ہمیں ملی اسکے بربر و قسمت کچھ نیم خولی سی کہوں تجھ سے ظاہر</p>	<p>ہو کر جو خطر سے سیم حرا تھی جو اس طرح ای باد صبا چشم آئی ایک منجر او کی بیان نامہ برائی وحشت یہ پیرا جگہ کہاں در پیرائی سب عمر اسی جو چھن میری گذرائی ہر رات تیری سحر میں کالی نظر آئی</p>
---	--

قائم نہ کر اب تو دفن چشم در اکھول
 جو دلمن تہی امید تیری دیکھ برائی

الفت کافرہ ہی کہ غم یار نہ ٹوٹی	او گر یہ وزاری کا ہی پس مار نہ ٹوٹی
ایسی تو بلا ساقیائی جیکے اثر سے	تاخت تلک میرا یہ خار نہ ٹوٹی
یہاں تک من ہوا ابلہ بافرقت جاننا	رہا ہی ہی ڈر جو حسن خار نہ ٹوٹی
ڈر سے نہ جھٹی قہر سی اب اپنی شکر	پر ڈر سے کہیں یہ شیر کی تلوار نہ ٹوٹی
یہ دل تو سیر کردیالی شوق سی تما	خطرہ ہے یہ بہ خنجر خو خار نہ ٹوٹی
مست ماتہ لگانا صحابا مار کے پیٹ	رشتہ کا یہ شک کا ہے مار نہ ٹوٹی

ای زلزلہ اوسین کے الفت من ہو قائم
 زلزلہ میرا رشتہ زلزلہ نہ ٹوٹی

جب بھی انگوٹھ میں وہ خنجر دبیر	کیون نہ بہر خوشدینہ پرانی چادر
جو تیری زلف معجزہ کو کچھ یہ مار	صاف بدلو سکی زبان کو مار تو کر
لے لو ہمارے رخ پر نور سی ای مرد	جو مصور شری یہ تصویر لیکر
کیون نہ رُون غلی تون بلبلو نا جان	ور نہ میری آہ وہ غمخوار تو کر

گر نہیں آیا کجا مجھ سے شہنشاہین
 تو ہی قائم خان کوئی دم کو تصور

روز و شب حیرین گذرتا ہے	دل سدا آہ کرتا ہے
حیف ثابت قدم نہ تو لکلا	مینی سو بار بجگو برتا ہے
حلوہ یار دیکھ کر والسعد	کوئی جیتا ہے کوئی مرتا ہے

تو نہیں پوچھتا مزار افسوس	کون سراپا میری دہرتا ہے
باغشجر جو ہے دشت نصیب	اب بیابان بھی مجھے ڈرتا ہے
شب فرقت کے غم میری بس	صبح دم مرغ نغمہ ہرتا ہے

حال قائم کا دمکہ اگر تو
ورنہ کوئی دم نہ گذرتا،

سجلیاں لٹائی ہو شمعیں بے جال،	اپنی بجا کر اجنبیا بہت اشکال ہے
بجالی سی اس کے کہیں تھوٹوں میری	زلف پیمان لہجہ اسی میری جنجان ہے
جوش طرازی زمین سی خون کی خدا	نوک ہر سبز کی چون منقار طوطی لال ہے
واسطے اللہ کے تو ہی خبر ہو یا صبا	در پہ تیری آگے مٹھا ایک شکستہ سال ہے
اس قدر تیری جناب میرے افسوس خلی	بن گیا سارا بدن آج بچہ جو غریبان ہے
سو متونست سمجھاؤ مانو نکا کہی	دل میں اس کو دیکھا کیا اس میں قبل و حال ہے
ہوائی اسی تمن کہ میری زخم دکھ واسطے	منکب ہی حاضر نہیں اور نہ نکا کہی ہے
دینی ہو دم محکومنا جو میں نہ مانو نکا کہی	ارو کا میری گھر میں آنا وہ تو نکا کہی ہے

دکھی بخت، کیوں کر قید سے نہاتا وہ
قائم کے خاطر سے ہرتا، وہ تو نکا کہی ہے

کون سی بید رکھ دلا مجھے	نہیں جتنی کسا سہارا مجھے
ہرتا ہے غم و کئی لٹی رات دن	ہے نہیں اس کا تو لوارا مجھے

مین تجھی کس طور بکار اک	تو نے نہ اکھروں بکارا مجھے
قتل کنڈر تیر منزگان سی صنم	کافی ہے ابرو کا اشارہ مجھے
ملنی کی ہتی آرزو محکو پہلا	باتون سی باتون من اونار مجھے
کس سی کہون حال من اب ہستو	غم سی لگا دلہ دو بار مجھے

جب نہ ہو پہلوں وہ قائم تری
کس طرح ہر سووی گذار اچھے

بات مینی کونسی عیاری غالی انکی	پہر یہ کیوں توری جڑی رستی جانی
دیکھ لی پس بنے جانی قد وانی انکی	غیر آئی نہ ہمسایہ بانی انکی
منصفی تمنی نہ کجیہ دلین دراکنی	کس طرح مینی اوٹھائی جانفت انکی
ایک چمک تو دیکھ کر گوا عالم	قتل کرتی ہر یہ کیوں ابرو سلانی انکی

کجیہ ہی تو کدو ہنڈ صاحب زمانہ انکی
کہہ چکا قائم تو نہ قصہ کہانی انکی

باغبان کیوں ہوا لب کی نشان خالی	اور سو اگل سی ہر ایک کھائیہ ما خالی
ہمتو آئی ہتی کہ یک سیر کھستان دیکھن	کرجلی زل سی جاستہ داران خالی
جب لب بام اوٹھامہ وشی وہ دیکھن	کیوں ہنور شک سی ہر اب نہ نا خالی
دام الفت کا بھجاتی جو ہوتم بر سر	ہم ہی مٹھی من مہیہ کر خانہ بست خالی
میری وشت کا اوٹھان غلہ سر جاطن	قریب تر دیا یکساں با بان خالی

سنگ پاس گدائی تو اس کا ہمارے

<p>آج انوش بک پاس گدائی چھاتی مین تو بن آئی ہوا جانا ہوا اس کو کس کیا ہی کھی ہی یہ اوہری ہوئی چھاتی تیر مجھی ڈھنکے کہ یہ چاند چھٹی غریبی باغ شتر ماروی ہو جاوین سہی کل تر ہر بار ما دست طلب مار تیری سینہ پہ</p>	<p>میری سینہ سی یہ ایک دم تو طالی چھاتی پیر مین تو لیس اپنی یہ دیالی چھاتی سامنی اسکی کوی کیونکہ سنبھالی چھاتی مینہ نراکت بری تو اپنی چھاتی چھاتی رو بر وجیکہ ادھی وہ لکائی چھاتی کئی نہ جھک کو کسی افوس حوالی چھاتی</p>
---	---

سک قائم کی غنہا ہی ہی مجھی پر
 تیری چھاتی سی میرا جان جزالی چھاتی

<p>مین خوب سمجھتا ہوں میرا جان نہیں ہے وہ درید را ب جھک پورا ہی پر لوش سنگ الی محبت مین ہوا او کی یہ الی بد نام ہو عشق مین او کو شعلی سر جا</p>	<p>لو سن بارگی آئینا جو سامان نہیں ہے کتنی مین دلا وہیت نادان نہیں ہے والہ کوئی دم مین گریبان نہیں ہے اور حیف میرا او کو تو کھیم ہار نہیں ہے</p>
--	---

قائم کوئی کوچہ گری او کی گدائی
 نام خدا اسی ہوا ارمان نہیں ہے

<p>ہم باز تیری مات بل جاتی ہیں کیسے وعدہ یہ کہتا کہ مین او لکھا تیری</p>	<p>اقرار ہم اب کر کے بدل جاتی ہو کیسے اقرار سی ہوا لکھ جاتی ہو کیسے</p>
---	--

خفا گل کیونک کہول لو انکین دیکرہ مانا
 بلبل اس گل سی مری پیر جدائی ہو گئی
 چشم سی چاری مری یہاں تک ہوئی دیکار
 روتے روتے عمر میری کنگلی غرق کی ہے
 وہ تو بیٹھا تھا برہنہ تیغ ابرو کو گئی
 ایک درہ پر وہ اوٹھ آیا اسنی منہ سی بج
 وہ نہ ملتا تھا عین کو کچھ کو آتی دیکر

سب مال خزانہ جاہ چشم کوئی دم کی سیات
 جاہ د دن تابندی جگ عین ہنسائی ہوئی
 خلق میں مشہور یہ رنگ سنائی ہوئی
 اس کی کیا عالم یہ پر چشم سنائی ہوئی
 ہر تری باد صبا کیوں نہ سنائی ہوئی
 لاشکان تک جسکی برتوس سی ضائی ہوئی
 اُم فتمت اس کی ہی ہو سنائی ہوئی

نامت لینا محبت کا یہ تو قائم کہو
 گر صبری کی اگر تجھ میں سنائی ہوئی

اگر کب کا دل نہ ستا اور اتو جھنا تو رات
 باغین کو بل بولی نہیں بولی بیکل مور
 جامی ستیان کی دلیں تو منزل ہی منزل
 مال خزانہ چھ گیا اور جو کسی کچھ ناکئی تولی

آج کچھ دیکھ لی کیوں تو فی ملک کو توڑا
 کاری رین پھیا بولی عین جانوں سیات
 گدین اگر وار بہا ہو گیا اندر لے
 جڑنا گیا اوکٹ لٹ ادی رہ گیا

بادل گرجی کلی کلی ہوئی کاری رات
 قائم یا کوئس نے نہ ہو یا اتو گویا لانا تو رات

ہجر کے باعث سی دل تیا ہے
 ہجرت آغوش میں ہر خند +

جین دنگو اور نہ شکو خوا ہے
 دیکھ کی کسی شب ماٹا ہے

دل چہان دوری کسی تیری استعد	جون طعیدہ ماہی بی اب ہے
شیر تاج کی ہنر ہے یہ دزاہ	دل کہوں یا ایک یہ سپاہ ہے
مہر و مہر خبی ہون پوشیدہ شمس	حسن میں کیا تیری آب و تاب ہے
ہر طرف تیری ثنا خوان میں تمام	کامل در کشمیر کنا پنجاب ہے

کیون نہ ہوں عاشق یہ قائم او کباب
جلوہ حسن صفت نایاب ہے

چل گئی ساری ابد دل کی	کون سنساری حال بیدل کی
زخمی شوخ ہوں میں ای فساد	مت گھٹا ناگنی مان بسیل کی
پہنس گئے ہنشن تو ہم آہنر	منج دیتا ہے اب وطلل کی
حکے پتی ہی مت ہو جائرن	ساقیا جام اپا دی کہل کی
میں ہوں دیوانہ و ہیرا ایجان	جاؤ دو درون سات محل کی
عرض کرتا ہوں کب کسی درہ کٹرا	نام حق سن سوال سائل کی

عشق میں فونی او کی اقام
دلعزائی میں لاکھ طبل کی

محبو او کسی کو چین نہ جانانی شکل ہے	اگر قسمت سی ہو چنچا او کو ہر نامی شکل ہے
سمجھ کر جائیو نادان تو او سجا کر ہی خطرہ	محبت کی کلیمیں بس قدم نہ بٹھائی شکل ہے
ہے ظاہر میں اگر کونوی ماطرہ ہے	اگر کس ہو نا او کتا دنا جزا شکل ہے

جنون فی اندونین اقد کار و باندها او با محکوم رقتو بخوبی بشناسی اینی پاس	نزار فروس دیو اینکا سمجھانا می کشک مجبی اس عکای غمخوار غمکھانا می کشک
گیا سون دوشین بس شوق کی دریا می کشک	که جو ابوشی عزیز و اس سبیل جانامی کشک

قائم نہیں رہی کاسہ دنیا میں کوئی

قائم ہے ہمیشہ خدا کی نوبت ہے

دل پہ ومان داغ سو سو پاتا ہے
شوخ دایم تھی رولا تا ہے
دلو ایک بالین سینا تا ہے
آج کیا ہے جو وہ ملتا ہے
نا تو اکثر تو کیوں ستا تا ہے
ہر کیلک فلک کیا تا ہے

کیون دلا او طرف کو جاتا ہے
اوسنی بکارتی نہ شاوکیا
زلف کی طرف دیکھت اوسکی
ابلا اطل تو شاو مان ہو کر
ناصحا چھڑت چھی آگے
دیکھ لے غور کر زمین آہ

میں تو قائم ہوں بھگو کر گشتہ

پر تو خنجر سی کیون دھڑاتا ہے

اور کینی ہی نہ پر شکل دکھائی تیری
حیف صیف کین راہ پائی تیری
کین کی کینی سی ہوئی ساری خدا کی
نہ ملی رہ نہ ملی در کی گدا کی تیری

کہان طاقت جو سہون یا رجا بیک
دشت جنو عنین بیان کین اڑائی سختی
تو وہ ہے خالق اکبر کہ جو جاتا تو نے
سکڑون مرگئی سہ مار کی مثل فراد

داغ فرقت کا اچ دیو ہو یہ قائم کو

یا در ہو کی عذاب دکھائی تیری

روشنی جسکی لا مکان میں ہے

نور کیا جلوہ گر جہان میں ہے

حس کیا دلغزب تیرا ہے	خوہم بس اوسکی آسمان میں ہے
گزری تیرا بیان کرنا سہل	سچ تو یوں ہے کہ بی بیان ہے
ای کلین دی مقام تیرا بستا	حلوہ اغزا تو کس مکان میں ہے

غرف الفت کا ہے تیری قایم

کسا ہو اگر چہ مدد جان میں ہے

ہماری قتل کی مدد سی و مانج کر سہی	شہادت پرین ہوئی بران تقدیر سی
کہ تھی مد نظری قید مجبونی اگر اوسکو	بہلا پر مانعہ بن مجبونی بند زنجیر سی
جو عرض حال کرتا ہوں تو وہ کتنا غریب	غریب آلودہ اوسکی حکیمنا فقر کر سی
نہن لانا ہی اوسکو کتنی نزدیکی پر	اری سن او دل ظالم تیری نا بیکر سی
رہا جاتا ہی بس فوق شہادت برید سی	اری ظالم ہماری قتل میں تاخیر سی
طبیعت کسہ پابل سے تباہ و تو ذرا کج	رہی حالت تمہاری ایدل دگر کر سی
جد کرتا ہی سرتن سسی جو اوس مشکل	عداوت شمع خورانی تھی گلیر سی
انہر مکہ ہی نہن کرتی ہی دلمن آہ	خداوند اجماری آہ کی تاثیر کر سی

نہن تو نے کیا قتل کر قایم کو ان ظالم

بہلا دامن یہ تیری خون کی تھر کر سی

گماہ ہے تہا کبھی اسباز ہے	ہے جدا کا ہے ہی دساز ہے
ایسا کون تری گناہ ای دلرما	طاہر دل کی لٹی شہباز ہے

لگا دے غم کا وہ تو خج کہ ادا
دوڑے اس کی صدا بین تمام
مثل الیکدم میں کری عاشق کو وہ
اللہ اللہ بلجین بچو بچا عرش پر
جو ہو خواہ امان میں تیری جاہل میں
باس آہوں منتظر نام خدا

ایک سی ایک یہ نیا انداز ہے
کوہ کسا ایک یہ آواز ہے
ہی نہیں معلوم یہ کیا راز ہے
اب میں تیرا عجیب ہے ناز ہے
جانتی ہیں جو کہ وہ ناز ہے
دل کشادہ بلکہ چشم باز ہے

کہول انہیں دیکھ قائم یا رکو
کیا جو اتنی اوکھا آغاز ہے

حال میرا اب کسی کامل سی پوچھا جائی
ہوں میں سرگردان اور تہاں اب حال جو
اس کی کوچہ کی منزل کیونکہ ہو مری نصیب
عشق کے رستہ میں جا کر ہوئی لاکھوں شہید

الف جانان کسی مایل سی پوچھا جائی
عشق ہی یہ کیا بلا عامل سی پوچھا جائی
ابلا یہ کہ کسی سایل سی پوچھا جائی
اس کی لذت کو کسی گہاں سی پوچھا جائی

قائم اس کی طرف جو جاتا وہ آتا نہیں
حال اس کا اب کسی قابل سی پوچھا جائی

عشق میں اب پورا لگا ہا رہا سنگ ہے
پیرتی ہی جنت لئی اب بیکہ نام خدا
کرد با اس عشق نے دیکھ میرا حال جزا

اس کی در کے خاک لگا ہا رہا سنگ ہے
تا بہ میں کمانہ گدا لگا ہا رہا سنگ ہے
بد مومن اس کی جدا لگا ہا رہا سنگ ہے

حال ظاہری نظر آتا میرا بدستو | او یکہ لو اب گریہ زاری کا ہارسنگ ہے

عشقین قائم اب کسی رقص ہوش

ہجر کا اور ہنگ مار لکا ہارسنگ ہے

وہ نظر آتا نہیں یہی نظر کی سنے
لگر کوئی بوجھتی مصیبت کو مری ایدستو
وہ صلی کی تھوڑی گری سہلی اتنا کبھی
میں کہا مریاں تیرے لگانے کی کہ جوت
جب میں میں مر گیا اب سنی کما کما ہی
نازیسی جاؤی غمزدہ سی کری ہی قتل وہ
حشتم شہر کی کیری تھر مری سنے
ہنس کے رو دوں جب ہوں اس ہجر کا
دام الفت دو جیسا مرغ کس کس سنے
میں توجیب جانیں دکھا دو ملک مری سنے
اسکا مرقد دینا اب مری گھر کی سنے
کس طرح کوئی بھی اوس فتنہ کر کی سنے

گریہ وزاری قائم کی سی جاؤ لگا چرخ

ی جہاں سہا سہ خیمہ خیمہ تر کر سامنی

وعدہ بہ نہ شب اپنی وہ شک تر آئی
آئی ہی چلی آج خوشی میں تو چمن ہی
ڈرے کہ اگل جاوی نہ دم یہ خوشی
اب روٹی ہی گذری ہی چنی بارش وہ
ناری چھٹی گنتی بوی ہوئی سحر آئی
کیا باد صبا یار کی لیسر خیر آئی
مدت میں خبر یار کی ای نامہ بر آئی
صہت حوتری خواب میں چکنا چکنا آئی

اے یکہ تو تر آوین غفلت کی قائم

نہ سہاری گئی اس تھی ہوئے سحر آئی

محبہ گزری ہی جو خدا جانے	ایسی تیری وفا تو کیا جانے
نبض کنیا میری دکھتا ہے طبع	درد دل کی تو کیا دوا جانے
بوسہ مالکا تو یوں لگے کہتے	پل پری ہو میری پلا جانے
کیا کوئی سمجھتی جو ریا کا واہ	پونچھ اوشی جو یہ جفا جانے
ابھی نام خدا ہے وہ غنچہ	گرم اور سرد کیا ہوا جانے
رم تجسہ بین ہنسن ذرا کا فر	تو تو بس ظلم اور جفا جانے

قائم اب تو یوں سی ہٹ ملنا
بیوفائی وہ کیا وفا جانے

زخم دیکھو کوئی میری د لے	کیا ہے جو سرین تنخ قاتل کے
سوج دریا سی اونچو کیا ڈر ہے	خلجی والی بن جو کہ ساحل کے
آئی شاید چمن بن باو خزان	روتی میں بلبلن جو مٹل کے
حسن برابری تو نہ ہو معذور	چار درم چکے ماہ کامل کے
عشق میں تیری یہ نفع پایا	طعنہ کرتے میں لوگ محفل کے
حدت سحر کا ہے اب یہ زور	ٹانگی ٹوٹے میں تیری بسمل کے

تجسہ سی قائم کی یہ دعا ہی رب
کہول دی عقدہ میری محفل کے

لینا ہوں نام تیرا میری بندگی ہی ہے	دیدار دیکھ لوں کر خود سندی ہی ہے
------------------------------------	----------------------------------

اب دیکھتیرا جلوہ گیتی میں بہار اور ماہ	جس حسن تو یہی ہی خوشنودی ہی ہے
ہی خال میں بٹری کیا ہے حسن جعفر اور	عورتوں میں بھی غل ہے ناسبند گی ہی ہے
دیکھو قدم کو تری چو من میں صدق	نعمت بھی ہی ہے فخر خند کی ہی ہے

قاسم نے کی محبت تیرے ہی نہ جانان
لوگوں کی سامنیو اسے خوشنودی ہی ہے

داغ دل اپنا نہیں سینہ بے زار کی تے	ہی چراغ ایک پوشیدہ گریبان کے تے
سہیں دانتوں کی چک ہے لب دیکھنے تے	ہے عیاں بگڑے کیر لعل چشمان کے تے
مرد بدست نہیں ہیں جو دیکھ اب چہرے	گر چشم میں یہ بار بوی جانان کے تے
گاندھاروں کو بھی کوسہ میں اوشن جی	نہاں کو کوئی نہ لے دندان کے تے

ہم ہی تو ہی کبھی فرشتہ کی کل کے قاسم
اب تو تیرے ہوا نکل مغربان کے تے

جاتا ہوا وہاں گیارہ راہ زن ہے	کب جو اوسے گلی میں عزیز و دفن ہے
راحت ہو جن ہو سہی رنج و غم ہے	لمبائے کاش بارہ رشک جس ہے
بہا بکریا ہے چاک گریبان جنوں ہے	آیا نظر نہ لحد میں نار کفن ہے
فرقت سی داغ دلمیں بڑا ہند ہے	بالکل خزان نظریں ہے سیر جہنم ہے
شکوہ بیان اسکار کو کس جا کے اب	دینا ہے روز سچ بہ چہرہ کس ہے
نہ بختی باؤں مجھ دل چشتی کو دست کرد	کافی ہے یا کہو لے یہ اوسکی رسن ہے

شیرین لبون من کو سیو قائم ہی اعدا

بہتر دکھائی دیتا ہی محل من جیسے

بہتر کٹی میسے ملے اوس کی گدا
بنجام اصل کا ہی جو باد صبا لائی
مجنو کئی طرح مینی حیا ساری اوٹھائی
لیکن اب بوئی نسیم سحر آئی

منظور نہیں مجھ کو تو جانا مکی جدائی
کیا فصل بہار میں کیا قید غصہ من
الاجا کیا اپنے ہی دلنے مجھے یارو
من فصل بہار میں جیلا گور غریبان

کستی تھی کستا عین ہی بلبل دلوز
اوس بار کے ملنے کی نہ قائم خبرائی

فتنہ ایک ساتھ اپنے لایا ہے
آج قسمت سی دن یہ پایا ہے
زلف کے بیچ من پہنایا ہے
دولین اوس کے ہی سما یا ہے
شرودہ وصل جو ٹولا یا ہے
عمر بر مینی دکھ اوٹھایا ہے
کبھی ہے دھوپ گلہ سنا ہے
مینی کب سا نثر لکھا یا ہے

احد مت کے سوخ آیا ہے
ہند مت دی تو مجھ کو ای نا صبح
کس طرح اوسے دل یہ باہر ہو
آج کس نے قتل کو تلو ر
قاصد آجان و دل تیرے صدقہ
اوسکی جو روجھا کا ای یارو
رنگ دنیا ہے کچھ عجب ڈیر کا
ماغبان دیکھ نخل الفت من

ہے تر اور دروز قائم کو

یہی استاد نے پڑھایا ہے

<p>میں جان لیا جانیں اہجان توئی ہے گر صورت بلبیل کی ہو اگل یہ پوشیدہ بخشش کا تیری سکو سہارا دھوین محبوب تو نے اپنا محمد کو بنا یا + اول ہے تو آخر ہے تو ظاہر ہے تو باطن خوشموتی ہر طرف گئی رستہ ساری</p>	<p>کر غور جو دیکھا تو گھمبیاں توئی ہے پہچان لیا حضرت رحمان توئی ہے سو اگلے کہ صاحب غفران توئی ہے حیران کہائی دل قرآن توئی ہے خورشید توئی اور مہ تابان توئی ہے لالہ ہے توئی بلکہ گلستان توئی ہے</p>
---	---

قائم کی یہی عرض ہے ای والی کوئین
 دی حرم ٹٹا مالک دیوان توئی ہے

<p>خیال اپنی جہ جسم تیری تصویر تیری ہے کہان طاقت جو حال اپنا کروں لکھا آئی ہے غور حسن پریت ہول سے دایم ہو و گیا کہو گے کارای پاری بہک کر لہلہ ہو گا اطباء تہہ ملتی ہیں قضا کرنا تہہ سی ماو کہاننگ جبھی ہا گیا کہ یا میری بدل چنی</p>	<p>شعاع مہر و آئینہ عین بی تو میر تیری ہے زبان کی خوف سی لکت دم تو میر تیری ہے زمانہ کی ہر ایک دم میں بیان تاثیر تیری ہے قضا ورنہ بشر کی سایہ امیکر تیری ہے دوسری جگہ کی اگر بسلا تاثیر تیری ہے یہ بھی ماو رو کوئی لئی تسخیر تیری ہے</p>
---	---

عجب تاثیر ہے قائم اس کی آستانہ کی
 گدائی کی لئی روز جو اکثر تیری ہے

کل ہے توئی اور مل نالان توئی ہے	ہے شمع کو پروانہ سوزان توئی ہے
کہہ میں غایان ہوا کہ صورت پس	ہے توئی زنجار کنگھان توئی ہے
ہر دہ میں موجود ہر ایک میں ظاہر	ہیرا توئی اور بل جشان توئی ہے
ہے کوہ بیابان میں اور شجائے بیدا	دریا توئی اور گور رخشان توئی ہے

من تیری مطیع جن پری حور و ملائک	
قائم کا ہی بس دن اور ایمان نبی ہے	

عجب خشنودگی میں حقی اور کمال اور اللہ	جھک نے جس کے جوہر دھماکے میں نور اللہ
جہان کی بادشاہ سوکھا ہوا سی جان و اند	ہر ایک نے سر کو در پہ آپ کے فی القود اللہ
شر پناہ مرغ دل سے گریہ کا ای لہجہ کی	کہ اسیاد نے اسجا یہ دام جوہر اللہ
ازل سے بندہ ہوں اور جا کر فرمان بون	ستری الفت کا میری دلمیں حقی نور اللہ

بعد قائم الیک ہے جان فدا ہر لحظہ اور دم	
تو بر تہنی کسی کو اسطے ہی غور اللہ	

عشقین کیا ہی ستم زور آزمائی ہوئی	جان کی دشمن میری ساری خدائی ہوئی
آج تک زخمی تکی قاتل کی نشانی ہی نمود	کو کیہ لوجہ کہ ہے شبہ یہ ہوائی ہوئی
فائدہ کچھ ہے نہیں معلوم ہونا ای طیب	اس دل بجا کہ کیسی دوائی ہوئی
تو تو ای پردہ نشین جہت میں غصہ	حکیم عالم میں تیری کتاب ہوائی ہوئی
تیرے مژگاں کا چلا یا کس طرح دل پر میرے	کلتی جی کے صنم جان کی صفائی ہوئی

<p>بر کے کشتہ محکو تو دلشاد ہوا ای جھیکر</p>	<p>بیو فاشیری جہا غن کیا بڑای ہو گئی</p>
<p>زلف ہے بکری موٹی اوسکی یہ قائم غضب</p>	<p>کیا صالو سکی کوسی تا تاپائی ہو گئی</p>
<p>گہا ہل میں غبار سی کر جاتی ہیں کیسے ہر شام و سحر غریب کی گھر جاتی ہیں کیسے اور میرے خفا ہو کے جھک جاتے ہیں کیسے پوچھو تو ہائے کا فون پہ دہر جاتی ہیں کیسے ہم کو چہ میں آتیری گزر جاتی ہیں کیسے عاشق پتیری ایک لحظہ میں مرجا جاتے ہیں کیسے</p>	<p>ہر بات میں وہ صبا کر جاتی ہیں کیسے آنی سی میری پاس میں کھا لگنا بہلولی رقیبہ خوشد پاس میں اپنی دزدیدہ کھانوں کی چڑا لیتی ہیں دلو تو آنکہ اوٹھا دیکھتا ہو نہیں دلبر الشیخ نکہ کاشیری انداز جب ہے</p>
<p>قائم جو کہ طالب ہو کوئی جان سی دیکھی</p>	<p>کو غن میں کام اوسکی سنو جاتی ہیں</p>
<p>قطرہ شبنم معلق ہوئی جون گل کے تلے یا رخ زیبای تیرا بار کا گل کے تلے یا حبیب ہے دست ساقی ساغر گل کے تلے ہیں سزارون داغ دل ایمان پرین گل کے تلے</p>	<p>عارض جانان سی آیا عرق یون گل کے تلے چاندنی باد ہے بالکل سے سنبل کے تلے ہے شفق سیرانی فلک پر یہ زبر آفتاب ہوں ہوسینہ میرا رشک جن دکھین</p>
<p>ملتی کیون نہ ہو دین قائم اوسکی درپ</p>	<p>تے تھل سکا اور در کے تھل کے تلے</p>

کون بھیر میں اوس سب کھلائی ہوئی	اور نہ یار بربطی سب موت ہی آئی ہوئی
گر تیری زلفت تلک اپنی رسائی ہوئی	عمر بقیہ میں زنجیر سلائی ہوئی
طرف اور وکلی تو کرتے ہوشیار دم	کبھی اٹھنے عسبی ہی ایمان لڑائی ہوئی
مجدردان یہ شمار کی گنتہ کو تیرے	ریشک عسبی کسی ہو کر کو گھمائی ہوئی
مختل عشاق جو منظر نظر نہایوں ہی	پتھر ابرو کو ذرا اور سلائی ہوئی
جلی ملبے پر قفس ہو کر جس تک جانی	وام صیاد سی یار جو رانی ہوئی

تخت جمشید سلیمان نہ قائم لیتا
گر مہر در جانا کی گدا ای ہوئی

تہنا و چوڑ کر مجھے ہدم چیلے گئے	ہم گزری اپنی جان سی غم چلی گئی
وکیا نہ اکیلا ہی منہ اوسنے اپنا سپر	روئے ہی روئے چشم کو نہ ہم غم چلے
بگشتہ طالع کی تیری خوبی کو دیکھ لو	جو رو برو قریب کے با ہم چیلے
مہنی کہا کہ آپ کبھی تو ملو	دی دی کی دم دھم کو تو دم چلے

روزِ شکر کا فکر تو کر اید اشتراک
سب یار تیری دیکھ لے قائم چلے

دیکھی جی سی مینی تیری پائی لالی	پہوئی ہے میری دلہن شوق شاکلی
حبو تیری لب سی بے سرنجی	ہوئی ہے کہاں اسبہ مر جانکی لالی
حسوت تیری سرجن کو کس نہ لکھا	خجند غم فگ ہوئی بستانکی لالی

پتیا ہوں تیری بحر میں من چون لالی	ہر جاتی تھیں اس دل نادان کی لالی
عشوہ نے تیرے گرد یا کہشتم کھال	خزہ تیرا کتنا ہے عجب آن کی لالی
رگو ریشہ پیر و نینہ گذر ہو تیرا	تو جلوہ نامہ ہو یں ہر ایک جاکنی لالی

جس طرح کے لالی تیری زلف و عنق قائم	
اوس طوکر کسان سبیل و جاکنی لالی	

آج کل لیکہ ناتوا نے ہے	ہے یہ معلوم جان جانی ہے
خبر اوس یار کے سن ایقا صد	تجھ کو بس کے پاس لانی ہے
ایک تب ہم ہے دوسرا خزہ	تیرے عشوہ جان ستانی ہے
ختم ابروئی نوک خرکان کی	یہ میرے قتل کثانی ہے
ہے کبھی سوزا و غم گریہ	یوں گذرتی یہ زندگانی ہے
مر گئے تجھ میں ہم اوس کے صبا	یہی پیغام ایک زبانانی ہے
سجدہ کرتے ہیں مہر و مہر اوس	کہا ہے بس کے نوجوانی ہے
حبیب مجھ سے ملی نہ توی بیہر	بات کسی یہ دلمن بٹانی ہے

خوش ہے دہن زعفری جوڑا	
رنگ قائم کا زعفرانی ہے	

عشق اب یہ ہوئی توقیر ہے	ہجرت گردن میں فی زنجیر ہے
رہ کرنا کہوں نہیں مجھ سے تو	ہے یہ ظاہر کہ توی ہے

بار وقت سر پہ جو لگی پڑا	شہسار اکسب بختیر ہے
کس طرف کو جائی تیرے صید دل	شیر ہے تو اور سے بختیر ہے
تیغ ابرو کو چڑھایا کس لئے	قتل کی شاید میری ہڈ میرا
اس قدر آوارہ ہے دہشت خون	خود بخود یہ اب گریان گیر ہے
جگلیا جسم فلک یکساں آہ	آہ من کیا ہے میری تاشیر ہے
ایک اشارہ میں ہوا یہ لگی یار	اٹھ ری ظالم کیا ہے ستر آئیر ہے

تو جو ملنا ہی نہیں فایم کو آہ	سب سے میری خواہاں تو ہے
-------------------------------	-------------------------

ای برہمن فطرت تو زہار توڑی	دیکھ اس کے زلف جانکار کیا توڑی
لیکھ نعلین اس کو جو کی سنی جیڑھاڑ	سو کر گنا خزانہ مرا ڈار توڑی
گھٹین کر لگی رور کو خون اپنا غدا	لازم نہیں تھیں کل گھوڑا توڑی
سنگ ستم سے شیشہ دل اپنا دبدبم	اوس سنگدل سے حرمین لاچار توڑی

فایم تو غم میں اوس شیریں ابرو	فریاد کس طرح سے کوسا توڑی
-------------------------------	---------------------------

پیارے نہ تھی تم ہوئے مہمان ہمارے	جو دلکی ہستی دھیں رہے ارمان ہمارے
میں چشم صفا دیدہ غناک سی نگاہ	الودہ تباہوں سے من و لمان ہمارے
کس چاڑھ نندان نے میری دلوں کو دوبا	میں دشمن جان دیدہ گریان ہمارے

کستی تہی ز لہجہ نیم سہری سے	لہجہ آون اگر یوسف کنگان ہمارے
جب کسی بجے قائم ہے کہ ہے خوابین دیکھا	من آج تلک بوشن بر نشان ہمارے
<p>سہل کب طبع خاک پہ تڑپا کے کسینی پیر ناپ ہے وہ میک کا بیاس کمر خوش منہ سہی مری بوسہ کھین نام جو بکھلا صحرا عدم جائی طلسمی یارو آیا جو میرے سر پر وہ عریان کی شیر سرنگ ہی من دیدیا اگر جوش ملتا</p>	<p>مارا ہے مجھے وصل سے ترش کسینی اغیار کیا یار کو بکا کے کسینی منہ پیر لیا غصہ سی جھلکی کسینی ایسا لیا نام نہ پیر جا کی کسینی شاید اوسی سجا بیان کسینی الف نہ کہی ہے کسینی</p>
اس درگاہ کا بیان قائم نکرین ہم	ما یوسس کیا وصل سی سرا کسینی
<p>دیکھی ہی بہتی باہکی اداوری کھہ ہے ناز سی چلتا تو لکھی قیامت کستی من لہجہ حال میرا دیکھ کر کہ اب ڈرتا رہا تو خوشیے ابدل تو شب و روز</p>	<p>لبیل کی کھتا من صد اوری کھہ باتو من لگا وٹ ہے مزا اور کھہ بچنکا من اسکی دواوری کھہ بیاری کی نگاہ فہر خد اوی کھہ</p>
کرنان من قائم خمی لہجہ کا ہون سی	کرتا ہی تو کیا کرتی قضا اوی کھہ

<p>اگر اینده دل سترایم ز گماره بوجا و اگر دگو میری عشقیت عیار بوجا و عزیز و جاده دوسف کاجی بوجا و عزیز و گماره ناکر نه برگز میری آتش کو نه یوان زنده عزیز و گشته دلداری بختون همار بطرف قیسی ذرا اتنا تو کندنا هنین باز آو گماره گزین باز غنچه میری بی همه دعا اس غنچه غنچه اگر مرگانه حبش دی ذرا بی اینی تو خاله گنگاه اینی ملاوی گروه و ماسه شنگ</p>	<p>تو مردم بر غما بان عکس روی بار بوجا و گرمی با گماره یک رشته میران ز بوجا و زینجا بطرح رو اسر باز بوجا و خنازه بر میری حبش نه و دلداری بوجا و مسحا میری مقتل بر اگر سو بار بوجا و تو آجای وی ایی اجمایر اجمایر بوجا و اگر منصور کسیر حسی تو سو دار بوجا و جو بود گو میر غنچه و ده خوار بوجا و تعبی کینه بین عالم کادل افکار بوجا و اگر درین خار حبه گماره و بونگی بار بوجا و</p>
---	---

سبب عقیقه تیری شکل یک خط من کل عاوی
اگر دریای وحدت سی تو تمام بار بوجا و

<p>جو که تنی و منشن آج بتا کیا بوی رستی تنی بر وقت هم کینه تها دل به غم بوی تنی همه جد ابر بی ملاوی خند باغبین تنی کل تمام رو شو پیش از دنام اگر دوشا اجمان دارا سکندر تمام</p>	<p>سبب تنی زیر زمین آج بتا کیا بوی کبان گئی و نه نکته جن آج بتا کیا بوی دوستو و به حسین آج بتا کیا بوی نسترن و سترن آج بتا کیا بوی مست گئی سبب این دین آج بتا کیا بوی</p>
---	---

کرے تہی باہم خوشی ملی تہی روزِ ہفت
کیا ہی تہی وہ درین آج تہا گیا ہوئی

دیکھ لی قائم دراد دنیا کا سہ ماجرا
قبصر و غفوف جن آج تہا گیا ہوئی

سکان حکما سکان لامکان ہے
صبا ہے گل ہے بلبل باغبان ہے
یہ جسم اولاً غریبان ہے
نظر سے زلف آج او کی نہان ہے
بدن شعلہ ہے موی سر دیوان ہے
یہ میرے سُرست ناکرے تھوکان ہے
بہارِ آخر ہوئی وقتِ خزان ہے
ستہین لازم بنانا اشیان ہے
زمن و دشمن پر الا جان ہے
بجایا رب کہ تورِ حجاب ہے

وہی ہر سودہنی ہر جاغبان ہے
تیرا کو چہ مثل بوستان ہے
اوٹاٹاٹا کا ہیکا بارگران ہے
نزدِ غم سے کس طرح روز
جلد یا عشق کے آتش نے ابا
تھا آہستہ کہنا ہڈیوں کو
تو اپنی حسن بریت ہو دی معذور
تیری کو چہ من مثل بلبل ای گل
سیاہ کار کا اسجا پر سوخور
نہ کوئی ناخدا نا کوئی علاج

یہ کشتی آہ قائم کی تہ روز
غضبِ ربائی طوفانِ من روز

حسن کے بازار میں پوسف سی جو من ہے
کیوں نہ باطوق ای قری تری آؤ ہے

کیا خدا کا نور او کی جہرہ روشن ہے
گر نہیں تقصیر کہہ دلدار کی تجہی ہو

کیا طلب تازہ بخش اسوز الفت ہے	شمع روشن آہ سوزان سی میری فتن ہے
ناتوان میں ہوں بہا تک فرق دلالت ہے	کوہ سی پاری لہی بائی مو میری تن ہے
خارا آتی ہیں نظر کل کی جگہ ایستو	کیا و بال آبا خزانگی ماتہ کسی گلشن ہے
شاید اگر اتنی دیکھائی کسی الوتہ	جواوہر سی سی چمن میں غنچہ کون ہے

گر نہیں تو لے کیا ہے قتل قائم کو بتا
کیون کہو کہ جسٹ الظالم تیری دہن ہے

دست حشمت کئی چاک گریبان کتنی	حشمت خنہار سی سز گوئی دامن کتنی
دیکھی اوست خاکساری ہی سرنجی شاید	غرق جو خونین بوی پتہ مرجان کتنی
مت رولاؤ مجھے دیکھا الہی کمال	حشمت گریا عین ہری میں میری طوفان کتنی
آہ میں دوستوں کے کھلاؤں باہر	بہی میں دلمیں میری تاؤں مکران کتنی
بام پر آگ کی خراسن تو دکھا دی ظالم	تیری فرق میں کوئی دم کی میں نہا کتنی
جس سی دیکھی ہی تیری حشمت سیاہ کفار	ماری پرتی میں بیان میں غزالان کتنی

اوسکی کوچہ میں تماشا عجب ایتھم
کئی ٹری میں بڑی اوسین بجان کتنی

دل حسن لیا میرا تو اوس سرین رہا ہے	قدیمائے اور سلی کر گشت خا ہے
مختہ کا جو ہر خوف و ہراسی پہلایا	اوس احمد خوار شہ مرد سہرا ہے
کیا کیا محبت دے و فکد فکدے دکھا کر	حیران کیا خوف تیری تیر ہی آوا ہے

اس نو محمد کو کیا عالم بالا	فرمان او نہیں بر کیا دم و نو چلنے
تدبیریں آئی تھیں کچھ ہمت سی پنی	رسو اکیا محبو تو مری چشم اس نے
اور مرتبہ لولاک دیات شاہ امین کو	شافع ہی او ہو کو کیا خوش رہا
ہمت کے لئی خوب سی تکلیف اوٹائی	کلی مدنی ہاشمی ہر شہا ہمت نے
اوس نور سی شرمندہ ہر دہرین	والہیل کو شرماد یا اوس زلف دوٹا

جیسی جی مرجان اکاں ہوتا ہی قائم
لاچار کیا جیسی جی اس اپنی فتنائے

اجل سی سلی مجھے کس ملائے مارا	قضا کے ماتون سی رنگ خانی مارا
نہ شمع کا ہو نہیں مارا نہ ہو غین خیر کا	مجھے تو یار کے تیغ نگاہ لی مارا ہے
حشر کو پوچھیں گے میں کون سی تر قافل	وہاں کو گھاگہ اسن ہو فائے مارا ہے
سناؤں حال دل اپنا میں کس کو بجا	مجھے تو یار کے بانگی ادا نے مارا ہے

من کسی جا کروں فریاد قائم اس کی آہ
کہ محبو یار کے جو رخ خانے مارا ہے

مخمل میں شوخ کہتا ہے کچھ کام نہیں ہے	اس واسطے اس دلو تو آرام نہیں ہے
کہتا ہوں میں رہ اس کی دلی جفا ہی تار	گنہگار کی سر انجام نہیں ہے
دُرد باہو اس فکر میں رہا ہوں رن	وہاں میں کوئی مجھسا تو بدنام نہیں ہے
قاصد نہ ہر دوام نہ جی آجائے کیا طور	یا شوخی سی کچھ شوخ کے پیغام نہیں ہے

قائم تیری لہفت میں بہر و تبر کی تہ
لیلی کی ہوا اب ویسی آرام دہ

خداوند اچھے اوسے ملا دے	میرا یہ درد دل سارا ملا دے
جدا ہی سہی ٹھنڈا پون شب روز	مجھے دیدار جانا کا دکھا دے
رواگر زنگہ بہستی کا کچھ غم	تو اپنی یاد میں یہ دم ملا دے
میں رہ گم کردہ جنگل میں کڑا ہون	نوازش سہی مجھے رستہ بنا دے
میں ہوں تاریک چہرہ اچھی خدا یا	کرم افضل سہی اسکو ضیا دے
دم فلانے کی تو تدبیر یہ کر	اسی راہ بقا کی ٹک سجھا دے
میں ہوں پروانہ تیرا شمع ہی تو	تمنا یہ ہے اب اسکو جلا دے
بہر کتنی سحر کی آتش ہے بلے حد	آب وصل تو اسکو بجھا دے

یہ قائم سزا دیوانہ سے محنون
نقاب موری اسی تو اوٹھا دے

اکھین کہو لگی دیکھ مسافر دم کا میرا	لا د گیا بنجارہ انداز توڑا کسا ہوتا ہے
کوئی لادھی شکو مضر کوئی ملا دی کہا	اچھی ہو کو دیکھو یاری کہیں تباہا ہوتا ہے
پیم گنر کے ٹاٹ لگی ہی سودا کر لی ہو یاری	کہوئی گری کو دیکھ لے جانی نہیں ٹر لگا ہوتا ہے
جس ابووی اس باوی دوی کو کھائے	زمین تو سگی گیون دہا کی مڑو اوٹو کر لے
بیل جو کو داچ چلنے کی گوند پڑی اب یاری	دھماؤ والا ستم نہیں ہے آن ٹراٹتا ہے

<p>بہا کی برادر کو جانہ کوئی نہیں سہتی ہوتا ہر دین خود دیکھ سافر سبھی افضل ہوتا ارہنی طفیل ہو گئی بخشش ایسا ہی ہر سہ افسوس کر دیا مانتہ طوابع و سہ کی ہوتا کہ غافل ہو کر سونا ہے یوں مان خزانہ ہوتا</p>	<p>بنا یک تن کا نکل جلا کر کو کین کا سہتی حقنی دیکھو سبھی اول نور بنی کو پیدا کیا نور بنی کو دیکھ لی غافل حقنی ہی محبوب کیا اس خنیا میں انکی سپاہی بنی تو فی ایک کی مال تو انکا جو کس کسکو بھی شری ہو گیا</p>
---	---

انکسین ہوں کہ دیکھ تو گئے کہ بر اعین عقلت من
 حواریوں جگہ گئے کہتے میان اب کیا بھائی ہو

<p>یار ہے وہ یار ہے وہ یار ہے زار ہے اور زار ہے اور زار ہے نار ہے ایک نار ہے ایک نار ہے پار ہے اب پار ہے اب پار ہے کار ہے یہ کار ہے یہ کار ہے دار ہے ایک دار ہے ایک دار ہے</p>	<p>حطوف کو دیکھتا ہوں یار ہے تیری فرقت سے ہنم اب دل میرا محفل خوش ہے ولیکن خبر تیرے تیرے لگا لگا ہوں کیا دلکی سچ خاک پر سر عشق تیرے ہنم لاکھل پچان تیری دلکی لئے</p>
---	---

قام اوسکی زلف ہی حق من تیری
 مارے یہ مارے یہ مارے

<p>انہماں کی سیر سینیہ صد آتی ہے تجھ میں کچھ لوری لوبا و جلا آتی ہے</p>	<p>حکمر کا کل نظر اوس کی حلا آتی ہے آج اوس کی بدلی نہیں لپٹی شاید</p>
--	--

جو رولا کر سنیں مارا مجھے تو نے ظالم	کیون میری قبر سے روئے کی ندا آتی ہے
غمِ فرقت میں تو جیسی سہمی مرناتے	سو ت کیوں جھکو نہیں بار خدا آتی ہے
یہی اقرار تھا ملتا ہی رقیب کو	جھکو ای غمہ شکن کچھ ہی جیا آتی ہے
تو جو ملتا نہیں بن ستری ابر بار	غلی سردم دل نالان پہنشا آتی ہے

کسین گذرا ہے کوئی رخسہ تن کیلشن سی	
آج جاتی ہوئی فاقم جو ہوا آتی ہے	
غزل دوسرہ	

میری عشق کی تازہ سے استو جان عاری ہے	سو اسن بار کے والدہ محو زلت بہاری ہے
پیتم بیت لکھا سبکی چلی کوئی دیس	ہم ہی ستری سنگ جلیں گے کر جو کئی کا نہیں
تھامی عہد فرقت میں ستری رور و گداری	

گوشت کوکت بن ہری اوٹری بھولا لانا	درشن سبکی نامی سوار جاؤں کس کا نون
-----------------------------------	------------------------------------

جال یا رگی بس دیکھنی کے انتظار کی ہے	
ساجن ستری کار نہ جگت ہی بدنام	کلی گلی گوشت بیرون اب کی تھر و نام
کس کا کچھ نہیں بکڑا ولی میری غماری	

سجن تمہاری کس کو ملکیت نہ دینا	دن تو رور و کوٹ گیورات تداوی صن
--------------------------------	---------------------------------

کبھی دوتا ہوں شکو اور کبھی غم	
دن تو رور و کوٹ گیو کو کالی بن ڈرا	خسے جھکی کالی کو جو پور اتر ہو جائے

	دل ناصبر کو کسی یہ اسدم قرار تھا	
پس سی سکو آس ہی جو سہ لڑکی باک	اب سن لے نیاری ہی وٹوٹی من کی	
	کھیا جو سہ مری اب یہ نہ رفت تمہاری	
بیکاد چسپی لگو سو کو او نہوٹٹی او ان	سو سو فن فریب سی ہو پکی دک بٹھوٹن	
	بتا دی محکو تو قائم کہ سب ہی تری یاری ہے	
زلف دلبرین دل نہایا ہے دور کر سہری میری اب جلدی توئی کہہ کے کہ یار تو نے کہی کہا کروں نا صحابین او کا گھلا دیکھ پر و انہ کو تو ایشمع دلیرا آج کر دیا بتیا ب وصل سے رکھ کے کھلو جس محرم آج باد صبا نے ای بارو	ہوش و آرام ب گایا ہے بکھرے باولے دبا یا ہے غمزدہ کو پہ نہایا ہے اوسنے ہر ہر طرح ستایا ہے تن تیرے عشقین حلا یا ہے نامہ بر کیا خبر تو لایا ہے غم فرقت کا ہے دکھایا ہے مژدہ وصل لاسنا یا ہے	
	لے بکد پار حسن قایم کو بتیری در پیرہ آج آیا ہے	
دلہین ہو کس دولت دنیا نہیں کہتے کافی ہی عمر خیال تیری چشم کو	آئینہ ہم رنگ کو اصل نہیں کہتے کو نرم من ہم ساغر منانہ نہیں کہتے	

کے طرح میں تیری نظروں کی تجلی
پیارے محبت میں تیری دلکی کی صورت
سایہ میں درکار میں بال ہما کا
دامن کو توڑ کر تیرے میں مان دیوے تیرے

کوسى اکى طرح ديدہ پيا ننن کى
اميد نفا ديدہ عيسى ننن کى
جبرائيلہ درک تيرى سا يا ننن کى
برداخ جگر برکسى سا يا ننن کى

فانم کو تو اب کرے (علما میں سرفراز
عاشق پتیری کو نکالتو دعویٰ انہیں کہتے

رستا بهر روزن تا سوین با نی
هی موج زن انکه عین میری رنگ لاف
انکه نس پس از برگ پی جاری یادریا
بهر آون جو یاد رخ پر نوزن انکه

حبطیج کہ پوخانہ زنبورین پانی
 اولو پتا کچی جیہ کہ تفرین پانی
 پتاسی سر ایک سب میر گاہوین نام
 سحر یہ ابی شان شجر طووس

کیا حال کہوں دیدہ نر کا نری قائم
دستی میں بہا کا غد مسطور ہے

ایرل رضائی حقین نہ تدبیر جائے
کراختیار بسی دلاہیت نیاز
پیر امن نسیم سرخ شک بار ہے
کچھ حال سر د مہر کی جانا ہو جہ تم
یک مشت استخوان ہون میری یاد کی

کام آنا سحر الہ تقدیر چاہئے
تجربہ مراد دل کی جو تسخیر چاہئے
کہولی ہوا سنے زلف گرو گریز چاہئے
لکھنے کو اوس کے کاغذ کسر چاہئے
نقش ہای نور کز بحر چاہئے

ہر چند معنی او کو گویا نہ آیا سر | ابدل اب اس کی واسطے خیر چاہئے

کر دخت رز کے سامیر عقد سفروش

قام نہ کا رخصتین حاضر چاہئے

دیکھ کر جھگو منہ چھپاتا ہے	آہ در پردہ جی جھلاتا ہے
شب فرقت میں کیا کیوں ناصح	او کا ہنسنا مجھے رولا تا ہے
آئینہ میں ندیکہ منہ اپنا	اگر پانچین کیوں لگاتا ہے
تیز ہر لہجہ خار ہے محزون	دخت حشمت میں کون آتا ہے
تیغ ابرو کے دیکھ کر جو ہر	ہر لب زخم سکا تا ہے
داغ پر داغ لالہ لسان دیدہ	الھلک کیوں مجھے سنا تا ہے
گنبد چرخ ہے غبار آلود	کون مھرا میں خاک اوڑاتا ہے
رکھ جھ اوصل سے مجھے اپنے	روز نامے ہے اب بناتا ہے

قام اتو خدا ہے حیر کرے

جی سا گنبد آج سن سنا تا ہے

صاحبو جا ہے اوڑا بر وطن کو لیا	بیت بر میں نفس سے چمن کو لیا
مخال شمع کے روشن ہون دیدہ بقو	صبا کو اسکے وہان میں کو لیا
کمر کو روئے پہ باند ہے اگر تیرا شیدا	بہا کے گنبد چرخ کس کو لیا
نہ کہ کوں دگر جو عین او کی	اوڑا کے گنبد شمشک کس کو لیا

۱۱۸
یہی جنوں ہی تو دیکھیں قبر میں قائم
سہلت ایک ہی تار کفر کو لیا ہے

جہنم گروے مشکبارا ہی دیکھو پوٹھنے نہیں پاوے حصیل ہلو سے شک دین اپنا پہول نرکس کے قبر پر رکھو	کھاٹ کھا وگھا سے یہ مارا ہی نار اشکو کھا چشم مارا ہی دلیر رکتی ہیں اختیارا ہی سے محبے یا چشم یار اہی
---	---

دیکھنا گلر خوشنمای قائم
ہم نہ چھوڑ سکی زینہارا ہی

اندھوں میں نالوں میں سو سہری تن پڑا آئینہ میں دیکھ رخ خال سیا چہرہ کیا عجب گر خط سے نکلا عجب کیا زیادہ ہیں بڑے ان جڑاؤ خوش لے کل یوں کیا تھکوا کیا زبیر میں خود ماہ و نواہی دا جائے شب میں عرق آیا تو ثابت یہ ہوا موتو کھانا مینے باغبین دیکھا اوسے لیلی بواوے زلفوں کی صبا جونا کھانا	تہ سیری زلف کی اوس سیمین پیرا بولی یوں ان رنگیوں کھا جانے پر بارے مان مگر نقصان سے جاؤ حق پر بارے گرچہ زینت آئینے لیکن دین باہرے زینت زلیو ہی اب اپنی حسن پر بارے جلوہ مہتاب ہی اوس طہین پر بارے یہ ہوا کھلو گمان سر و جہن پر بارے دیکھ لوار تک وہاں شک خن پر بارے
---	---

۱۱۹ خوش گمان جو وہیہ قائم جو سدا کر دین

عاشق نکاح دل کا حسن کس پر باؤ

<p>نہم صد ماہی دلہر خنجر و تلوار کے مازے انداز کے رفا گئے گفتار کے خط کے دو باخاں کے یاں کے باخار کے تور مٹی کے شے شے تبع و زنا کے یعنی ہن کے سطراب ہی تیری دیدار کے نہم بر بہائی گانا مریم زنگار کے ولے لب لاؤں تو جلیاں گد جاہل کے پر پڑی جو نہی ہو صاحب اپنی تم ہزار کے آدی ہمو نہیں ایسی کوئی تکرار کے دیکھ کر زخم وہ میرے دل افکار کے</p>	<p>جب سی ہم عاشق ہوئی ابروی جھڑک کے دصف ہن کیا کیا لکھنیں اوجھری مانگنا تو ترسے دوسرے لیکن کچھ کچھ محو ایسے ہو گئی ہم ایک صم کے غمگین مرگئی پر سلی لکھنیں کسلی بن دیکھ لی ہن ہون ای جراح شہ ادھی خط کا سری آہ آتش بن اندون سے شہ وصل کے وعدہ کا شجا جانتی ہی غم جائے کیا ہست کر ہرے غفار بتا ہی خو صاف نق ہو جاتا سبہ رستم ضحاک</p>
--	---

ہی یقین بخشہ کیا قائم ہو خوشہ کو خدا
از طفیل چار بار او آج خنجر کے

<p>دیہ اشکار کا ہے کیون دلا انشرف کا ہے دلو سچین کر دیا تا صبح + آپ ہی دہلین کبھی انصاف</p>	<p>درج گوہر نثار کا ہے تو ہی چل وہ تو یار کا ہے دگر جو بار بار کا ہے کجا جو رائے کا ہے</p>
---	--

منظر قریب دشت جنت من	سبز نوک خار کا ہے
پونک دی اگ مری سینہ	خجھر آبدار کا ہے
علیل اب نہ آہ کرنا لہ	وہ گل نو بہار کا ہے
داغ دکھا تو دیکھ لے ایشخ	آہ یہ داغدار کا ہے

قائم اب بند سے تیرے کیا سود	
دل یہ خستہ کار کا ہے	

تم نے جیسی کیا کہنا را ہے	ہم ہیں اور گور کا کنارا ہے
چرخ پر یہ نہیں ہے شعلہ برق	آہ سوزان کا ایک شرارا ہے
سہم بڑے تیری محبت میں	نقد جان تک ہی معنی مارا ہے
آہ نے مری کچھ اثر نہ کیا	دل تیرا کیا ہے سنگ خارا ہے

مکوئی جانان میں آہ قائم خان	
اوجھلے کب تر آگذا را ہے	

نالہ کرتا ہے آہ بہرتا ہے	دل یہ کیا کیا ہے غم گذرتا ہے
تیری ہمارے خبر کے جلد	ورنہ کوئی دم میں اب بہرتا ہے
تو نہیں دیکھا تیرا افسوس	کون قد مونہ سہر کو دہرتا ہے
مجھ پر زور سی تیری مہر	اب تو بڑبڑ سی دل بکھرتا ہے

یاد میں تیری آہ قائم اب	
-------------------------	--

تیرا سی ذکر روز کرتا ہے

دل بکرا جائے	کئی نہایت دیر
کئی جاکسن پر کی لگی ہی ہوا مجھے	کئی جاکسن پر کی لگی ہی ہوا مجھے
آتا نہیں نظر کسین	دلر با مجھے
ہو بخا سب سی داغوں کی دل این بائیں	ہو بخا سب سی داغوں کی دل این بائیں
من متین کروں وہ مجھے گالیاں سنائی	من متین کروں وہ مجھے گالیاں سنائی
ہر گز اور تیری نصیحت سی دلین گز	ہر گز اور تیری نصیحت سی دلین گز
اٹھوں ہر مزاج ہے اب ہندال پر	یعنی تیری شہر کی ہی موافق ہوا مجھے

ہے وقت آخر میں یہ قائم آرزو
سینہ سے اپنی اتو لگالی ذرا مجھے

بہ دسی کے خبر آج بزم میں چاکر	کہ بار بٹھا ہے لیکر کے جام صہا کے
خار نشہ الفت الہی تو ہے دلیر	خواب کرتا ہے عاشق کو لیں لکیر
شہد کر گیا مجھ کو ہے وہ ای با و صبا	خدا کی واسطے لاشہ پہ لا تو سمجھا کے
اس آہ کا میری صدیگر کسین بچو	زمین پہ ٹوٹ پڑی آسمان پڑا کے
اتو آپ ہے منصف ہو دلین الحیا	کہ وصل سے کیا مالوس رات شرا کے
رقیب سی ہوا بعد و شخا را وہ یار	گھر چلا دیا یکبار میرا دکھلا کے

تو بند دیتا ہے قائم کونا صحا جواب
اوسے سے جا کے سنان لاسم دلاور

کامل مشکین شری مندرتب دیو ہے	حسن رخ کے آگے کتاب جمال حور ہے
تیری ہنگام خرام ناز ای غنچہ دہن	بیضہ کبک دری بریضہ بلور ہے
ہو چمن میں جلوہ فرما تو ہی اسیر ورن	چال پر یک دری اپنی وٹان مغرور ہے
میں ہوں دعا شوق تیرا ایام غنچہ کمال	ارض سے کی ساکنان غرض شک مشہور ہے
بعد مردن کیوں ہنورت بہن سیر ورن	استخوان بری لحد میں من شمع کافور ہے
ٹاک کر چکو اس کی کاغذ بول فلک	حقہ یروین سے بیہوشہ انکور ہے

کیوں نہ اقام ہو چکو کشیشین میں سرور
قطرہ نای شبنم کل منہ ناسور ہے

نہ جیتی ہی جی جستجو تھی کسی	نہ خاک ہی آرزو تھی کسی
میں اس بات پر آہ روتا ہوں ہر دن	کہ ہر دم منہ سائیکی خود تھی کسی
ندی اوسنی مٹی ہی تربت پہ الکی	کہ لیل سخن ایک آبرو تھی کسی
سوطر تہان جس دلی امن جبا کا	کبھی کامل شکو تھی کسی
مگر دیکھ کر پیچ کہا یا سے مینی	سیان سامنے مو جو تھی کسی
ہوا محلو کشتا ایک آغاج	کہ تصویر خود و بدو تھی کسی

خبر کیا نہیں اس کی بوختی ہی قائم
جو بروای کل کو کو تھی کسی

تیری بن بوت جاوئی اپنی زندگانی ہے	علاؤ خط کی القاصدہ پیغام نباتی ہے
-----------------------------------	-----------------------------------

<p>گماہت جانان با بلائی ناگہانی ہے شکت رنگدخ ہی تیار نخل ہو سی ہے سیری غم لے گیا پار یک کنج خوش من خل اندازی گردوشی یا رجال یہ پوچھا نظر کچھ سجھ کر استخوان پر تو ہماری یہ نوبت کہ آپونچی بقول شاعر باپنی کری قتل ایک عالم کو وراثت ملی شوخ</p>	<p>مخم لبروی قاتل یا یہ تنخ صفہائی ہے صد اخلق بسجل صوت بانگ لرت لائی ہے کو کہاتی روز اب ہر قدم پر ناتوانی ہے نہ وہ راتیں نہ وہ بلتیں نہ وہ قصہ کہانی ہے سگ جانما کی بچہ بن ہماری مہمانی ہے کبھی وز درونی ہے کبھی آہ نہانی ہے ہنن لازم کبھی ہو ٹوٹنے نہ تسی جانی ہے</p>
---	--

نیا نقد دل کو کر کسینی او کی کو جہن
کہ برسوں قفس نے قائم دمان چاٹا کجانی ہے

<p>خواری شکر کل رکھو دیکھا جاؤ تو بہتر ہے شراب صلا باقی بلا جاؤ تو بہتر ہے جہاں تہا کوئی دکھا رہا تھا آہ دنیائے نہ بہو لو لٹکا کبھی حسان تمہارا ہنر و ان بڑا دوا ہے ایسی حسن پر لبلی و شیرین تمنا ہی شری نہیں مئی کی میری طاری جان کو</p>	<p>میری اس غنچہ دو لگو کھلا جاؤ تو بہتر ہے غم وقت سی اب جھکو جٹا جاؤ تو بہتر ہے مجید دیدار غم اپنا دیکھا جاؤ تو بہتر ہے میری دلبر کو تم مجھ سے ملا جاؤ تو بہتر ہے و راجہ سی برف غم اوٹا جاؤ تو بہتر ہے خرا تم دالم کو لیکو کھما جاؤ تو بہتر ہے</p>
--	---

پڑا قائم کبھی لا نہیں برائی اب عسی
صدائی غم سے تم اسکو جگا جاؤ تو بہتر ہے

<p>دہم نرا کت کا جو تجھ سے گل گلشن مارے کیون نہ ہو دل پہ دودھی میری جو دھڑو اوس گلشن کی یہ دہلین ہے عداوت ہے تاب لا سکتی ہنچ جس کے جو تیری شمع جس کے سینہ میرا نہ جاتی شعل غبار جس نے کامل کو تیری بات نہ لگا یا جو دے</p>	<p>ورق کا پہ ہر ایک خار ہی ہوزن مارے غیر ہر جھکے سمجھ غنچہ کوسن مارے پا میری لاش نہ اگر پس ہوزن مارے اسٹی بیٹی ہے فلو حین چلن مارے جگہ ٹری تیرے مڑے وہ بت چرن مارے اوس پہ نازل ہو یا مارے یہن مارے</p>
---	---

<p>ی قائم کے دعا بحرین اوس گل گل کے ناگ ٹھس حاوی جی یا کوئی گردن مارے</p>	
--	--

<p>آج ہاتھوں میں جلاؤ سنے جو گلو ای ہے دیکھ سکتی کا نہیں میری تجلی ہرگز کچھ تو گزری میری قاصدہ وہاں لے خبر جلد ذرا آنکے ای لیلادش نامور عشق تیری یہ کیا ہے سکو کچھ نئی طرح کی جاتی ہی اس میں اتو کام الفت سے تہا جھکے کبھی ای یارب اسے حکم سے کری خاک کو کیا فریاد آہ من کیوں نہ کرو چاک گردن اپنا</p>	<p>آہ قاتل نے میری قتل کے ہڑائی ہے آج یہ طور پہ ہو سی کو نہ آئی ہے آج اوقت طبع میری کھیرائی ہے کہ لب گور پہ بیٹھا تیرا سودا لئی ہے سارے مشق و نرسے اپنی تیرا کیا شاید اوس کو چھ جانا ہے صحتی ہے اوس کی کا کل بلا سر یہ میری لائی ہے جس جگہ پر نہ کسی شخص کی نہ تو ای ہے ایک مدت سی نہیں اوس کی خیرائی ہے</p>
--	--

کچھ بھی خوف خدا جکو ذرا انصاف	کو بکواسی تیری پنا کی رسوائی ہے
کسیوں نہ شکوہ ہو مجھے غیر کے کسنی لسی	میری ملنی کی جواب تو فی قسم کھائی ہے
یا نہ خیر ہوئی عشق میں اوس کا فرکے	کیا بلا حضرت دل آگے دانائی ہے

پرو ہی دلولہ عشق وی جوش جنون
شاو قائم ہو کہ کشتن میں سہا آئی ہے

جکو وہ آج دست خنای دیا چلے	آنکھوں سی میری خون کا دریا بہا چلے
مہر فن پہ میری آج وہ گویو لگا چلے	جکو شبصال کا جلوہ دکھا چلے
میری دین سی دین اپنا لگا چلے	تہا وقت ترغ سا غر نوثر پلا چلے
شاہد کہ تلخو قتل سے منظر آہ	دشمن کو دور سی جو میرا گرتا چلے

کیا یہ ثواب تمنی کلا یا بتاؤ
قائم کا بوجہ سی جو تم دل دیا چلے

دل پہ میرے ابرخم کے چاگئے	اشک کا مینہ آنکھ سے بہا گئے
خوبی قسمت یہ میری دیکھ لو	ملنی سے میرے وہ قسم کہا گئے
جکو نصیحت نخر اسی نا صحا	روز کے سمجھا نیلے گہرا گئے
کسلے یہ زلفین پریشان کرین	سان پہ میرے دل پہ تو ہرا گئے
عاشقوں میں اپنی مجھے آپ ولہ	سب سی خطا وار ہے شہرا گئے
جیو رو لگا سرگزینین ابرجان	تم اگر اکبار مجھے پاس گئے

یار کا قائم گری کسی گلا
ریخ و الم محکومہ دیکھا گئے

میری فرشتہ کینہ نہیں استو بھگتا ہے	افغان لب پر ہی مرد دل اور انو بہا گیا ہے
مہلا میں کیا کرو بار چھ کچھ بن نہیں آئے	کہ دشمن کو کی انتہی میں سارا زمانا ہے
پجاری طلوع ناساز کے تاثیر تو دیکھو	کہ نام کی نہیں جیسا وہاں پر نہایا ہے
میری دلبر کے ہوتی ساغنے محو تہ ہوتا	یونین دنیا میں ایک ہیلا شیریں کا فانا ہے

سہم سی باز آنا حق ستا مت دل کو قائم
نہیں اچھا کر مسکین کے دل کا دٹوا ہے

ہمارے دلیں کے کھٹکا ذرا چاہے دے	رنا ہے گہرین کو کسی کی جیسا توجہ دے
بگڑ آ یا ہوں آہوں پر کے رونے سے	ذرا فراخ چہ دیدہ پر آب تو دے
بڑا ہے حسن پہ اپنی غور و سنبھل کو	ذرا تو کا کل مشکین کو پیچھا توجہ دے
کمال دلیں تنہا ہے ایک ت سے	خدا کی واسطیے بوسہ مجھے شتا توجہ دے
حیا کو چوڑ دے ایساں کی کہا سیرا	شبے صال ہے نادان اوٹھا چا توجہ دے
فلک پہ پاکہ ہو وی کا دبا زاری	درا تو چہرہ سے اپنے لوٹھا توجہ دے
نہ مرتا ہوں تیری مانوں سی مر نہ جتنا ہوں	تو چین کچھو دل خستہ و خراب توجہ دے
پجاری تشنہ لبی جسی گدڑی اساقی	خدا کو مان مجھے جرعہ شراب توجہ دے

بڑا ہی دشمن ہے مدت ہی یہ قائم دیکھ

تو اس پہ پائے اپنے ہر گلاب

اتش سے بے حسیا ہے	عیش و آرام سے بے حسیا ہے
نہ کہی خوش ہوا یہ دل میرا	تو نے بے طرح سے بتایا ہے
لگ گیا دل پہ اس کا زہرا شر	کار کا کل من کیوں چھپایا ہے
جس کے سنتے ہی جان کہو بیٹھے	ہامہ بکریا خبر تو لایا ہے
ہند کب تیرے محبو کو دکرے	ناصحا اوس سی دل لکھایا ہے
سر پہ حاضر دے ہے تو غیار	یار یا تجھ کو آزمایا ہے
بیٹھ کر ساتھ غیر کے تو نے	زندگی کا مزا لگایا ہے
مزدہ وصل آج باد صبا	مر جا تو نے کچھ سنایا ہے

عشقین حال ہے یہ قائم کا
دل تھا کب اپنا سوراہا ہے

کیا بنایا ہے یہ قدرت نے تجھ کو نور سے	حسن میں تیرے تو باغِ خیانتاں جو سے
ہی نہیں دلیں سمندر کے فقط کچھ خود سے	برق ہی کر نہیں میری کاشناں جو سے
لاغر اب بن گیا ہوں فرقتِ دلازمین	دینے میں نسبت ہاری سن کو بایں جو سے
واہ رے سوزِ حُب خوب ہے یہ لکھا مجھے	روزِ اوٹھا ہے ہوں کا ابرو کی گور سے
سچ بتا صبح کہ دیکھا کہیں اپا بشر	سعدی میں ہوں جسکی پاؤں پہ جو سے
ایک دم فرصت ہی مر سنی نہیں دیتا مجھے	شک آیا ہوں خدا میں دل رہ جو سے

<p>بہ لب لبون کی الفت میں لاکھ بونٹ میں کشی کا شوق ہے انا صاحب خیر</p>	<p>ابہ میں دھین میری خوشہ انگور سے جلد جا کر تو کہو اور سہاٹی محمود سے</p>
	<p>بہان تک تیر جفا اور کسی میں قائم پرچہ دل بھر دو نوئی میں خانہ زنبور سے</p>
<p>سنبھل تراورے کیونکہ جانان اور ہے شعلہ دلیر میری چھپ جائی ہی ہوا محل اور میں کے مقابل ہونے سکتا کبھی کچھ نہیں لیکھ لو نسبت ہے میری دلدار قد دلبر نے بنایا اور کو سیدنا خوب سکین میں جیوڑ دی کر سیر غول کی میری</p>	<p>نافہ مشک اور ہے کا پستان اور ہے کہ ہوزان اور ہے برق درختان اور ہے سنگ معدن اور ہے کچھ اچھیا ان اور ہے ذرا رہ گیا اور ہے خورشید تابان اور ہے خاتم یار اور ہے شمشادستان اور ہے سیرخان اور ہے سیر چراغان اور ہے</p>
	<p>فرج دست قائم گو کر مراد انہو کی بھی قتل ان اور ہے کہ قتل خون اور ہے</p>
<p>شوخی بی پروا سے اب لکھا لکھا ناسخ ہے مجھ کو تو کشت کیا ہے اور میں کا فونڈ ہے غسل کی حاجت نہیں ہے اکوفن کی آرزو عاشق کل بلبل شید ہے اسی صبا آہ کر دی گردن کی حد اتن کو میرا غمت ہے</p>	<p>نفت میں اسر جا کو اپنی جلا ناسخ ہے لاش میری خاک میں ہم دم دبا ناسخ ہے اس شمعید اکبر کا اسر آیا ناسخ ہے دام میں اس خستہ خاطر کو سنا ناسخ ہے عاشق بجا نکو زخمی چوڑ جانا ناسخ ہے</p>

<p>ہیں تو ہوں شیدا تیرا محو شہادت جسم میں تیری اگر نغمہ برقرار رہا میں جو کہتا ہوں رولانا ہمیت محکوم شہداء الفت نہ پایا اوس کی کمی مٹی دزا اوس کی یہ تیرا خبر ہسی نل تیرا خبر ہے</p>	<p>ایسی کین اور عاجز کا ستانا منع ہے اس کی اس آہ کو اپنی جتنا منع ہے ہو کے آرزو وہ کہتا ہی نہ سنا منع ہے نقش الفت سنگدل بس جانا منع ہے اس سے ای فصا و در ہم لگانا منع ہے</p>
--	--

قائم آباغ میں نیک سیر طبع کی ٹی
 باغبان رس باغ سے ملی افران منع ہے

<p>اوس نے جس دن کہا یا میراجی جانتا ہے سلگ کو سرین یہ دندان بنام نیرد چارہ سالہ سن اوس کا سن یہ اکام محکوم امید ہی قاصد کوئی نترہ لاوی نقشہ خال عجب چاہ ذوق کا نقشہ محکوم درد و رنج غیر کو اوس شوخ نے آج</p>	<p>شیخ نوربنا یا میراجی جانتا ہے بلکہ ہیں عقد شریا میراجی جانتا ہے تہہ جو جاکو بنا یا میراجی جانتا ہے حرف جو اوسنی سنا یا میراجی جانتا ہے اوسنی جو دلہ جا یا میراجی جانتا ہے پاس حب اپنی شہنا یا میراجی جانتا ہے</p>
---	---

اپنی الفت کا نہ قائم شی کو جرقہ خال
 جسطح محکوم ستا یا میراجی جانتا ہے

<p>دیکھ کر حال میرا ہوتی ہیں نالان کتنے رات پر کالہ آہ کا کہیں صد یہ پوچھا</p>	<p>گاہ ہیں ناکر گمان گاہ ہیں خندان کتنے عرش تیرا یا ملک ہو گئی حیران کتنے</p>
---	--

<p>آستانہ پتیری دیکھ لڑی رشتی بن میں وہ مخنون ہوں کہ مخنون بھی اور مخنون ایک جلوے تیری ہو گئی جس خرقہ پوش مئی وحدت کی خبر نہ ہو گی کیا ای زلم کو نیچہ یار میں کل مینی جو جا رہا دیکھا خار فرقت سی جو سینہ میں بٹا رہا</p>	<p>روز و شب زان بی فرسا مان کتنے اور خجل پاسی میری خار بیابان کتنے اور لحظہ میں ہوئی بیگان سلطان کتنے ایک قطرہ میں جو بن جانی میں مستان کتنے نیم بسل تھی دمان گبر و مسلمان کتنے داع کھانی میں اس کی دیکھ کھتان کتنے</p>
--	--

<p>شیوہ جو رسی تو اس کے سن اب ای ہدم جو کہ قائم رہی دلیر میری لڑمان کتنے</p>	
---	--

<p>یار اب برا تو اخبار ہوا چاہتا ہے اکثر عشق سی تہا رختہ بہ سار تن بن تیری وصل کے ای غنچہ دن حال ہی ہے نہج آہ سخی خوشید تو چلتا تھا دام</p>	<p>شیوہ جو رسی از رہا چاہتا ہے آبلو کھا ہی اب آنا رہا چاہتا ہے خند دل میرا ایمان نار ہوا چاہتا ہے صاحب صوگر اپنا رہا چاہتا ہے</p>
--	--

<p>کیونکہ قائم یہ ہو دل تیرا پہلا خندان تار بر زلف کار مار ہوا چاہتا ہے</p>	
--	--

<p>شوخ کا اندون رنگ اور ہے زادہ حیف کرو گے سن لو صیقل سی بند سے کیا فائدہ ہے</p>	<p>رابط الفت کا یہی دہنگ اور ہے نغمہ ساز کھا یہ چنگ اور ہے ناصح اد کھا یہ رنگ اور ہے</p>
--	--

برودہ شرم کروں بن کستی	رہ خوبان کی تو تنگ اوری ہے
قتل کرتا ہے مجھے عشوہ یار	ناز کی اوسکی گنگ اوری ہے
آہ ہر سنگ سی کیونکر نکلے +	شر آہ کا سنگ اوری ہے

شمع خوب روی کا قاسم	
یا تیرا وہ تنگ اوری ہے	

بہار وصل جان شاد چھو کراچ کرتی ہے	بسان پروانہ زبان ہو کر دہرتی ہے
یہ آئی تھی ندامتیں اکیر فروغین	کوئی دین کشت سحر کی تیری اندرتی ہے
ترقی حسن خوبی اوسے تاباں درخشاں	سورن پر اب قیونخی خیالت پاؤں ہے
کئی ہے اکچ شمن نسیم صبح کی ای بار	تغنا وصل سے میری وہ بوئی نازرتی ہے

شراب خوشنما قاسم کو جلیہ بلا ساقی	
نئی ناقص سن ہی دیدہ ستا نہیں ٹھرتی ہے	

ہوا خواہون تو تیری مطلع الانوار کافی ہے	خزیدار و نو تیری سن کا بازار کافی ہے
فراوان یا کاسر پر میری ایک بار کافی ہے	دباست ناصحا الکی ہی انبار کافی ہے
شگفتہ گر گری اس غنہ رکھو تو کلم ہے	تو تھیں حسن خیران دیدہ کو کلمہ کافی ہے
تو ہو کر جن جہنم شہر دم سہتا کیوں	میری تو قتل کو یہ ابروی خدا کافی ہے
نہ زیبائش دی الکی جبرہ کلون کو ای کو	ستری اس نا تو کو طرہ راز کافی ہے
مسحاک دوسری ہوشیا چارون اوسکا	جلالی کی لپی اوسکی محبت کافی ہے

شعاع ہر دم با سنگ کی کسب تیر	تیری امید وار و کو تیرا دیدار کافی ہے
سپا بٹھا ہوا دام بجزین ہر گھوٹنا	راہی کی ٹٹی زلف جو کمانا رکافی ہے

نیکر کد خوف محشر کا تو قائم اور نہا ہوا	
شعاعت کو تیری بس احمد مختار کافی ہے	

میری اب سامنے یار و نگاہ یار کافی ہے	بہار جلوہ دلدار کا دیدار کافی ہے
کہوں کیا رو بہ یوں روزِ محشر کے میرے دم	شعاعت کو تیری بس احمد مختار کافی ہے
عزیز و دوستی کرتا ہوں ایسی بے مکر	کہ رحمت کا اویسی کی مکر ایک دربار کافی ہے
رقیب و سبھی میں ہیں ذراتِ تو کس	دشمن کو اسد اللہ کی تلوار کافی ہے
عبثِ شمشیر و خنجر کس نے قتل کو میر	بہتر گان ایک تیری خنجر جو خود کافی ہے
ہنسن تا قربت کسی کہ نامہ کدے کا قاصد	بہتر خام زبان کا فقط اظہار کافی ہے

اوس بس بیوڑی قائم رہنا دیکھنا کافی ہے	
مطلب کو تیری بس کسی کر کافی ہے	

میری اس عشق کا شعلہ اگر بک بن عیان ہو	تو ملی میں کا بے عشق ای یار یوں ہو
ذرا آگاہ ہوں عشاق میری ہر کسے دم	تو فراد اور شیرین کا بہن بگزنیان ہو
کھنکھاتی امن و خند را باد و تم مجھی بارو	ہنن مکن جو میری عشق کسی اٹھنا ہو
دعا کرتا ہوں یہ اس عقین او عشق زکو	خیا عشق کا سر بر میری اگر مکان ہو

اگر قائم نہی دولت و جاکو نہا کا	
---------------------------------	--

خزانہ میں اوسکوئی شک نہ دے مگر خزانہ میں کوئی

بی چنبیان میں فنکونہ رات کو خواب ہے	عشق صدم میں زلیست نگاری شراب ہے
وہ ماہ ہم نوبت سے شب عتاب ہے	منہ سہی لگا قلعہ آفتاب ہے
اوس سرور و عشق کے مانتے میں ہوا شربت ہے	برسج شرف میں رنگ و لہا آج آفتاب ہے
عالم غلام ہو گا جو آیا مرا دربار ہے	اوس شوخ کا ابھی تو شروع شباب ہے
بی یار انجمن نہیں بیت الحزن سی کہم	خونی جگر ہے مئی دل موزان کہا ہے
خاموش میں اوس بی سون چپا و شرم ہے	ساقی سنہ شباب کہ وقت شراب ہے
اس فقرہ سہی اویہا اوس بی غم ہے	دریا کی سیر کبھی شب مانتا ہے
قبضے میں جب سی تیغ بولی ہی یار ہے	عجب سی منہ بہ نہا میں سیر آفتاب ہے

مدد کو طلبہ پونج سکونت بیان کچھوڑ

قائم جو کچھ کج رسالت ماب ہے

عشق نے کلو اب سنا یا ہے	آتش حیر نے جلا یا ہے
کچھ سمجھا دے تو کیا نامع	اوس سی اب مہنی دل لگا یا ہے
عشقیں اوسکی کیا کہوں یار و	داغ فرقت کا مینی کہا یا ہے
ہر طرح سی تو بی وفا ہے جان	کچھ سو بار آ ز مایا ہے
کبھی کشتہ کری کبھی بسل +	کتنے یہ ڈوب تہی سکھایا ہے
آج صبا د آ یا گلشن میں +	عند لیون نے غل چا یا ہے

کہیا تھیلے ہے اوکسی چہرہ پر	جلوہ پوسف نے اوکسی پایا
میں تجھ پہ جان و دل سی ہوں	تو نے منہ کدی جیسا یا ہے

کر تو قلم بہ لطف ایسا نے

ستری مٹھلین آج آیا ہے

کیون تیری یہ زلف گرہ گیر ہے	دیکھ لے دل پہ میرے زنجیر ہے
جب کب طرف دیکھ لیا ایک نگاہ	بس وہن وہ غارت تقدیر ہے
ابرو چڑی دیکھ لے جانا میں اب	صاف میری قتل کی تدبیر ہے
چوڑ نظر کا نہ مجھے شاماز	ظاہر دل خود میرا تجھ پر ہے
خاک پاستری مجھے مل جائے گر	میں اوکسی سمجھوں ہی اکثر ہے
روز کتنا ہے کہ آؤ لگا یہ جف	کس لئی یہ جھوٹ کے تقریر ہے
دم بخود ساری مصورین ضم	کیا کری حق نے تیری تصویر ہے
مارتا ہے ٹھوکر دن سی جھکوت	سچ ہے عاشق کی یہی تقدیر ہے

چوڑیو تاشتر نہ قائم تو

جان و دل سی تیرا دام نکلیں

خزان فرار ہوئی میں پارائی ہے	خزیرہ باد صبا آج کھولا ہے
ہر ایک غنچہ و گل باغین شکفتہ ہے	تمام گرد و نواح اوکسی روشنائی ہے
عجب ہے رخ پتیری جلوہ میاں	مسم خدائی کی کیا نور کے ضیائی ہے

سبیری میں عاجزی کرنا سونچا غما کرنا	انہوں نے تو دلنا تھمے جو کیا تفسیر مری ہے
تیری تعریف کرنے سے ہوا قیام کو یہ حاصل	زبان اشعار میں جو شعر مری ہے
<p>اگر وہ بزم کی مانند جلوہ گر چکے لکھے</p> <p>قیامت پر شش و کرسی میں ہو رہا چمکے</p> <p>خلیل اللہ پیراگ ہو گلا زبانی شبہ</p> <p>تیری عشق میں جانی جانے خون دلیر ہے</p> <p>ہزاروں عاشقوں کا زخم ہوا میرے دم</p> <p>تیری الف کا ایک قطرہ اگر سنا ہے میری</p>	<p>تو فوراً سو کے پنجہ دسمان چکے لکھے</p> <p>کھانہ بروئی دیکر کی جگہ ہو کر دنگ لکھے</p> <p>تیری فرقت میں میرے لیے جو اجالے</p> <p>شوق کی طرح حسیں شام کو دیر تک لکھے</p> <p>تیری بلکوں میں سی سیاری میں ایک لکھے</p> <p>تو سخن اپنے سے وہ خوبصورت ہو چکے لکھے</p>
اگر قیام کی انکھوں سے گرے آنسو سمندر میں	پہانہ تک خود دریا ہو کہ مایہ تر تک لکھے
<p>کام ہے جھکو آہ وزاری سے</p> <p>عشق میں تیری اپنا تر دامن</p> <p>دل ہوا زخمی ایک نظر کے بیچ</p> <p>حسیر بالکل دیا ہے ہونٹ مجھے</p>	<p>زلیبت کھٹی ہے پتھری سے</p> <p>رکھتی ہیں آہ اشکبازی سے</p> <p>تیرے بہ گنگہ کشاری سے</p> <p>گدرا میں بار بار اسے باری سے</p>
سند قیام کی ہے بختی البشوخ	لے اوٹھامات دل کھاری سے

<p>ہی نور بک تیری حسن سی چمن کے تلے بچھا پا دام پہ صیاد تو نے کر شکار بہر ہے شور میری دہلیں اہل جہان پیروں ہوں بحر سے تیار دینا شہید ہوتا ہے ہوا طے تر عاشق دھڑی جمائی ہے کسوٹے اے عالم</p>	<p>بہر ہے چشمہ حیوان تیری ذمہ کے تلے کشان کری سے وہ بلبل کو اپنے فن کے تو دیکھ جا سن ہوگا کوہ کن کے تلے کہ جس بیخیز زماں میں اس کی تلے جہ نے قبۃ انوار میں من کے تلے غضب دہ کرتی ہی خود شہید کی کرن کے تلے</p>
--	---

عجب ہے لالی لب بابر کے کس قیام
 کہ جسی لعل چھپا کر ہے من کے تلے

<p>شاد ایدل کہ یار آتا ہے سکرانا میرا ایدل دار ہمتو مرتے ہیں تیری آن پہ یار نامہ برد کیسین ہم رسائی تیری ناصحا درگزر نصیحت سے خوش نہ تجھ کو کیا کہی اوسنے دل ہے تجھ پر تیری الفت سے خون ہو جائیگا ایک عالم سے</p>	<p>کلفت ہے لب مٹانا ہے سارے عالم سے جھک جاتا ہے کس لئے ہم سے مٹے چھپاتا ہے شوق کو کس طرح تو لاتا ہے شوق دونا مجھے دلاتا ہے ہجر میں ہر طرح رو لاتا ہے دام کا کل میں کیوں پہناتا ہے دھڑی لب پر عیث جاتا ہے</p>
--	---

تجھ سے مل کر کے یار اب قائم

آفتاب دکنی سب گاتا ہے

لنور خوبی بن تو سلطان ہے	ہے قسم مجھ کو کہ میری جان ہے
توئی ہے گل توئی ہے غنچہ کلی	توئی ہے گلشن توئی لبستان ہے
منفصل دست خائی سے تیری	گوہر و اصل و در و مرجان ہے
شوق ملنے کا تیرے ایجان من	اندونین مجھ کو بی پایاں ہے
ہجرت کے صدمہ سے ای دلدار	تیرا عاشق لبکہ سرگرداں ہے
جان بلب ہون وقت ترغ و پرو	ایکد و دم کا بہ دم نہاں ہے
پاس آتو یا نہ آ اسیمر بجان	سیر بہ عاجز تجھ پہ تو قربان ہے
ابوئے خزار مژگان فتنہ کشش	قتل کا سب نہ میری سامان ہے
ہجر کے عالم میں اب تے شراب	کر عطا شیر ابرا احسان ہے
مہر و مہ میں تیری چاکر سگمان	حسن کے تیری عجائب کان ہے

رات دن قائم تیری یاد میں

وصل کا ایک تیری اکو دہا ہے

لاہن جو ر اور عطا ہن صحی	حامل ظلم اور جفا ہن صحی
نخل گل کے کبھی ہوا میں ہن	کبھی لبستان کبھی صاف ہن صحی
ناز کو کر کرین نہ ہم صاحب	بار کے اپنے خاکیا ہن صحی
ہم ہوئی خاک اویس کے قدموں سے	سیر دبیہ صفائے ہن صحی

مست ہیں گماہ ہم کبھی ہیں رند	عاشقون کے ہی بیٹھوا ہیں صبحی
کشور عشق کے ہیں ہیں شاہ	باوقا اور بوجہ فامین صبحی
کبھی زندہ کبھی ہیں ہم مردہ	ہیں بقا اسکے اور فنا ہیں صبحی
کبھی رز اور میں کبھی آہن	کبھی نرس گماہ کبھی بیاہن صبحی

ہستونبدہ میں عشق کے قائم
اسکے اسکے لی بریاہ صبحی

تجسسے بے رحم دل لگایا ہے	ریخ اور درد خوب پایا ہے
دام کامل میں تو نے ناحق شوخ	دلیرا اوسمین کیون پناہ پایا ہے
ایک عالم غرق حیرت ہے	جلوہ کو واسطے دکھایا ہے
زخم مرگ کا کھنڈی جیسی چھپا	آنکھ پر آئینہ پر ہمایا ہے

تو نے قائم کو سرو خوبان
سجھ کر دردمست کرایا ہے

چمن میں آج بیل نغمہ زن ہے	شکستہ اور تر و تازہ چمن ہے
عرف کی تیری خوشبو خوشنما ہے	کہ جسے منفعل لالہ سمن ہے
جہاں کے ماہر وہن تجھے بہ قربان	عجب ہے یار تجھے میں سادہ چمن ہے
تیری فرقہ سے لکھا ہے جو نرہ	تو اوس جی جبرخ میں جبرخ کہن ہے
بیرون ہوں جسے تو میں تیری ہرجا	جیسا تجھے سے تو کیون ای کلید ہے

سہرا بانو رکے تیری ذوق ہے	سے پایا اسی سے یوسف نے جلوہ
تیری دور سے بس رنج و محن ہے	تو مل نام خدا جب سے شتا ہے
ہنن جامہ ہے تن پر یہ کفن ہے	ہیون زندہ گرجہ ظاہر ہیون مردہ

محبت میں تیری امیری دلدار
یہ قائم اور کوہ و پشت میں ہے

جو جدا ہے وہ پیارا ہے	زندگی اب تو ناگوارا ہے
حقے قدرت سے کیا سنو آہ	ریخ پر نور تیرا ایجا نان
بدر کے ساتھ کب تارا ہے	منہ پہ خال یا کہ انجمن ہے
ایک دم کامرے سے ہارا ہے	ہیم کے روز محجوب ای دلدار
میں ہیون اور گور کا کنارہ ہے	عشق میں تیرے یہ ہوا، حال
بلکہ سچ یون کہ سنگ پارا ہے	سرخ لب سے محل شہ منہ
کیونکہ منہ تیرا گل نزارا ہے	کلمہ نہ خواہش رہی مجھے کل کے
ہجر میں رات و دن گذارا ہے	لے لے پاگل اب ترحم سے
خلق و عالم سے یہ پیارا ہے	عشق میں تیرے لوگ کتنے ہیں
ہاتھ آگے تیرے پاں کے	جلد امید اب میری بر لا

عشق میں تیری پیہر سے یہ قائم ہے

عالم و ملک سے ایشیا ہے

رند کے کاہن سن سہا را ہے	تیغ ابرو سے محکو مارا ہے
باتون باتون ہی میں لوٹا رہا ہے	حال دل اپنا جا کہوں کس سے
یہی دنیا میں ماہ پارا ہے	دیکھ او کی طرف غلک بولا
جان بلب گور کا کفن را ہے	الفت یار میں مری چکا

ابنا عاشق سمجھو تو قائم کو
کس نے ہم سے اب نارا ہے

یہی غم ہے کہ رشاد مبدم ہے	مجھے ایک تیر کے ملنی کا الم ہے
ہمیشہ تیرا عاشق چشم نم ہے	تیری فرقت سے اب اہم تر بان
نہایت ناتوان پر وہ کرم ہے	اگر انے تطف سے کرے نشا د
زیادہ اوسے ہی ملک عجم ہے	عرب نے تیری الفت میں عقید
تو اس حسن بس عالم میں نغم ہے	جو سینے غور کر دیکھا ایجا لے
تو مجھے کسے پیارے بھم ہے	تیرے میں سامنے ہوں دست بستہ
کہ تیغ ابرو سے تیری دودم ہے	میرا دل کس طرح پاوی رانے
کہ کبھی چشمہ حیوان دسم ہے	تجربہ کیون نہ آوے محکو ہم

بلا لے پاس قائم کو شتا بے
بہ سکین او تو دا آشم ہے

و حشو کا خطاب پایا ہے	کسی نفع میں اوٹھایا ہے
-----------------------	------------------------

<p>منہ سے برقع یہ کیوں لٹھایا ہے کشتیج کے اوکو برین لایا ہے دو دواہ سر سے اپنے لایا ہے پاس غبار کو ہٹایا ہے دشت و صحرا میں دکھایا ہے ہوش بے پناہ میں لگایا ہے قتنہ بیدار کیوں لگایا ہے لنگ و ناموس بگھمایا ہے یار اب پاس میرے آیا ہے</p>	<p>مہر و مہ دو نو چہرے والے آبدیدہ کے دیکھتی تھیں جلک شمع جس سے میرے ظلمتے بر ملا سن کر دور ای فلک کیوں رکتی ہے مہند عشقیں تیرے ای تبت بے پیر ساتھ بٹھا رقیب کے فوس تیری الفت میں الیغم مینے جسٹ کچھ نغمہ جلد ای مطرب</p>
--	---

سحل و گوہر میں بحر میں قائم
یار اس میں کسین تھا ہے

<p>سین معلوم محو تو پری یا عور ہے سرخی سحر میں اس کے کافور ہے واہ واہ ارجان بردل کا تو ہی منظور ہے بہ بی انصاف کوئی گرو میں تو سرور ہے منظر میری قدم کال بکوہ طور ہے دیکھتا ہوں حریف ای ماتر لور ہے</p>	<p>مست کر گل تیری سراں بہان بخور ہے اس نازک کی سحر میں پری ہی نظر حریف میں دیکھتا ہوں خواہ میں تیرے عشقیں تیری شراہ تیرا ہون میں تیرے میں ہون و عاشق تیرا ستانہ و اقامت کچھ نہیں آتا نظر جس کے تیری مجھے</p>
--	---

دلیہ را حیر صم سے دیکھ لے مخور سے	سب غلط ہے فی ہنن پی سے یہ منے را را
گر نواز شمس سے بولا لے پاس تو کیا دوسرا	دست بستہ آستانہ پرتری حاضر تو

ایک دن ہی تو نے قائم سے بولا سچ ذرا	
سر طبع ای فتنہ گزری سخن میں زور سے	

واللہ تیری کہی ہم یاد کرینگے	اب صحبت اغیار سے دل کا کرینگے
صد زخم کہ جون نشتر فضا کرینگے	خزیا میری دلیر ایک برگ چن کرینگے
ہم ایسے ہی ہن جانکو برباد کرینگے	گر حجر دیا سوپ تو نے ای بُت بے پر
اب آہ جگر دوز کی بنیاد کرینگے	دلین ہے میرے شوخ کا ہر دم جو تصور
پیر دلین جگہ کس طرح شمشاد کرینگے	نظر و سخن با سے جو میری دو قدخ

قائم ہے تیرا شعر ہر ایک مو فی سے پرت	
راہ سخن دیکھ اسے صا کرینگے	

جس طرف دیکھا او در دیکھا تجھے	جس گھڑی سے ایک نظر دیکھا تجھے
کیا کہوں ای دیدہ تر دیکھا تجھے	ایکبار ہی نہ لایا اس کو کیسے
گماہ ہمنے در بدر دیکھا تجھے	حلوہ افزائخت خوبی پرے لگا ہ
واہ ای رشک مژدیکھا تجھے	ذرہ کی قطر سے کر کے لکھو سچ
شوخی اب بے خبر دیکھا تجھے	بعد مرنے کے نہ آیا حیف تو
بال کہوں لے محل پر دیکھا تجھے	دل پریشان ہے میرا اوس زور سے

کجیہ اثر مطلق نہ اس پر تو کب	سوزش درد جگر دکھائے
سوتلیا دیوانہ تیری حسن کا	حسنے ایجان چشم پر دکھائے

میں تو قائم تیرے تیری ہون خوب
لیک میں نے حذر دکھائے

سحر میں اب بھری غمخوار ہے	ہو رہا سترن پہ یو یا بار ہے
دل نہ کہہ لیجاؤں اب ہسی نکال	نار تیری زلف کا ہر مار ہے
عشق جہنم سی ہو تجھے میرا	دشت اور صحرا سے اپنا کار ہے
میں تو ایجان تجھے بہ ہون بروم قدم	کسی ہر محبے تو یزار ہے
بصا کے سوزن سے اُحدی نکال	بھر کا دھن گنگنا غار ہے
کامل مشکین پریشان ہو کر ہے	ما تو انکی واسطے بہ دار ہے
دنگ ان ظالم سے کس تو نے لب	گاہ ہے اقرار گوہ انکار ہے
رست کر کے شہر سے کشتہ تجھے	سب سے کاغذ اردی خزار ہے

ہر تاقا قائم نہیں ہے ایک ذرا

گاہ میں کہ سہ یازار ہے

کرتا ہے جان چکو تو حیران کئے	باندھا می قتل کامیری سا کئے
یابل میں تیرا ہون مجھے بالکل ہی	تکونہ تو راہ بیابان کئے
دُور سے مجھے نہ پہنچ میں پسند چاک	کرتا ہے اپنے کو تو پریشان کئے

تیرا ہی جان نثار ہوں سچ کا ایٹھم
 ہر لمحہ بہ اکس، بہ بہتات کیلئے

قاسم کو تو نے قتل کیا سی سمجھ کے جان
 کرنا ہی اتنا اس کو تو ارباب کیلئے

فرق نہ دیکھ کر اب تو اکر گیا ہے	اور غصے نکل کرتن سے سو گیا ہے
ی ہوش تو کسے جاتیر انہیں کام	اب بزمین جنوں نے اپنا گزر کیا ہے
دوسرے تری جانان میں کیا کھنکھن	جنوں سی حال زیادہ بنے بتر گیا ہے
بہتا ہوں تھکھو صبر آرام کچھ نہیں ہے	الفٹ نے تیری پیاری سس بددیر کیا ہے
شکوہ برون میں کتے خوبی بدیہ کچھ ہے	انکھ کا کام سارا از خود مضر کیا ہے
وحشیہ خطاب ہوا لوگوں میں بتر گیا ہے	سب اقرانے محلو گھر سے بددیر کیا ہے

قاسم نے ایک تیرا ہی دکھا نہ حیف بھگو
 صد باروں میں تیری گھر گھر کیا ہے

بجز کچھ کس پر نہ نہیں میرا کھانا	کوئی لحظہ میں دل ملک فدا کا ہے دانا
جیسا تو کس جگہ دل بیمار کو اپنے	کہ ہر دم تیری تیر و کنا سو تو فانا
نہ آواز دنگی برای تبت لی تو اس	ہر اب لازم جبارہ پیر عاری بھگو آنا ہے
نہ کر گنگی تو بالو عین کہ اسکا بچی ایک ہے	بہان ہے درد دہلیں جو تیری رفو عین
تیری جلو کیا کب پیوی بیان نہ کھانا	کہ حسن برد و عالم تیری تل کا ایک جانا
تو ہے وہ دلیرا جانی نہیں من عاشق	بجسم غور جیت کھانا تو عاشق ایک جانا

محبت میں تیری فائدہ کچھ سوچا حاصل تنتنا ہے بیا باغیں بہن و جنوں سے بھی	کہ دسمیں اس عالم بلکہ اپنا اور برائے نہ اس عارضی کھوکھی یا رو دکھانا ہے
---	--

یہ قائم عشق میں تیری یہاں تک ہو گیا ہوا کہ میرا اور تیرا خورد و کلان میں اپنا ہے	
---	--

دور سے جان تیری مجھے اضطراب ہے رہتا ہوں آئینہ پر تیرا یا رشتہ پر ای غلط گو تو میری نصیحت سے درگزر فرقت کے آگ سے میرا سینہ جلا تمام گر جبر سے شراب بلا دی تو ساقیا بہر تاسوں جستجو میں تیری چہرے کی طرح دل کو کھر کے مجھے تو مل سکتی غرور خسار بار سے ہے مجھے کام راندن	تک آج پاس آ کر نہ شب بکتاب ہے ماد کو چین اور نہ راز کو خواب ہے مجھ پر ابھی تو دیکھ لے وقت شباب ہے اس طرح کا قفل ہو اس کی باب ہے اس رند کو تو خوب ہے کار و جواب ہے آوارگی سے دست و پیا بان خراب ہے یہ عمر یوں سمجھ لے کہ مثل حباب ہے اوسکای درد اور نہ خواہش کتاب ہے
---	--

قائم ہے جو کہ عاشق صادق تیرا غم فرقت سے تری جان یہ اس کے عذاب	
--	--

کبھی گریہ کبھی ناکہ کسی غم آہ وزاری ہے کبھی زندہ کبھی مردہ کبھی رونا کبھی سوتا کبھی کبھیں کبھی با کبھی نہیں کبھی اندر کبھی طرح سے سر عکس گذرے بھاری ہے کبھی چشم بزم غم اور کبھی شگباری ہے کبھی حیلین کبھی شہد نہایت اضطرابی ہے	
---	--

<p>طبیعدہ کو اور شکوہ جو ہے اختر شماری ہے نیری گنگا کا انعام یہ کیا ہے کای ہے کہ بارگاہ محلو کوہ سے نکلتا ہی بہاری ہے ہماری چشمہ شیک ایک بہ ابر بہاری ہے</p>	<p>کر بیان بہار تاروں کہ اصل کی دیکھا ہوا لکھنؤ میں جاہو بخاک کتب بیکمان اللہ کیا نہ تو انہی اب اگر اس قدر غلبہ خسے اسٹیشن ببار کئی مجھے وہ ساتھ لیا</p>
---	---

<p>ای قائم لعل کو کہ عقد پروین بہت شرمندہ کہ اوکے گور دند انہن از بس آبداری ہے</p>	
---	--

<p>جک ہی غارض کلکوئی لا مکا نہیں ہے بر او کی ساری بزرگی تیری زبان میں ہے کہ شور جبکا زمین اور آسمان میں ہے تو رشک ابوسہر ایک سر پرستان میں ہے تو خیمہ کی فز کیا تیری دمان میں ہے کہ دو چہان کی بندگی اس ستان میں ہے</p>	<p>بہ ہستی تیری رنجی سبھی جان میں ہے کری ہمارے کو زندہ سچ تو تحقیق تیرا جو حسن غار کتر جان ایجان خرام ناز جو آیا نظر تیرا السیر و ہوا یہ ہستی ہی دل خوش میرسن القاصد نہ سلطنت کی غلامی ہون کا تیری فقیر</p>
--	--

<p>تیری قدم کو نہ جوڑی کی طرح قائم کہ داخل روح کا کتب کہ مرجان میں ہے</p>	
--	--

<p>بر ایک طرح سے رنج اور سبکی ہے کہ باد خزان میری دلہ چلی ہے کہ ڈالی ہی او عین بہت کسل ملی ہے</p>	<p>تیری بحرین خاک تن پر ملی ہے ای باد صبا تو مدد کر شتابے فلک تیری ناتون سے عاشق من عاجز</p>
---	--

میرا عشق سب پر حنفی اور حبلی ہے	پتہ پہنچان میں گرچہ ولی اب پوچھا
نہ کہلاتی میری دلی کا ہی کلی ہے	محبت میں تیری ہوا خار سب کا
کہ روای اب بولسو سرگلی ہے	نتیجہ ملا یہ محبت کا تیرے

جو قائم کا دشمن ہو قائم جہان میں
تو ہر اوستا کا سر اور سرخ علی ہے

ونکی سے جسکے دل پہ رنگ بہا رہے	جلوہ نمایاں سے جوشہ ہوا رہے
نام خدا کا ایک ہے وہ تاجدار ہے	پاپوس اس کی رستی میں سلطان در کل
تیرے مرد دل ہے او جگر داغدار ہے	دور سے تیری اکل خندان میں
اور شک سے یہ دل میرا رخسار ہے	اغیار کا ہے بزم میں کیا تیری زور زور
اب گر ٹہری پہ چشم میری اشکبار ہے	عاجز کیا ہے بحر کے صدف نہ سوار ہے
رہتا پیش بارہ کے در اضطراب ہے	گر می شی شوق کی تیری ایجا تمنیہ دل
جوساتہ غیر کہ تو صنم ممکن رہے	اب زنگی سے دل ہوا مالو کس تخت
اب رہا کہ سے طرح تر بہا رہے	انصاف یہ ہے سوئے کے غم کچھ او تو

اوساطے ہے فخر محمد حسن تو زلہا
قائم غلام سرور جار یا رہے

شیش دلا کہ جسے بل پائیاں ہے	البر و لاج باغ میں تو تو نہال ہے
یہ زلف تیری حقین میری خود حال ہے	صبا دیکھا ضرور ہے کہ دوام کی نہ فکر

کرتا ہوں بھلا قصا کا میں سحر میں مست کی تھی یہ خوبی کہ اندھان سکون ہوا اور یوں ہو کہ سطر افکار و درد و سہمی پر کوسے تیری شاد	سید زبست میری جاگو و اللہ وہاں رک گیا کروں جتن تیرا امان محال ہے برجیف ہے کہ تجھ کو نہیں کوہ خیال ہے دروازے ایک ہے تو کھتاں ہے
---	---

قائم ہے یا رنجیدہ اگر تیری مجلس عاشق ہے تیری دم کا تھی پاؤں کا

مانہ میں لوہے تلخ کے توار ہے احمد او ہند زمین و آسمان جستے دیکھا ایک نظر بی خود ہوا کیا کری ہے تل بہ چہرہ پر پیار در بہ تیری عاشق بجان کھڑا میں تر پتا ہوں تیری فرقت میں شمع ہے مہیا عیش لیکن خبر تیرے دیکھ دشت میری دور کی سبب	بی گنہ کے قتل پر تیار ہے جز تیری کوئی نہ ہرگز تیار ہے کیا عجائب جلوۂ دلدار ہے جیسے شہانہ پنج پر ایک مار ہے جان و دل سے طاب دیدار ہے ہر ایزد مجھ سے کیوں بزار ہے بزم یہ مجھ کو بجائے نار ہے باغین ہر گل بحالی خار ہے
--	--

اس قدر قائم ہوا پابند عشق جائی تسبیح مانہ میں زنا ہے

بھنے اس عشق میں کیا خوب دلت پائی اور ایک بار الم سحر کی شد پائی
--

<p>گرچہ روای ہے روای میں نعمت بای قیس فریاد نے ہی اس میں حشمت بای آخرش کسی سبب منصب حشمت بای قدرت حقیر صم نو نے کیا قدرت بای اس میں گر لاکھ طرح جو ہیں ذلت بای</p>	<p>ہے قسم نام خدا کون کی ہے ابلون رتبہ عشق جسے ملکباوہ شاد ہو ا یکیدہ کی گرجہ تھی اولین زینجا نا ہر وہ دل سے من بندہ تیری سن ایمرو شرک ہرگز نکرو ن نامھا عشق کو</p>
--	---

زادہ اثر ہے کیا کام ہے اب قائم کو
 بار کے اسنی بہت مغربین خدمت بای

<p>داغ فرقت کا دل پہ کیا ہے ریت کو خاکین ملا یا ہے دام صیاد نے بچسا یا ہے ظائر جانکو پہنسا یا ہے کس نے یہ ڈھب تجھے سکھایا ہے عشق عاشق کا اب جسا یا ہے</p>	<p>یار نے مجھ کو تو جلا یا ہے تو نے جو روح جاسے اظالم بچن میں بہا را آئی ہے بے سنے ستری کمتہ میں واہ بھی زندہ کری کہی مردہ رابط الفت کا غیر سی ہے خوب</p>
--	--

پاس ہے کر انگ نہ فایم کو
 بعد مدت کی نہ جو آیا ہے

<p>جدا ہوا ہے کبھی تش ہی گھنی ہے کہ سیر موتا نہیں میں شراب پی ہے</p>	<p>نہیں تود و تیرا عشق میری سچ ہے تباؤں یاد میں کیا اوسکے میں تجھے ہے</p>
---	--

ہوں منتظر تیری دیدار کا تبا جلدی ہے پہاڑ اس طرح کہ جو زلزلہ تیرا پتا نہیں ملتا ہے جگہ ماری جو جو جگہ خواہش نہ رہے تو دل سے گریختے	اوشا تو بہ خدا نامہ اپنی کہنی سے سہن ہے سو دگر میان تیری کہنی سے تو نامہ میں اوشا یا ہے اسیر صحن سے انکھل لعل دگر اسے اس خرنے سے
--	---

ہر ایک شعر ہے قائم کمالی بہا ایجان
مراقب میں ہی ہی انفر و پد گنگنی ہے

رہتے ہے آرزو تیری آیار گر گڑی ایکبار ہی نہ آیا کہی پاس سری تو کیا ہی سنہالا تو نے ہے زلف کو صحن ماہوس وصل سے جیسے اب ہی کر دیا بہکا ہوں عشق تیری بہانہ میں دریا کار صدا کا بھی ذرا دیان کیجی	دیکھا کروں میں تیرا ہی دیدار گر گڑی کرتا ہی ہر یہ کہ سنی اقرار گر گڑی دوست ہے میرے دلوں کو تیرا گر گڑی جیتا ہے دل پہ جگہ جگہ گر گڑی تجسج کے چاہا نامہ میں زار گر گڑی اجسا نہ حق میں ہے تیری آرزو گر گڑی
---	--

قائم کے حال پر نظر لطف جائے
سمجھ ہے اناسہ تجھے غمخوار گر گڑی

زلف ہے یا نافہ تانا رہے میں یہ مترگان ناوک نہرو ہلا کامل مشکین سے ای رب تو بجا	جود ہے یا ایک کالا مار ہے ابرو ہے یا تیغ یہ حذار ہے عاشق مصطر کو یہ ایک دار ہے
--	--

چہرہ بر نور کو اور تل کو دیکھ ہے قسم نام خدا ایجان من نشہ الفت ہوا جب سہی نصیب کیا کہو سخن راز دلکا تجھے آہ کشتی دل بحر الفت میں بڑی	ملق کہتی ہے کہ نیو مار ہے خوب رویوں میں تو ایک سروار ہے روز و شب دل کو سینہ ہی رہا حال میرا تجھ بہ بہ اظہار ہے ایک نظر میں یا ریترا پا رہے
--	--

دل دیا قائم نے تیری جا میں

حشر چاہی تو گرفتار ہے

کیا نور چکی اس رخ کا میں نے تل علط ہے حسن میں یوسف کی ہی کشتی جایا قد جنبی سا باغبان نے تیرا ہو چکا باغ میں باد صبا تو سی محبو	بہر خستہ و حیان تیری دین کے تل ہی و جہان کی خوبی تیری ذوق کی تل کہ باغ سر میں شرمندہ او سر میں تل قحان کروں ہوں کڑوا کہ سر میں تل
---	--

ہوا خستہ بن قائم جو تیری آوارہ

خدا ہی خبر کری جا پڑا میں کتنے

بہر میں تیری چشم پر تم ہے قتل کرتے میں ابروی دلدار تو کہ اس چشم کو تیری جانی خوارش و بیکانہ سے مجھے نفرت	تا توانی سے آہ ہی کم ہے نیدلا دیکھ اون کیا نم ہے چشم آہو میں بہر کیا سم ہے ایک ملنے کا تیری ہی غم ہے
---	---

اور تو اپنے گہر میں خورم ہے	مکھو بدوش گہراں سے یار
جب تک میری دم میں یہ دم ہے	میں نہ چھوڑوں لکھنوی قدموں کو
کس لئے نیم جان سے برم ہے	نظر لطف کی کبھی تو کر
حسن ایسا جہان میں کم ہے	زادہ اکون او سکاتانی ہو

خال و رخ دیکھ او سکای قائم
لوگ کتنی میں ماہ و انجم ہے

سائے گزرا آجیے تاک کر انور ہے	عشق کا رستہ کیا ہے سب جمور ہے
یا فلک ہے یاری ان سے یا حور ہے	سگاہ ہے چہاں کبھی ظاہر نہ لکھنوی ستار
بولا پر یہ زلف میری دار تو تصور ہے	اکدن مجھے کہا ظاہر کروں عشق حتم
دل طبعیہ بحر میں تیری ہے اور بخور ہے	ایسی سچا طالب دیدار یوں تیرا تو آ
آرزو رکھتا قدم کی میری کوہ طور ہے	اس قدر تیری محبت میں قدم را اب
ہجر کے داغوں سے سینہ اب میرا سمور ہے	وصل کا شربت بلا اس تشنہ جاوید کو
اے تو بس اپنے گہر میں خورم و سرور ہے	میں ہر رون صحر میں تو تو آں میں نصف زرا
اللہ اللہ حسن ہے کیا کیا شاعر انور ہے	کب شہار میں تیری حسیں میں تمام

ہو گیا قائم کا و رختہ حقین تیری لمبہ
او کی اکی رہتہ کہا اے قصور و غور ہے

ہجری لکھ گہراں الفت جانان مدد	زلف کا دام بلا کامل نیچان مدد
-------------------------------	-------------------------------

دشت آوارہ چون کوکبہ بن کر گریا دل پر عشق کے دریا میں خد خیر کرے آپ صوفیہ سے چلا دل میرا بجانہ کو سے لٹا کرک یا رور غمی سی جو حسرت کے شمع میں اب لگو میری ہونک	ای بیابان مددی خار مغیلان مدوی حال جانان مددی چاہے زخندان مدوی گرتیوسا مددی اور سلمان مدوی سنگ گوہر مددی لولہ مر جان مدوی اسیر بنی مدوی اور شمع شمعان مدوی
---	--

دل دیا ہاتھ سے تو نہ تو خود اتیا چمکے شبِ فرقت مدوی گردِ شمعِ دل	
---	--

باغبان جنگل کھان کھانم ہے یا دین تیری کترا ہون دلربا ایکدن میںے کہا ای بار مل کیا قدر مری ہوئی اس عشق میں روبر و او سکی گیا کل ہاتھ باندہ قاصد اکہ او سے جا کر چلا آ	عجب دل میرا جو ناکام ہے لکڑی کھاسا منہ اب جام ہے بولاز بک تو طبع خام ہے جو بجائی سر سخن دشنام ہے سکر اگر کے کہا کیا نام ہے آج تجھ سے میرا پیغام ہے
---	---

جنگل کبابین یہ قائم کی تو اب ستری دور سے نہ ہی آ رہے	
---	--

ہنسنا ہوا فرقت میں رکھا چک چکا نہ لاؤں سلطنت کو دمان مرزا شاک	نظر سے اکلی حبیب نیای مجھ کو تیرا اتری می سے نہ رہی نشانی مجھ کو تیرا
--	--

کرون میں عشق ظاہر ہو گئی تھی	تیری عشق میں جسم بڑی محکوم ہوا
تجربے ہی جا انصاف کو تو آپ اسکا	رہن و مان غریبی اور نہائی محکوم ہوا

نصیحت کرتی قائم کو تو ای ناصحا ہرگز	
کہ نام عشق میں اب تیرے محکوم ہوا	

بزم میر تیری تو اب تر کسی ایسی تونہ تھی	حاصل اب بے شکم کہی ایسی تونہ تھی
نام سے میری خواہوتا تھا تو حاصل	اکٹھ بدلی تیری ہم کہی ایسی تونہ تھی
عشق میں کہ میں بد نام ہوا عالم میں	آزاد ہوا ایسے کہ کہی ایسی تونہ تھی
عشوہ و ناز و اداس جو کہ ان روز میں	کیا کہوں یہ لو اظہار کہی ایسی تونہ تھی
عاجزی کرتا ہوں تو خیال نہیں کرتا	بکہ جہاتی تیری بتر کہی ایسی تونہ تھی
حاصل اب میں پریشانی تیری عشق میں ہوں	میر طبعیت میری شدہ کہی ایسی تونہ تھی
دیکھ محکوم تو رہی کو شہنائی پاس	تیری خصلت میری دلبر کہی ایسی تونہ تھی
ان دنوں میں جو مینا تیری ملنی کر	آرزو و وصل کی دل پر کہی ایسی تونہ تھی

رخ دینا ہی تو قائم کو عبت ای بی پر	
خوشی میں کہ کہی ایسی تونہ تھی	

— — — — —

نہیم صبح تو جا بجا سے جلدی بہ کہہ آنا	کہ شوریدہ تیری غم سے دار تار دیوانہ
محبت کی تیری ملی کے بخود بہشت	ہوا خون دکھارو کار تار غم کھانا

	تجھے لازم ہے نزدیک مسکرتی شرف لیانا	
کبھی زندہ کبھی مہرچہ کبھی اندر کبھی باہر	کبھی سوتا کبھی جگتا کبھی حیران کبھی شہ	کبھی صحر کبھی کوہ میں کبھی دشت کبھی اندر
	محبت میں تیری چھوڑا کر لیتا نہیں اور سگانا	
تیری دیدار کا اللہ سے روم پہ لیل ہے	لیکن جلوئی بہ تیری دھڑلے سے کبھی کبھی	گناہ ناز کا تیری پیہ پیہ میرا کہاں ہے
	مسحی کس طرح بالین میری اضمنا	
نشان فرستے غم سے تیری وہ آہ بہر تار ہے	یقین لوگوں کو یہ ہے اب کوئی دہن گذر ہے	ہنسن کچھ خیال نہ چکو کہ عاشق مر مر تار ہے
	خبر لی نام حق اس نیم جان کی جلا جانا	
تیری فرقت میں اب یہ جان کوئی جلا جانا	کچھ یہ عشق ان روز وین از سہ سہ جانا	سزا روں طرح کھلیف او نقصان پانا
	تیرا دیدار ایک کانٹے ای پاری دکھا جانا	
تیری فرقت سے از لب شمع کی تہذیب	تیرے ور سے دوزخ میں جہنم کی شہ	خدا سے گر گزری وہ وصل کا تیری خواہنا
	کوئی جانی ہے خود کوئی جانے دلوانا	
رنگ یاد کے برشت و جہان میں لیا کن	نہایت شاد تو انی سے کنوں کنوں دیکھنا کن	

خزانہ خرد و پانہ مرد و میرید کھا شبن	ایسٹ میں صلیب آدھیکہ ای بی رحم
ہیو لے پڑ گئے و لیکہ کہ چون گور کاوانا	
نصیب و اعط کو کی سے لیتا ہند ل	خدا چاہے کہ تیری عقین پائی ہی کیا بہود
عیان سے سال سارا جو کہ ملین تہا میری	ای صد میں بن گلین اور نور ہوئی غنچہ
سہم کا ترک کردی کسی پینا ہیرا	
تیرا ہی نام لیکر تیری الفت میں مرتا	ہر ایک عت تیری وہ نام سچ کرتا
کبھی کو نہ سے تیری بی سہرا مان گذرتا	تیری جو کہ نہ بہ اگر گر گری سرانگہرتا
ای الفت ہے باری کہ خوش ہوئی چو لوٹا	
میری اکٹھ سے رقم الوٹو کھانا جاری	نہ دکنو جن ہے اور انکو اخر شہما رہا
قسم ہے حق کی برکت گذرتی ہوتی	ہمیشہ تیرا چھو ایک تیری انتظار رہا
خدا کیو اسطے تک جلوہ دیدار ستلا تا	
تیری ایچرین اسجان سی میں بنگیاں	تینا و صلیب ایجان تیری پاس لایا ہون
شجر الف کا تیری کسطح دلمر جہاں	اسین دت مریت عشق کا ای بار پائا ہون
لو لیلی ہی میرا من ہو بچائی تیرا ہون	
ہوا غنچہ غنچہ قائم کا بے حال ای ہم	کہ ایک دلدار کے ملنے کا رہتا، اسنت غم
ضعیفی سے لکھتی آہی سینہ سے اب کم	سناتا بات یوں باکی بار ہو مقام
جو آجادی توجی جانا جو شہ جادی تو جہان	

محبوب

طییدہ غم سے ہون تیری صدم سیاب کی مانند
یہ دیدہ ہو گئی ہن جبر و دغلاب کی مانند
ہر ایک آنسو کھلا ختم سے تیرا بکلی مانند
شکستہ ایک ہن سکون ہون آہ مہتاب کی مانند

بچا یا ورنہ آنسو کھلا سے لکھنا کی مانند

سموم سے تیرا درد کا غنیمت ہے اور
ہوا دیوانگی سے حال میرا اور کھمبہ سنگ
جہاں شہینہ ہو یا بطرح سے گراں بیک
ہم سے مشکل تیرے ملنی سے سری عازر ہے اور

غم دور سے آنسو کھلا سے سرخاب کی مانند

علامت کا نشانہ کھجوا یا ہے
سیر الیفت نے رستہ کو جھجکا کا تانا
بسان پروانہ کی اشیم تن میرا جلا یا ہے
کہون کرا الصم سر طرح جھجکستایا ہے

سڑنا خاک یہ ہون مائی بی آب کی مانند

تیری ملی کا تبادی کرتا ہوں چا
تو ہے مہتاب کی مانند جھجکا جان لے تارا
بہی چاہی ہے دل کرتا ہوں تیرا نظار
تیری دور سے میرا ہون غم و لذت کا

سمیتا عمر کو انی ہون لکھنا کی مانند

غزلین بحر غم ہون او نظر آنا نہیں اصل
لکھنا طرح ہو کر پڑی سر پرست شکل
ہر ایک جانب کو پرتا ہوں نہت حیران اور
تو کر انخیز غم نام خدا اگر میرا زائل

بہا جاتا ہوں اگر دیکھ کی سیلا کی مانند

محبت کی طیش کا دلہیری ہو گیا ہے
کراں سرور سے کرتا ہوں ہن ہن

خدا کی واسطے ایجان کیوں کرتا نہیں	میرا تو ہو گیا اس عشق میں اس طرح کا اطلال
	ہر تار ایک جا بہ دل نہیں سب کی مانند
تو دریا کی طرح عاشق تیرا رعل کو گھر سے	ولی مشتاق ہے تو گنگ سے پی سی بدست
خبر آوارگی کی مری ہو کر اوگر گھر سے	سر اسیم سے دل اور سر اپاں سے مضطر
	بہ ہون قربان تیرے سر گری گروا کی مانند
میں ہوں پمار تڑپوں کو نہایت پورا ہے	ہمیشہ کلام رہتا ہے مجھے اب شب کی ہے
سہ کرتا عرض ہوں اس طرح کی دہلیز سے	جیسا نام خدا اس منظر کو انتظار ہے
	سمجھتا رعل کی سوچ و اغماض کی مانند
خدا تجھ پر موج خاطر میں کوئی آتا نہیں	وہ سیکو کہ اسد لگو کوئی بہا تا نہیں واللہ
ایدر تشریف کیوں ایجان تو لاتا نہیں واللہ	غم اس عا جز کا تو کسو واسطے کہتا نہیں واللہ
	پیریشان او حیران ہوں بے تار کی مانند
کھلی رہتا ہے انتظار میں تیری حرم	پیریشان میں بیابان میں اگر دین تو خود حرم
کھتاں کی طرح سے جسم میرا جان لی غم	تو آ جاوی اگر اس کا محبت سے میری عدم
	میں تن کے تڑپے کر ڈالوں سمجھتا کی مانند
محبت میں تیری شرف قاسم کا ہوا موزوں	اگر چاہوں میں دم میں رہا کو نظم سے بھرون
تیری ایک مال کے بدلے میں کوئی دوزخوں	گھر سے زندہ اپنی اوی جان کو میں ڈالوں
	تیری تعریف میں سرفطہ سے حور اب کی مانند

خمس ثالث

دوست سوا اللہ کے راضی ہوتی تھی خدا
 ہم تمام خلق کے بادی ہو بس اور پشوا

کبھی مری شفاعت یا محمد مصطفیٰ
 سبھی دامن الہا کھڑے ای ختم دل
 سب طرح بد اور بنات ہو گیا ہی فضل
 اس سب کو سبب الون چون سبب

کبھی مری شفاعت یا محمد مصطفیٰ
 ہستی سوان الہا کھڑے غلاموں سے ہی
 کیا عجب ہے روز عقی اگر وہ گئے کج گنا
 سب کی کہتا ہوں میں از سب کو چھوٹا

کبھی مری شفاعت یا محمد مصطفیٰ
 جان و دل سے ہوں خدا تمیز میں لکھا ہوا
 کیا ہو غم کج جو کہ ہو گئی تم غفلت اندھین
 اس شفاعت الہی واسطے کل گزرتی

کبھی مری شفاعت یا محمد مصطفیٰ
 صاحب لولاک ہو اور صاحب معراج ہو
 مانتا بزدل طاعت اور بس داغ ہو
 صاحب پیران ہو اور صاحب تاج ہو
 ایک ہی دم سی مشرین ہو کھاکا ج ہو

کبھی مری شفاعت یا محمد مصطفیٰ
 تم ہو والی من تمہارا خدا ہی ہو باادب
 اور قد مونسہ پڑا خوش ہو کہ ابو اکسب

<p>۳۴۲ اسکی اکٹھا ہون میں یہ بات اپنی منہ</p>	<p>شاہ عالم کی ہمیں خواہ خوشی و شہ عجب</p>
<p>کچھ میری شفاعت یا محمد مصطفیٰ</p>	<p></p>
<p>ہوں نامت مجھو سلطان باغ و قار کب توقع انکی دم کاری ہی شہما ر</p>	<p>نہی یہ قائم انکی خدمت میں ہم جانبار ہیں گناہوں میں گناہ انصاف و رفا</p>
<p>کچھ میری شفاعت یا محمد مصطفیٰ</p>	<p></p>
<p>مسدس نظم</p>	<p></p>
<p>شافقہ یوم جزا ہے وہی و الہامی خیال اب دامن میری رہائی وقت ہی</p>	<p>دورۃ التاج نبوت ہی محمد عربی رہبہ امتداد ہوا حق ہے اسے مصطفوی</p>
<p>روزِ محشر کہ فقہ کار ہر امت بہ بنی دست من باشد و دامن رسول علی</p>	<p></p>
<p>کشور حق میں نہیں کوئی جزا و سزا کیون نہ اب لہجہ لکھی میری شام لگاہ</p>	<p>ما شمی کی و قریشی وہ عابجاہ عرش او فرشتہ کا بسا خدائے گاہ</p>
<p>روزِ محشر کہ فقہ کار ہر امت بہ بنی دست من باشد و دامن رسول علی</p>	<p></p>
<p>سربراہ روضہ اقدس بہ بڑا ہر دم سینہ جاری ہے زبان سے میری من</p>	<p>ہیجان رہتا ہے اولہ میری یہ باہم افراط یا دسی رہتا ہوں میں او کی خون</p>
<p>روزِ محشر کہ فقہ کار ہر امت بہ بنی</p>	<p></p>

دست من باشد و دامن بر آید علی

شاه معراج اور دھوار چراغ
آستان او کی یہ ایسا دہشتناک مقام
لامعہ نور سے او کی ہوا روشن آفاق
خوش دامن یہ ہر امری تو سب ایچ شامی

روزِ محشر کہ فتنہ کارِ رامت بہ بنی

دست من باشد و دامن بر آید علی

کیا ہی قسمت سے ملاں کو سے رہبر اللہ
شکر حق ہو جو اب دیا سرور اللہ
غل او کی نہ ہو کوئی بغیر اللہ
اب یہ کتنا ہی عیشہ دل مضطر اللہ

روزِ محشر کہ فتنہ کارِ رامت بہ بنی

دست من باشد و دامن بر آید علی

یہ کیا جو کہ صغی تو ہے اون کی برکات
نوح کو اون کی سب ہوگی طوفان سے نجات
نارِ برجانِ خلیل اللہ ہوگی گلِ آیات
پیر نہ کیونکر کے دین سے میری نجات

روزِ محشر کہ فتنہ کارِ رامت بہ بنی

دست من باشد و دامن بر آید علی

نیکو بی کسان اور قیدِ مظلومان
روزِ عقبی کہ وہی شاہ وی سلطان
در پہ او کی بڑا غفور و رحیم خان
ہیچکمانہ میری دل پہ یہ سخن گردان

روزِ محشر کہ فتنہ کارِ رامت بہ بنی

دست من باشد و دامن بر آید علی

بیکان شافع ی سبکاوہ بر خوشتر	مصطفی صاحب لولاک پیغمبر بر برتر
امیت اپنی کو بلا و لگی پتراب کو شتر	ہی وظیفہ بہ میری دلمن شام سحر
روز مختہ گرفتہ کار ہر امت بہ بنی	
دست من نہاود دلمان بول عربی	
تمام یاسین فرمیل ہی لباس روشن	کہل گیا اوس نوح زیبا سچی سران
اوسکی توصیف گاہک ہو ادا اکین	خوش ہون بر خطہ ہی کتابتون ایجا کین
روز مختہ گرفتہ کار ہر امت بہ بنی	
دست من نہاود دلمان بول عربی	
یاد من ہو سکتی روز دل مضطر	مین غلام اوسکا ہون اور میرا سہرور
دو چہا عنین جو من دیکھا تو ہی برتر	حرف آتا ہے زبان پر یہ میری اکثر تر
روز مختہ گرفتہ کار ہر امت بہ بنی	
دست من نہاود دلمان بول عربی	
ہی شفیع اوسکی شفاعت کا توقع ہی ملام	درتہ کیلج ہو عین اور سے وہ ماہ تمام
بسکہ خوش رہا ہوں لی لی کی سد اکلام	اکلو دسے ہی لکھا ہے بہر وقت کلام
روز مختہ گرفتہ کار ہر امت بہ بنی	
دست من نہاود دلمان بول عربی	
چار اصحاب کی حب میری دلمن لسی	مہون غلام اوں کا ہی زیبای جنن تانی

جہان نثار اور کھاموٹوں ازل کہ خنی اور علی
اسلمی بات میں کھنا موٹوں پرستیں

روزِ محشر کہ فتنہ کار رامت بہ بنی

دست من باشد و دامان رسول علی

ایکجا اجتماع ہے ہی آرزو کرتا دل
جو کہ مقصد ہے بڑی فضل سے ہو حاصل
کردی آسان میری جو کہ روٹو ہوں
وقت نزع کی ہی لکھی ہی منہ سے کامل

روزِ محشر کہ فتنہ کار رامت بہ بنی

دست من باشد و دامان رسول علی

حرف قائم ہی لکھتا ہی لب اب با ادلی
ہوین گناہ گمار میں خلعت زدہ سبھی عامی
کیونکہ عاجز ہوں میں اور مراد ہی دلی
بات یہ حقنی ازل سے میری وطن ڈالی

روزِ محشر کہ فتنہ کار رامت بہ بنی

دست من باشد و دامان رسول علی

قطعی

آفتاب سپر عزت و جاہ
حسن کی کان ہے تو ای روضہ
ماتا فلک ہے با سنگین
صاحب جو دا ورا اہل سنگین

قطعی

اک ہی تو ہوش دلداری ہے
تو ہی کھر غنچہ تو ہی سروا تو ہی
لکے ہے نام خدا تو جان من
لالہ تو ہے نخل تو ملکہ چین

تیرا ایل سون لکھی سیرا دلدار جانی	تیری مین یاد مین رہتا سون بہہ دم بہ دم
تو آجا انتظار مین کٹر سون کی سیرا مین	سوا ملنے کی تیری او کہہ کر کٹا سون کی سیرا مین

قطعہ

ایسا ہو تو دیکھ نہام خدا ابیر	رہتا ہے راندن تیرا بس ایک انتظار
سجواب و حور سون میرا لگانا مین	امید و لر سون تیرا تجھ مین نہیں قرار

قطعہ

گیا ہی جو ٹکے تنہا مجھے سمجھ تو	مین تیری یاد مین رہتا ہوں روز و رات
تو دیکھ اگر مین کس لڑائی میں	اگر کو ماندہ کے خدمت مین ہو رہا قائم

رباعی

ہجر مین لکھ رہی بائی مین	داغ فروغ کے دل پہ کھائی مین
دشت و صحرا مین دکھائی مین	یار نے ٹالے ہی ستائی مین

رباعی

تو دیکھ لے اچان مجھے ایک نظر	سیاہ کبیر جسے سون غلطان مضطر
دور سے تیری ہو گیا حیران شد	اب علو تو مل بہ خدا ویر کمر

رباعی

اٹا ہے خار کو نظر کوستان آہ	کسوں دیکھتا در نہ سے باغیان
-----------------------------	-----------------------------

ایسہ سواری لی مجھے ہمعنان آہ | ایسہ دل دیا ہے میںے تجھے بلکہ جان آہ

رباعی

تباہی اپنا تو دیدار الیضہم جلیدی | خدا کیواسطے سکس یہ کر کر م جلیدی
غم فراق کا نادور ہووے غم جلیدی | شادی وصل سے دل کا میری الم جلیدی

رباعی

پہرنا ہوں دھونڈنا تجھے بستان کی دریاں | ڈالا ہے کسی مجھے عسکری دریاں
لکھنا نہیں ہے دل یہ بستان کی دریاں | وحشی سا ہوں خراب بابا بانی دریاں

تہہ و عمرہ

اسا یہ بیدری تیاں کٹ مانی | رات و ناموسی کرت بہانی
اپنے بستان کو من کہے سمجھاؤں | لاگی لکن کوئی نہیں حانی

—

کج وہ پیاموری ساتھ بجائی | تیرا کی اگت سی ہو کو چرائی
اپنی پیاس کو من بہت سمجھاؤں | کس کو کن نے لیویر مائی

الصب

سیان نے موری بات بجائی | کس سی کہوں من برہ کی کہانی
ابو پیاس کو کو چہوڑی ہے جاوے | مانو گئی ایک نامن ہو گئی سیانی

الصب

ستیان کی مینی قدری بجائی	من تو ہو گئی ہون باوری دیوانی
ایسی پیر و سہیست کری ہے	ہیت کری ہستا نی

الضیاء

سید تو کرتا ہی موسیٰ جبر واری	من تو کر کر کے منتیں بہت ماری
ابر گل ل کے بادل چپ کے	دیکھو مینوں سہی ماری ہی کھکاری

الضیاء

استونہن مائرو امیر زادہ گیلایالم	
اس نگر مین کوئی حاکم ناہن	عشق گھا مین ہا شرو

الضیاء

دیکھو سہی نور مایوس غنا گداوی	
غنا گداوی ہون مٹاؤ	ہنس ہنس سینا چلاوی

الضیاء

بجڑ گئی جاتی بڑا دکھ ہواری	
گری رہن موئی تپت ہستی	ہیرا سیان ملی سکھ ہوئی ری

الضیاء

مینی آج ستیان کو بارے	
ہیت دینن ستیان ملی ہن	مینی ہنس ہنس گروا لگایا

الصف

موری جانیگو کن بر مویا رسے
مین تو دھوڈ پیری چک سارے
جوگن سو کے مین بن بن دھوڈون
مینی اگن پھوٹ رمایا رسے

الصف

موری جیسا کی لگی کیسی
جیوٹے برے
جاؤ ری سکی کوئی سیانگو مناؤ
میرا قائم بیابنیں روٹی رسے

الصف

تیری نگری مین اکی مین آہلا لوٹری
بیان مرورین چوربان نورین
مین تو مانگر کے چھوٹی رسے

الصف

سانوری نینا لکائی میری دھولی جایی
نینا لکائی کہنیں جیستاسم
میت لکائی موٹی چھوٹی جایی رسے

الصف

سانولیا تیری نینون لکائی کھارے
جادو کیا تو نے کیا ہی کیا رسے
سین سنسن کے میرا دل ہی پھیرے

الصف

بہلا جانی میری آہنیں لکائی

۴۵ اسے سیانگوین ڈھونڈا سی	سکن سوکن لیو بر ما یا
الض	الض
میرا سیان جلاہر دلبر کن ہو جاوگی	
کوئی میری پیاسی خبری ملی آوی	میں تو جو کن ہو کی سنا لاؤں گی
الض	الض
دلتو میرا الی جا رہی اویدر دستان	
الوج کی ماری کیسہ نہ سکت ہوں	ایتو ہلا دکھ دی جا رہی اویدر دستان
الض	الض
سیان موری کیوں نہیں بلو او آج	
کیسے سچ کن فی جاوے گھنٹوں	دلون دی بات کیوں نہیں کہو او آج
الض	الض
کھڑا دکھا جاناوی ہو جانی والی مینا	
جب تہ جاوی واری گو گل گتری	تیش دگی جینا جاناوے
الض	الض
سنا تیری صورت پہ میں داری ہو جاوے	داری ہو جاؤں بل ناری ہو چا تو ری
ایتو پیامو کو چوڑی ہی چاوے	جو کن ہو کے سبھی نیاری ہو جاوے
الض	الض

ستیاں کسی ملاوچی ابھری

دیکھو کسی میرا جیہندہ ہننے کا سوہیا زو کو سمجھاوا ابھورے

القصہ

کا سوہیت کبھی ابھورے

سیت کری کسی بڑا دکھ سوئی کر دم کے لکھی کو کہا کبھی ابھورے

القصہ

ستیاں ہنن آئی ماری دیس

اپنے ستیاں کو میں ڈھونڈن کسی کر کے جو کھنیا کا پیس چہ

القصہ

کوئی نینا لگاوی آج بھوسی رے

نینا لگاوے موی سمجھاوے ہنس ہنس کر دی لگاوی آج بھوسی

القصہ

کیون نہ ماننی لے مار ڈڑا آج

کب کی میں ہٹا رہی ہٹا رہی عرض کر رہی ہٹا رہی دلون دی بات کیون نہ کہو لو مار ڈڑا آج

القصہ

مالو جیوڑ جلا پیار راجی

اپنے بیا کو کسی سمجھاوے + مانت نا ہی ستیاں ہماری

الصلب

نیرا میرا گھیلانا ماننا نہیں

سب کین ملنوشا سنا یا
رات تہوڑی کیوں جاگتا نہیں
آج سحر دن نے ٹوٹے گوائے
ہیمن کی رسم کو قائم جانتا نہیں

الصلب

آج یہ سنا میرا خون آیا

سب کین مل مٹکل گمایا
انے بنے کو نیرا لو بہا یا
جب نوشکیہ ہو لون سجا یا
سب گڑی سے یہ قائم دن بایا

الصلب

جیت موری پیدا دھین تو لو

آج دلون دی گنڈی کہو لو
موسے کوئی بہا تے بو لو

الصلب

میرا چوسا فو لیا سارا گنی بکھایا

سارے پڑی پیا نہیں آئے
گن سکن برما یا

الصلب

ملا کیوں نہیں دی تو سونڑا مانڈی جان

باد گلے مینون دی ٹانڈی ملنی دی
سریر ڈھوٹا ملک حسان

الضیافۃ

باکی نینو والا میرا دل تو لی جاوے

سالواری صورت سی موتی موتی
نینو نسی بن ملا وے

الضیافۃ

میرا رے جانی چھیل یار
کت چپ گبیا تجھ پر ماہ
دور سی واکے بیکل ستر یون
قائم دے جاقترار

والصوخت

صدہ مہجیر سی ای یاری مرنا بہتر
غم دور سی تو ہر طرح گد رنا بہتر
مری جانانہ محبت کا سی کرنا بہتر
باؤن اس شہت من زہنا تر و نا بہتر

خوبرو نویسی ملا جو کہ وہ مکتا یا
اوسنے پر ایک طرح رنج و الم با یا

غشکا بھر سے ساحل ی نہٹ اکادو
چوڑا اسمین کما بیٹا وہ بکبار ستھور
اور رٹا لگی تو وہ ہو گیا مثل منصور
نشیتہ کی طرح دل او کا ہو اگل چور

اگل لگ جانی بدن من ولی عشق بنو
عشق وہ ہے کہ یہ دیتا ہی بس آرزو

آسمان پہنچیں اس سے ہمیشہ تحقیق
رنج من بلیں شہید ہی ہے از بس غریق
ہنگیا محنون ہی اس سی ہا با نکارت
ہو کی شاہ زماں اس سی بی بی تو ضیق

۳۷
اور فرمادے ہی اس میں سے ٹھوکیا
رہنہ بیٹا نے ہی سب جاجو ٹھوکیا

کون ہے کہ اس عشق میں شادان ہو
عشق اول کری آخر کو پشیمان ہو
سب گزشتہ وہ عشق پریشان ہو
خانہ آباد وہ جا کر یہ بیابان ہو

ملا تیرے ہم آغوش رچی وہ بہت
گرچہ ہر شے ہے نوحہ کوئی پرکھی تھی

حیف بہ بخت کی خوبی ہی سرسراہی
وہ حیرانی ہے دوزخ بہ دلیرانی
زندگی جگ میں ہوئی مائی بہ بیزاری
بلکہ توفیر کوئی اس میں ہے گھر گراہی

میں کہاں عشق کہاں اور وہ عشق کہاں
حیف ای عشق تیرا سارا گئی نام نہاں

اس طرح کا جبہ ملا ہوئی قسمت سی حبیب
ایک دن ہی نہ کہی بیابان میری الکی قریب
وای قسمت ہے عجب اور عجب میرا نصیب
بہت میں سخن اور نہائی میری دلی تعجب

کبھی ہمدوش نہ ہوئی ہمدوش ہمارا ہوا
ظلم سی اس کی بڑا سخت میں لاچار ہوا

منصفی اپنی نود میں ذرا کرای بی میر
شکل صورت میں اگر آج ہے تو بد میر
اور دنیا میں نہ کہتا ہی کوئی اپنا نظیر
یہ ماری ہی سب تیری بڑی ہی توفیر

آج منہ میر کے تو میر کا ہوتا ہے

نام سب خوب کو دنا سی کو کیو کر سنا	
سے انکھون گھاٹو جلا تائی کیون سے انکھون تو ہونو نہ جلا تائی کیون	سے انکھون گھاٹو جلا تائی کیون حسن بی پردہ تو غیور کو کھانا تائی کیون
دل عاشق ہی بد کھنڈہ ڈانا اسکو بچا ورنہ تانا و گھاٹو خوب سیر کر کھانا مان	
عشوہ و ناز و ادا اور تبسم ہر دم اور ابر و من نہ بڑا تہا تیری اب	بانیس نہ کھو نہ آتا ہوا اسی عدم اور رفتار کے انداز سے تہا تو بچم
اسطر کا جو تجھے سمنے طرح دار کیا خوب ہی جو تو نے تجھے یہ سمنے لگا کیا	
رات دن بلب و کل کی طرح خوش بزم ہی اب لب سہیہ سی سہیہ تہا تیری خود ہی	سوچ لے کیا ہی تھی وہ دن کہ ہم تم تھی فتنہ اغیار نہ تہا عیش میں بس تم تھی
اب عین جھوٹ کی اور وی کی لفت تو فی حیف ای بارگاہی ہی محبت تو فی	
مجھ کو کی خزلن لب لب ہوئی شبناب حیف یہ سہیہ میرا غم کا ہوا روزناب	رنگ چہرہ کا عتہاری ہی غم رشناب نگہ سی چشم سہی تری ہوا دل کو سرناب
غیر سی ملکی عبت کھو جلا تائی تو خاکین میری شقت کو جلا تائی تو	

راہنہ مجھ کو جلائی جو تونی ایجان	اسلمی دیکھ گذرتا ہی ہی اب ہر آن
کوئی معشوق لکھنؤ کہ سو ویشک تان	وہ میرا دل ہو خدا کی قسم میں اوسکی جان
	میں مریض اوسکا سون اور وہ عیبی ہو جا
	عیش و آرام سہی سک تو اپنی کہو جائی
اوسکو جیاتی سی لکھنؤ میں جلائی	سکھو قد موتہ میں رگہ رگہ کسے دکھائوں تجکو
حبطہ تو نے ستایا ہی ستائوں تجکو	آج خورشید کو کی مین اور غم میں کہہ لکھو
	جو متا آئے پیر اوسکو رہوں میں ہر دم
	دیدسی جسکی ہو سدا تجھے پس درد و الم
مروئی معشوق طرحہ ارادہ ایسا والد	جسکی جلائی سون جلیت زدہ ہو مراد
تو غلام اوسکا ہو معلوم ہو تیرا شاہ	رات دن مجھ سے الف کی بنا دیں
	پیر نہ میں پوچھوں تجھی اور نہ کہوں کوئی بات
	آئی لکھم میں ہی سر ستری کوئی آقا
جبکہ لب لبہ میں لوف لب کو چاوی اپنی	گال سی جیکہ ملون کال چہاوی اپنی
لاکھ طرحی تو میرا زبناوی اپنی	خارا عیش نہی دلین جاوی اپنی
	منہ نہ اوسط کرون لوندہ دکھن اوہر
	شکل تصویر کی دن رات رہی تو
دلیرا اب ہو مجھ سے ہو وی بیک رنگ	شتم میرا ہو وہ اور اوسکا مین ہو جاؤ

حسن بھرا ہوسن اوس شمع کی اکی با

زلزلت سی اپنی نواز وقت نہایت ہو

ناتہ گردن میں بڑا اوسکی نوبت روز ہے

دلکا میں حال کہوں اوس کی تہ وہ جیسے

تو نے یہ طور جو کچھ ہے تو ہم ای بی پر

صفت جانیکا تو یوں ہر کی سہ لفظ نہر

یار سی ملے تجھے خوب دی سنا تھیر

اور ستر کی لکڑی دلہ تری اوس تیر

بات پر اپنی تو قائم ہے عیت قائم

ہو عن جطر حکا جانی ہے حیرت عالم

واسوت دیگر

وہ بھی کیا روز مبارک ہی خوشی با ہم

ساتھ معشوق کی رستی تھی جو کچھ خورم

اور کس طر حکا خاطر یہ نہتا درد عالم

وہ تہا ہلو سی لگا مری سنگم رزم

سر کڑی عیش میں رہتا خوشی تھی دل پر

کیونکہ ہوتا تھا جد امشہ وہ ایک لہر

یہی سکا نے سیر غریب کی وہ اب بیگانا

بزم میں غریب کے کہتا ہے وہ آنا جاننا

اور رقیبوں کی من گالیاں نہت دلوانا

کیا ہی الفت کا مزا سمی یہ پایا اب

ظلم میری پوری جان کی اور جو غضب

سچ تو یوں ہے کہ تجھے مٹنے نہایا معنوق

آئینہ حسن کی کالی تھک دیکھا یا معنوق

طویر اس راہ کا رہ چکو تباہ خون	غصہ و ناز پہی چکو سکھایا حقوق
کر تو انصاف دکھایا تجھی یہ دن شمش	
اور انداز سے جس کا گن کن عین	
میں ہمارا وہ ہوشم ہمارا جانم	اجلا تا غم جرسی میرا سبق
مجھ کو کر خار ہوا آپ کھنکھن کلشن	دل ہوا غمگین اور سنیہ ہوا روزن
تو نے اب چکو جلا یا جواب جانی	
ہمیں ہی تائیہ ہو سلیے بوسہ ثانی	
کوئی معنوق جہا عین کرین پیدا دیگر	حسن اور خوشی میں صد بار خوشی سے ستر
شجھ کو اکیلا نظر آوی تو ہو خوشی شد	رنگ جوتہ سے سدا کوئی تگری اتنا
وہ مجھے بوسہ دی اور او سپہ ہوش عین قربان	
عین و عشرت کرن رہ خطہ میں اسے آں	
اوسکی کامل کو جو تظار کرے تو جدم	کہا کہ افسوس تیرا دم ہو نہایت برہم
زلف سی اوسکی نظر تری جو ہو کو نام	سناں جہانی یہ کوئی تری یا کہا
خال بکھا جو اگر تری مغال ہو کو	
حسن کا چاند تر سدا ز اہل کو	
اوسکی بیت جو کہہ جای تجھے اسی بی	بد کرد طریقے کسٹنی لگے تو بے تقصیر
دیکھ ابرو کو گلی دل پہ تری گویا تیر	سول لب تکہ کے غنچہ کی طرح سود لکیر

گوہر درج اگر اوسکا نظر آ جاوے +
ہی لہن سہ سہ تری بجلی کیے چکاو

اٹکھ جو اوسکی گلابی تیری ہو چو چار
گنگمان اٹکھ میں تیری وین جب جاوے غار
اور چسارہ کی نرچی سی تپے ہو آزار
تیر کھڑے تیر گنگمان ہوشیری دیکھی بار

دیکھ کر بال تپے ہووے قیامت برپا
منتظر ملکہ ہو تحقیق تو بر رافنا

تاک کو دیکھ کے بیتاب ہو بس دل تیرا
مری جاوی جو اگر دیکھی دفن کا نقش
اور زخمدان ہی اکدم میں کرے شہنا
گوشت کو دیکھ کے پیکار ہو وی ہیرا

دیکھ کر کسی کو رنار ہو دی دلی مار
نقد اس زلت کا گرد آفتاب میں مارے

باز و آجاوی نظر تو کوری باز و کندہ
ساحدہ میں سی اوکی ہو تو لبش منہ
اور کھلائی سے تو بیکل ہو سر افکندہ
اونکھیاں دیکھ کے ہو جاوے تو اونکھیاں بند

اور ناخن کا چک جای اگر اوسکی لال
بہر ناخن سی ہی نو چاکری نو اپنی مال

سینہ صفا سے اوسکی تپے خجند ہووے
نرئی بیٹ سے تو بیٹ بکڑ کر رووے
ناف کو دیکھ کے جان چاہ الم میں ہووے
تخیمہ شاکر دیکھ کے اوسکی جووے

راوی سی ایک غصہ تپے بہ نمایاں ہووے

دیکھ کے بندلی تھنہ کو تو جاوی دم بھول	انگلین باؤن کسی دلمین جی تری سول
اور کت پاسے اوڑی سر تری از دلمین	میں خوشی سی ہون شگفتہ کہ جون چاوی

عیش اوس کی کون گرزنہ بلاؤں بھگو
 جطر ج تو نے جلایا، جلاؤں بھگو

اوس کا سر انکا تکیہ میرا ہوو ہر دم	رات دن اوسی ہون شیر و شکر باہم
اور تو دیکھ کے جلتا ہوش سب پر ہم	بلکہ ہوزیت سنی تنگ اور جوشیم پر ہم

اوس کی چھاتی بہ بین لوٹوں تجھے دیکھا خوب
 سامنے تری کچا روں اوسے جلایا خوب

میں ہون عاشق وہ میرا منس و دلبر ہوو	میں ہون خادم و میرا ہر طرح ہر ہوو
زنگی اوس گڈی بس بھگو تو اتر ہوو	ہیر نیو پھون گھٹی کر کسی تو ایک زہر ہوو

اوس کی نظار ہے دشا ورنہ میں دشا
 اور طقاری تو ناتھہ دایا دشا

کسی بیہ پاس شہابی میری آیا وہ یار	اور گھا عاخری کرنے وہیت ہوا چار
میں بھی بیہ دیکھ کے کچھ اوستی نہ لایا تار	اب زبان سی نہ کروں کیونکہ میں اپنی

جو کہ ہر عذر سان اوستی تو کیمچی دشا
 اوس جی جو غصہ ہوا دلمین دیکھا ہستی معاف

اجسد دور و روا جو کہ تہا دلمین بالکل	اوسکی کا کل بہ فدا لا کر کرون اور سنبل
وہ کستان ہی میرا دین سون اکو بلبل	ابو خوشی کا یہ اوشنای میری سی عقل

اسلمی میں ہی بہ کتنا ہون صنم تجھے سخن
غور کر کے تو ذرا اسکو سن ای غنہ دین

دلربا تو فی نظر اپنی جو کی تہی شیر ہی	اسلمی رو برو میں تیری بہ بات کہی
ورنہ میں وہ ہی حوٹ عاشق تیرا اچھا محی	جہاں کیا چیز ہے سمجھوں سون تجھے اپنا محی

تجھے بہ قربان ہوں تو ایک ہی میرا دم
میں مبتلا ہوں تیرا تو ہی میرا دم

غیر کا نام زبان کسی جو میری ہے لکلا	تو سزاوار ہوں تجھی تجھے جو چاہو سزا
اور فرماؤ لو کہ انٹون میں زبان نام خدا	بہ فقط شکوہ تہا نہ نہا نہیں تجھے خدا

تو وہی بار ہے غنچہ از میں عاشق ہوں جان
میں ہوں چاکر تیرا اور تو وہی میرا سلطان

حسن بہ تیری فدا ہوں مجھے التذکی قسم	عاشق زار ہوں کتنا ہوں ہی میں ہر دم
جو کہ تقصیر ہوئی ہو تو عطا کر نہ کر م	حسن تیری اور سمجھتا نہیں ہرگز قاسم

سری جاننا رہے چھوڑی نہ تجھے اپنا جان
تو میرا دل ہے صنم اور سو غنچہ تیری جان

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات شہید صحت

مست رہو نادان تو غافل کر خدا کی یاد کر
 خاک سی جھک کر سگیا نایا دیکھتو دل میں ہے
 سینا کو بھی درگداز میں بیاں دے
 اگر تو نے کیا کیا کوس نہ کھنڈا دیکھا
 بہائی برادر کو دیکھا کی کوئی نہ تیری گنج
 قبر میں جبکہ آوین و شیتہ اور گنگی تھو ال
 روز شکر کا وہ دن ہوگا بہت شین کو بچان
 حق تعالیٰ کیا مقبول تجھے اول سے ہی خیر تک
 دلیں تم ڈر نہ رہو اور خوف خدا کا کرد
 کہاں گئی دارا اسکندر اور کبر شاہ جهان
 کیا ہوئی حوا اور آدم اور عامی سب
 دیکھ لے نافرمانی سے کیا حال ہوا انکا
 جینا ہے پیچی مرنے کے اسکو جان خطبہ
 کہاں گئی مادر اور پدر اور وہ تری ہمدرد
 کہاں گیا شاد و کافر اور معون و غلام
 شرک و بدعت کا رستہ جو طریقیں تو اس پر
 کہاں گیا غرور و وقار و اولاد کون دلائی

کہاں گئی نوسر و عادل کر خدا کی یاد کر
 کہاں گئی ادا کر شکر خاں کر خدا کی یاد کر
 تو گھر گھر گھر گھر کیوں بہری سائل کر خدا کی یاد کر
 دلیں اپنی ہو تو فاعل کر خدا کی یاد کر
 مشکل کا تو ہو گا حامل کر خدا کی یاد کر
 ست نامہ ملیکا جا بل کر خدا کی یاد کر
 بولیں گے وہان تری اعمال کر خدا کی یاد کر
 مست ہو پھر شیطان کا شان کر خدا کی یاد کر
 تو بہر و دل سے کامل کر خدا کی یاد کر
 سب مائی کے ہو گئی مایل کر خدا کی یاد کر
 کوئی نہیں رہنی کا فضا بل کر خدا کی یاد کر
 ہتی جو لوت کے امت فاعل کر خدا کی یاد کر
 حشر میں ہو گئی شعل کر خدا کی یاد کر
 موت کی ہو تم سب ہی کہاں کر خدا کی یاد کر
 سو گئی سب و زخمیں داخل کر خدا کی یاد کر
 کر لگا کوز سے جھک کر مقابل کر خدا کی یاد کر
 اونکارہ گیا مال و مطلق کر خدا کی یاد کر

<p>حکم حق پسیدی جلوی تو فرکی بیچی حقنه سجادین محمد اکو تو بیجی خوب یا د خدا که ترا خواور بر غافل است تو</p>	<p>هو که تم جنبتین دخی که خدا کی یاد بن قران بین سکی مس که خدا کی یاد بودگی آسان به شکل که خدا کی یاد</p>
---	---

<p>دو نوجو غمین ای قاضی که غم غمین را بن کی محمد میری مرا طر که خدا کی یاد</p>	
---	--

قصیده در لیت اخضر صلی الله علیه وسلم

<p>نعت چه گویم ترا ای سید صدق و صفا عرش خباب انیدی گشته برایت مسکا قدس شده بر لامکان افلاک زیر حکم تو و اشمن بر رویت بخدا و اللیل بر لطف ملام فرقان نبات آمده جبریل از تو نرف هستند این خورشید و مه یک چاکرت و بارگاه کلی قریشی ششمی سپهران را خاتمی آدم لطیفیت ای بنی بر باب مطلب آمده از لیلان ماسی یونس و یوسف نچاه بر آمده موسی فروغ یافته از آفتاب جود تو الچه بنی القری و قفس ستراله</p>	<p>سلطان برد عالمی نشو تو ای نام خدا هم قدسیان و سلطان دارند از تو انجا نور خدا ای بیگمان ای نیر کشف الچه از افتخار ریت باسین طغوا بر خط ای خسرو معراج سبحان الذی اسری عجا تو آفتاب نردی خود حق نما گوی ستر بخشیده آب کوثری مالاک تاجت خوشنما شد شکل آسان نوح را کبرت پیش خدا آتش شده گلزار خوشن بر جان خلیل الله را عیسی سیدیه بر فلک ای مرسل از مشوا او فی مقام قائم تو قوسین برابر و خدا</p>
--	---

<p>ما عا خزان را ماننی درگاه تو ایستدا دستم بگیر این شاه من این آرزو دهم دل داده ام در بند تو یادم بجز تو نیست قربان برایت کنم خویشاں باغ نشین اکنون شده تو قم چنین با بویست خواهم کنم یاد تو رساعت کنم سزای فرمانت کنم من آدم فریاد خواه نزدیک تو بی شبهه بر راجع مانم ز دل چاودید در میان تو حیران و سرگردان منم غرق جراتم تنم این مرد ما دایم شده دانی تو ای رب العالما روزی با میدم بیان ایماک کون و مکان</p>	<p>تو تکیه گاه یک ان انی شرف بر دوسوا مسکین تحیف و عاجزم از پائی تا سر خطا ما عاصیانرا مقتدایم شافع و هم رها بر تو قدیم شاه دین بن بوی مرغ خیر الورا خوانی مرا اگر طرف خود از رحمت لطف عطا ای آرزویم چنین بگیرند ارم مدح ده داد ما نشسته به این شاه روز خیر خواه از خدا این آرزویم از لب بی سزا قدر من دارم بازاری کتمان صبح و سهم گم گاه رسی محبوب خود بر ما نما این عقده بکشت از دست ترا حق احمد مصطفی</p>
---	--

قام علام احمد پروانه آس گرد او
الشمس نورانی سرور کن هر خدا

الاصحاب

<p>الاصحاب جو دو سخا مشتاق دیدارم ترا من سر فلکدم زیر پا با عجز و با صد خری نامت مرا و در زبان جانم فدایت هر زمان و منی نظیر ستر خدا مشتاق دیدارم ترا بشنو تو ای نام خدا مشتاق دیدارم ترا و منی مصطفی و محبتی مشتاق دیدارم ترا</p>	<p>و منی نظیر ستر خدا مشتاق دیدارم ترا بشنو تو ای نام خدا مشتاق دیدارم ترا و منی مصطفی و محبتی مشتاق دیدارم ترا</p>
---	---

عاضی سیه رویم لب زان تو دارم پید	ای شایسته روز جز اشتاق دیدارم ترا
ایجان من جانان من و شیطان من	ای خواجه بر دوسرا اشتاق دیدارم ترا
تاب فرقت دردم گزیده مانده اجماب	از بس که ای خیر الور اشتاق دیدارم ترا
من ذره بجانم تو آفتاب جوشیدی	کن سوئی چشم عطا اشتاق دیدارم ترا
ستم اگر با مردمان کارم ز انماج نه	خوانم ترا صبح و شب اشتاق دیدارم ترا
شاهنشاهی عالی سلطان عالم بآفتاب	صد صد در انبیا اشتاق دیدارم ترا
ای قبله مقبولیان و کعبه منطوب میان	باشد چه گر خوانی مرا اشتاق دیدارم ترا
سودای تو در شد اشتاق با چوئی	شوق است من بی انتها اشتاق دیدارم ترا
و آرزوی خاکباده اوم دل مجروح را	باش چه گرسازی دوا اشتاق دیدارم ترا
ای احمد ختم رسالت تو مقتدای مسلمان	هم کل جهان را بشو اشتاق دیدارم ترا
در روز محشر چون شود انجام ازین بختکار	ورد آگاه من ناسر اشتاق دیدارم ترا
غریق جراتم شدم جای نه نیمم چه کنم	این است از تو انجا اشتاق دیدارم ترا
امروزش ما از خدا پر خداده خواه	ای شایسته بوم بقا اشتاق دیدارم ترا
من بنده درگاه حق خجالت زده اگر کار خود	ایستد صدق وصف اشتاق دیدارم ترا

در بارگاه عالیت قائم رسید بخیر خواه	
زین در رود اکنون کجا اشتاق دیدارم ترا	
یک روز سوئی خانه این بخت را	زین در رود اکنون کجا اشتاق دیدارم ترا

<p>این خیل عاشقان کرب نظر تو اند ما پایا و گمان که برایت ستاده ایم چنان مشو که ما همه از جان چاکراند تشنه وصال تو همه عالم شده هنوز طهار اگر بزیستیم مرده ام ولی این زلف نابهار تو مارا اسیر کرد در حجر روز میگذرد وقت شب بدلم ایخوا چه من چه عرض کنم بر تو طاهر باین جهان شکفته شد الکل زبوی تو</p>	<p>دیدار خود غما سه استظار آ با در رکاب گرتو ای شه سوار آ ای صاحب چشم بادوی تاجدار آ آب زلال بخشش لطیف اشکبار آ ای کاش گاه بر سر این غولوزار آ بن از نظر تو حال مرا استکار آ امید من بر آرگمی در کنار آ از راه لطف جانب این خاکسار آ بر خاتم مبین سوی این خارزار آ</p>
--	--

فایم خزان رسیده بدرگاه تو رسید
 باین نزد خود طلب کن و بازها را آ

<p>دل ز بر میرود خدا حافظ خشک چون کام و چشم لبیک زلف لبلبی لب لببت وصل گل رخ با صبا چو گشت گل آسم اندر تلاش جاده شوق لعل اشکم ز دیده بردا من</p>	<p>جاریه گر میرود خدا حافظ اشک تر میرود خدا حافظ ناکر میرود خدا حافظ بسفر میرود خدا حافظ در بدر میرود خدا حافظ جویگر میرود خدا حافظ</p>
---	--

بیتنامی وصل سیم تن	سفت زرمیرود خدا حافظ
پیش آتش با پیام و سلام	نام بر میرود خدا حافظ
سوئی خندان قائم از مسجد بی خبر میرود خدا حافظ	
جان زتن میرود خدا حافظ	عزم جگر میرود خدا حافظ
از دو چشم نرم دلاشب روز	خون دل میچکد خدا حافظ
دل به بر چون سپند بر آتش	بی تو ام می طبع خدا حافظ
می به بی ساعز جنون به یقین	ساقی ام میرود خدا حافظ
بیتنامی دشت پنا	دل ز جامه میرود خدا حافظ
و مبدم شوق حسرت پابوس	نخودم میکشد خدا حافظ
نالها و فغان قائم خان تا فلک میرود خدا حافظ	
ای دل جهان تو عاشق جا مانده گشته	شرم و جا گزیده دیوانه گشته
گویند میدیم که جدا کن سرم زدن	قاتل اگر تو همچنین دیوانه گشته
آخر ندیدی هیچ زرد و ورع نماند	زاهد چه التو بر در میخانه گشته
در چه فکر غوطه زن ای طبع من	در چه سخنوری را تو در دانه گشته
مجنون صفت بودی حشت نزن قیوم	

عزلهائی قغانی

زہ پتا باندہ مین پم دلربا	نہ مانہ اوخا حیل شا +
بی لٹاڑ لست حرام ری	وحشی عند گوزم لجهه
خدائی رپارہ ماخه رازہ	گورہ خہ حال شوه شا +
تہ گوری یا نہ گوری	زہ خوم استا شید ا

قائم استا طالب ری
خشک شوی ری گدا

رختاڑ پتا باندہ ہسی مین شو	چہ بہ صد مینہ منتظر گور و کفن شو
زہ پوختہ ہم ددو اڑو غنہ حال ری	چہ شیرین شویا مجنون یا کوہ کن شو
ٹول اوسوہ استاپہ بھر کی ہدم	کہ نمی شکر شو کہ مغز شو کہ می تن شو
دہر بہ اور کی ہر شوک سوزی بار نو	کہ ملا یک شویا آسمان شویا زمین شو

هغه چہ ماتہ قتل و کڑہ القایم
بنکڑہ شو خوشحال شو خندہ زن شو

مین تو ہو چکا ہوں تجبہ بہ صنم بار	ولی تہ چہرہ گری شمار لدا را
مجھی چین بہن اکب دزا تجبہ بہ ہے	رخدای دیار ہر شہ دل آزارا
مین تو تیری تین دھوتا دین تون	لکڑہ چو تہ پٹ شوی دل انکارا

تیری پھرے اب کر دیا دیوانہ	جہ پر بندہ تنہ گرزم تمھارا
اگر ملجاوی قائم کو تو ایجابی	رختا زلف یو گل شہی بر سہارا
زہ پتا پس گرزم ایجابا نہ	ولی شیرا نہیں ملتا ہے سگھانہ لوگ کہتی ہیں مجھے خوشی اور دیوانہ جو نزدیکی سے میری ایک فوسلطانہ مگر میں ہی تیرا ایک ہون پروانہ
درنگ مگرہ قائم سرہ مینہ کہ	تو عم کا دل ہے دور ہو وی نشانہ
چند اشعار در خاتمہ دیوان مایم	
شب و روز ہے نت نیا کھا حال سوا ذات حق کس کو یہاں نبات بہ کرتا ہوں اب عرض ای خاص جو دیکھو تو سر ایک ہے بی محل مگر اپنے دکھی تھی خاطر عزیز لکھا ہے نادل بہ امرا گلے سہ دہنا رہے جہ تک و اسلام	ای قائم یہ دنیا ہے خواجہ خیال خداوند عالم سے قائم نبات میں دیوان اپنی گوگرد کے تمام بہ اشعار رب میری اور پر غزل نہ تھا شعر کسینی کا محکو تبینہ فقط دلا بہ سلا نے کیو سطلہ سوا اسکے قائم رہے میرا نام

خطا اس میں دیکھی کہ کوئی صاحب	تو اصلاح فرماوی کر کے معاف
حفاظ کو عطا کر کے اہل سخن	و عاصی کرے یاد ہر انجمن
دل آباد ہے اور حیات شاد ہے	کہ میرا وطن مصطفیٰ آباد ہے
جو ہے والی ٹولہ ابن امیر	وہ ہے میرا آقا محمد وزیر
ملازمین او کھائی کپتان ہوں	دل و جان سی حاضرین ہر آن ہوں
اگر میرا دیوان قائم رہے	تو دیوان سی نام دا یم رہے
ہو میرا دیوان بیان سی تمام	لطیف محمد علیہ السلام
جو تاریخ کے فکر میں دل بند ہا	تو میخانہ کی طرف خوش ہو گیا
کہا میں اب افسانہ خوش سیر	میری بات سن اب درمکان دہر

اگر حقہ میں ہے ہوش عقل و مزہ

ندی میں مجھے ساغر آج ہے

بفضلہ تعالیٰ دیوان کپتان قائم خان متخلص قائم باہتمام
حافظ محمد جعفر بخش ساکن نوری دروازہ بمطبع جعفری واقع محلہ
کبر کی جعفر خان بتاریخ ۱۲۸۴ھ شہر نوال شہر سحر

مطبع